شہادت قرآنی

بر کتب ربّانی

جسکو کسی اہل کتاب نے تصنیف کیا اور اُنکے ارشاد بموجب

بابو شیو پرشاد

نے انگریزی و عربی سے اُردو مین ترجمہ کیا

قطعہ تاریخ

ہاتف زبرائے سال این نسخہ نو — کو ہست دلیل کتب ربّانی
فرمود مزن حرف زانکار ونگار — نامے نامی شہادت قرآنی

لودیانہ

امریکن مشن پریس مین چھپی

سنہ ۱۸۸۶ع
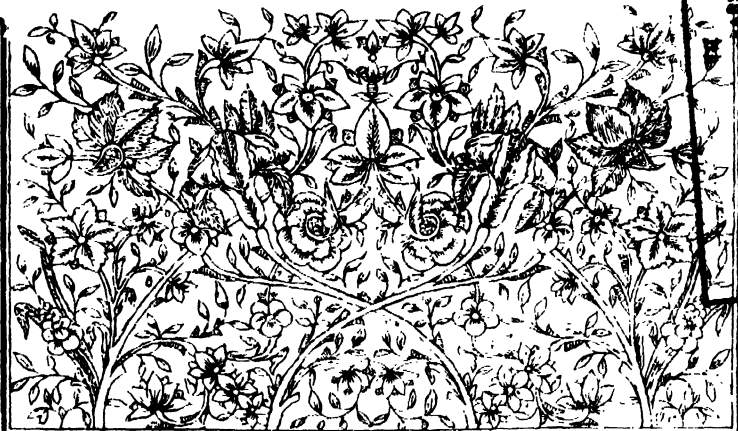
تمہید

اِس کتاب کے لکھنے سے مصنّف کی یہہ غرض ہی کہ قرآن کی سب آیتیں جنمیں کسی طرح کا ذکر یہودی اور عیسائیوں کی کتب ربّانی کا جیسے کہ وہ محمد صاحب کے زمانے میں موجود تھیں لکھا ہو یکجا ہو جاویں تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ توریت اور انجیل کا تذکرہ جہاں جہاں قرآن میں آیا ہی تعظیم و تکریم کے ساتھہ آیا ہی اور وہ اُنکے مطالب گرانمایہ اور مضامین بے بہا پر توجہ تمام غور و تامل کریں ؂

ترتیب اُن آیتوںکی اِس کتاب میں جہانتک کہ ممکن ہوئی لحاظ رکھی گئی یعنی جو سورتیں کہ قبل ہجرت مکے میں اجرا ہوئیں اُنکی آیتیں اوّل باب میں لکھی جاوینگی اور جو کہ بعد ہجرت کے مدینے میں جاری کی گئیں اُنکی دوسرے باب میں +

پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ سورتوں کے صادر ہونیکی ترتیب مضمون کے قرینے سے اکثر

معلوم ہوسکتی ہی تاہم علماے اہل اسلام کے بھی درمیان اُنکی نسبت چند باتوں میں
اختلاف راے ہی اسیواسطے اِس کتاب کے مصنف نے اُنہیں مسلمان مصنفوں
کی فہرستوں وغیرہ پر غور کرکے حتی الوسع اُن سورتوں کو حسب تاریخ صدور
ترتیب دیا ہی جسپربھی شاید اِس ترتیب کے درمیان کہیں کسی مقام پر فرق پایا جاے
تو جاے تعجب نہیں ہی لیکن اُس سے مصنف کے مقصد میں کچھہ فتور نہ پڑیگا کیونکہ
یہہ آیتیں محمد صاحب کی نبوت کے ہر حال میں صادر ہوئی ہیں اور اُس تئیس
برس کے تمام زمانے میں اوّل سے لیکر آخر تک یہودی اور عیسائی
کتب ربانی کے واسطے گواہی صاف اور شہادت صریح دیتی ہی ٭

قرآن کی آیات کثیر میں ایسے قصص و روایات بھی لکھے ہیں جو یہود و نصاریٰ
کی کتب ربّانی میں درج ہیں اور بہت مقامات پر اِن قصص و روایتوں کا وہی ڈول اور
وہی طریقہ ہی جو توریت اور انجیل میں ہی بلکہ بعض بعض جگہہ تو الفاظ طابق النعل
بالنعل ملجاتے ہیں چنانچہ ہبوط آدم اور حوّا کا بیان اور نوح اور طوفان اور ابراہیم
اور ساریٰ اور اسحاق اور لوط کے قصص اور صیدا اور عمورہ کی تباہی اور موسیٰ
اور یوسف کی تاریخیں اور زکریا اور یوحنّا اصطباغی اور عیسیٰ مسیح اور اُنکی پیغمبری
بزبان جبریل اور اُنکا باکرہ مریم کے حمل میں آنا اور متولد ہونا اِن سب

امروں میں بلکہ علاوہ اُسکے اکثر مقاماتِ توریت و انجیل پر قرآن تائید کرتا اور اُنکی شہادت دیتا ہی ✤

اِس مطابقت سے ایک یہہ بھی دلیل نکل سکتی تھی کہ کتبِ مقدسہ کی کس کس بات کا قرآن استحکام کرتا ہی مگر مصنف نے یہاں اِس بحث کو مطلق نہ چھیڑا اور جس منشاء سے قلم اُٹھایا تھا اُسی پر ثابت قدم رہا کیونکہ اُس تطابق اور توافق پر حوالہ دینے بغیر بھی ہماری دلیلیں مکمل ہیں اور اہل اسلام جنکے دل میں غور اور تامل کا مادہ ہی وہ خود اپنے قرآن کا توریت اور انجیل سے مقابلہ کرکے اُسکے نتیجے کو پہونچ جائینگے ✤

یہہ بھی واضح رہے کہ بعض ایسی آیتیں قرآن میں ہیں کہ جنکا اندراج اِس کتاب میں ہونا چاہئے تھا لیکن چونکہ وہ سب ایک ہی قبیل کے ہیں اور اُنکے درج کرنے میں طوالت ہو جاتی اِسواسطے ہمنے اُنکی نقل کرنے کی ضرورت نہ سمجھی اور یہاں پر اُنکے مجملاً تذکرے پر اکتفا کیا یعنی یہہ آیتیں وہ ہیں کہ جن میں یہود و نصاریٰ کو ۱ اَهْلَ الْكِتَابِ یعنی کتاب والے کہا ہے یا اَهْلَ الْإِنْجِيلِ یعنی انجیل والا یا اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ یعنی وہ جنہیں کتاب دیگئی یا اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یعنی وہ جنکو ہمنے کتاب دی یا اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمْ نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یعنی وہ جنکو ہمنے کتاب کا حصہ دیا یا اَهْلَ الذِّكْرِ

یعنی صاحبِ ذکر یا صاحبِ کتابِ الٰہی کہ جس میں ذکر ہے۔ قریب پچاس جگہہ کے
اِسی طور پر لکھا ہے غرض اسلام سے پیشتر یہود و نصاریٰ کے پاس لکھی ہوئی کتاب
ربانی کا موجود ہونا ایسا مشہور و معروف تھا کہ اُنکا یہہ نام ہی پڑگیا تھا اور
اہل کتاب یعنی کتاب والوں کے نام سے عوام اُنہیں پکارتے تھے
پس ایسے الفاظ قرآن میں اِس کثرت سے ہیں اور قرآن پڑھنے والے اُنسے
ایسے واقف ہیں کہ اب اِس کتاب میں اُنکا بالتفصیل مندرج کرنا محض فضول سمجھا گیا +

اگر اِس کتاب کے پڑھنے سے کسی کے دل پر یہہ خیال گذرے کہ یہہ سب
آیتیں جو اِس کتاب میں درج ہوئی ہیں اُنمیں سے بعض بعض منشاء مصنّف سے
دور دراز ہیں تو اِس طوالت کو مصنّف نے صرف اِسی لحاظ سے گوارا کیا کہ کوئی
شخص اِس انتخاب کو نا مکمل نہ سمجھے یا یہہ شبہہ دل میں نہ لاوے کہ جو آیتیں
عیسائیوں کے مفید مطلب سمجھیں وہی انتخاب کرلیں باقی فروگذاشت کیں
چنانچہ بدفعات خبرداری کے ساتھہ شروع سے آخر تک سارا قرآن پڑھکر
جس جس آیت میں ذرہ بھی ذکر یا اشارہ کتبِ مقدسہ کا پایا فرداً فرداً سب کو
انتخاب کرلیا اور اِس کتاب میں بترتیب اُن سبکو درج کیا +

باب اوّل

سُور مکّی کا انتخاب

فصل ۱

سُورۃ الاعلیٰ ۸۷ آیت ۱۸ و ۱۹

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

ترجمہ ۔ بالتحقیق یہی ہے پہلی کتابوں میں کتابوں میں ابراہیم و موسیٰ کی ۔

اگر تاریخ وار چلیں تو قرآن کے درمیان کتاب مقدس کا ذکر اول اسی مقام میں ملتا ہے جلال الدین اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے اِنَّ ھٰذَا ای افلاح من تزکی وکون الاٰخرۃ خیر الفی الصحف الاولی المنزلۃ قبل القرآن ۔

ترجمہ ۔ بالتحقیق یہی یعنی بہتری اور بہبودی نیکونکی آخرت میں پہلی کتابوں میں یعنی اُن کتابوں میں جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں ۔

فصل ۲

سُورۃ النجم ۵۳ آیت ۳۷-۳۸

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰے

ترجمہ + کیا اُسے اُسکی خبر نہ پہونچی جو ہی کتب موسیٰ اور ابراہیم میں جسنے وفا کی

کہ بوجھے والا دوسرکا بوجھا نہیں اُٹھاتا اور نہیں ہی انسان کے واسطے بجز اُسکے

جو اُسنے کمایا الخ +

یہہ بھی آیت مثل آیت گذشتہ کے سابق آسمانی نوشتوں پر حوالہ دیتی ہی اور

علاوہ اِسکے اُن کتابونکے مضمون کا خلاصہ بھی یہاں مندرج ہی یعنی جو انسانکی

جوابدہی اور جزا اور سزاے آیندہ اور خدا کی قضا وقدر سے متعلق ہی اور اِس بیان کے

بعد یہہ عبارت ہی هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰے +

ترجمہ + یہہ (یعنی محمد صاحب) نصیحت کرنیوالا اُن اگلے نصیحت کرنیوالوںمیں

سے ہی یعنی اسلام کا پیغمبر اُنکی مانند ہی +

اِس آیت میں جو صحف ابراہیم کا ذکر ہی اُس سے مراد اُن مقولات اور

حالات ابراہیمی سے معلوم ہوتی ہی جو توریت میں شامل ہیں کیونکہ یہود یونکے

درمیان کوئی کتاب ابراہیم کی رائج نہ تھی اور ایسا سارے قرآن میں کہیں کوئی اشارہ

نہیں پایا جاتا جس سے شبہہ ہو کہ پیغمبر اسلام کے وقت میں جو کتابیں یہودیونکے درمیان رائج

تھیں اور جنکو وے الہام الٰہی سمجھے تھے اُنکے سوا کسی اور کتاب سے بھی پیغمبر اسلام نے مراد لی ہو +

واضح ہو کہ یہہ سورہ نجم اگرچہ تاریخ کے لحاظ سے ذرہ پیچھے لکھا جانا چاہئے تھا
لیکن چونکہ اُسکا مضمون فصل اول کے مضمون سے موافق ہی لہذا اسی مقام پر لکھدیا +

فصل ۳

سُورۃ عبس ۸۰ آیت ۱۱-۱۵

۲ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ
بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ +

ترجمہ + بالتحقیق یہہ یاددہانی ہی پس جسنے چاہا اُسے یاد کیا مکرمہ مرفوعہ
مطہرہ کتابوں میں + (لکھی ہوئی) ہاتھوں سے بزرگ اور نیک لکھنے والونکے +

اِس آیت میں قرآن کا ذکر معلوم ہوتا ہی لیکن چونکہ بعض نامی مفسروں نے
اِسکے معنی ہیں وہی کتابیں سمجھی ہیں جو سابق نبیوں کی ہیں اور جن سے دعویٰ
ہی کہ قرآن مطابق ہی اِسواسطے یہہ بھی اِس مقام پر بنظر تکملہ درج کردی گئی +

فصل ۴

سُورۃ السجدہ ۳۲ آیت ۲۳-۲۴

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ
هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا

لمّا صبروا وکانوا بآیٰتنا یوقنون اِنّ ربّک ھو یفصل بینھم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون ✣

ترجمہ ✣ اور بالتحقیق ہم نے دی موسیٰ کو کتاب پس تو شبہے میں مت پڑ اُسکے ملنے میں اور ہم نے بنایا اُسے ہدایت کرنیوالا بنی اسرائیل کے واسطے اور بنائے ہم نے اُنمیں سے امام جو ہدایت کرتے ہیں بموجب ہمارے حکم کے جبکہ وہ مستحکم رہے اور یقین کرتے رہے ہماری آیتوں پر ✣ بالتحقیق جو ہی تیرا رب وہی فیصل کریگا قیامت کے دن اُنکے درمیان اُس بات میں جسکا وہ اختلاف رکھتے ہیں ✣

اس آیت میں جس کتاب کا ذکر ہی وہ توریت ہی کہ جو بنی اسرائیل کو بطور ہدایت رب العالمین نے الہام کی تھی محمد صاحب کو اس آیت میں حکم ہی کہ اس الہامی نوشتے کے ملنے یعنی قبول کرنے اور ربّانی مان لینے میں شبہہ نہ لاویں ✣ واضح ہو کہ بعض اسکے معنی یوں کہتے ہیں کہ محمد صاحب کو قرآن کے قبول کرنے میں شبہہ نہ لانا چاہئیے یا کہ موسیٰ سے ملاقی ہونے میں یا کہ موسیٰ کی توریت کو قبول کرنیمیں چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی من لقائک الکتاب او من لقاء موسیٰ الکتاب او من لقاء موسیٰ لیکن ہمیں بھی اگر کوئی معنی درست ہوں تو

اُس شہادت میں جو بہ نسبت کتاب موسیٰ کے اِس آیت میں درج ہی کچھہ خلل نہیں ڈالتے +

ماسوا اِسکے اِس آیت سے یہہ بھی بات نکلتی ہی کہ توریت بنی اسرائیل کے درمیان برابر جاری چلی آئی اور خدا نے اُنکو پیشوا بخشے جنہوں نے اُسکے احکام کے بموجب اُنہیں ہدایت کی یعنی بموجب اُن حکموں کے جو الہامی نوشتوں مذکورۂ بالا میں دیئے گئے چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی

یہدون الناس الی ما فیہ من الحکم والاحکام بامرنا ایاھم بہا وبتوفیقنا لہ +

ترجمہ + ہدایت کریں لوگوں کو اُسکی طرف جو اُسمیں ہی حکم سے اور احکام سے بموجب ہمارے حکم کے بالتحقیق انہیں لوگوں کو بواسطے اُسی کتاب کے یا ہماری مدد سے اُسپر + یوقنون لامعانہم فیہا النظر +

ترجمہ + یقین کرتے ہیں اپنی نظر اُس میں گڑانے کے باعث فقط +

پس اُن زمانوں میں یہودی لوگ سچے ایمان پر ثابت قدم رہتے تھے اور اِن الہامی کتابوں پر یقین صادق رکھتے تھے لیکن پھر پیچھے سے وہ لوگ آپس ہی میں ایک دوسرے سے یا کہ عیسائیوں سے اپنی کتاب کے معنی مختلف لگانے لگے اور اسیواسطے اِس آیت میں یہہ بھی کہا ہی

کہ بالتحقیق جو ہی تیرا رب وہی فیصل کریگا قیامت کے دن اُنکے درمیان

اُس بات میں جسکی بہ نسبت وے اختلاف رکھتے ہیں ✤

غرض اِس آیت سے یہہ صاف مترشح ہی کہ اگرچہ یہودیونکے درمیان کتاب مقدّس کے معنی کے بیان میں غلطیاں اور اپنے عقیدوں میں اختلاف پڑ گیا تھا تاہم کتاب مذکور برابر جاری چلی آئی اور محفوظ رہی ✤

فصل ۵

سُورَۃ ۲ الزمر ۳۹ آیت ۶۴ و ۶۵

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ✤

ترجمہ ✤ کہہ کہ ای جاہلو کیا تم مجکو اللہ سے غیر کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو اور تحقیق کہ تیرے پاس اور تجھ سے اگلوں کے پاس وحی بھیجی گئی کہ اگر تو نے (کسی کو) شریک مانا (خدا کا) اکارت جاوینگے تیرے عمل اور تو ہو ویگا خسارے میں ✤

اس آیت میں لکھا ہی کہ یہہ پاک عقیدہ تجھسے اگلے لوگوں پر بھی منکشف کیا گیا

تھا یعنی جیسا کہ محمد صاحب کو اِس بات کا الہام ہوا ویسا ہی اُنسے پہلے نبیوں کو بھی اُسکا الہام ہوا تھا چنانچہ بیضاوی لکھتا ہے اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ای من الرسل ٭ اور اِس سے یہہ نکلتا ہے کہ سابق نبیوں کے عقیدے اور تعلیم جیسی کہ وہ پیغمبر اسلام کے وقت اُنکے نوشتوں میں یعنی توریت اور انجیل میں مندرج تھی صحیح اور شرک سے پاک تھی ٭

فصل ۶

سورۃ القمر ۵۴ آیت ۴۳

اَکُفَّارُکُمۡ خَیۡرٌ مِّنۡ اُولٰٓئِکُمۡ اَمۡ لَکُمۡ بَرَآءَۃٌ فِی الزُّبُرِ ٭

ترجمہ ٭ (ای مکّے والو) کیا تمہارے کفّار بہتر ہیں تمہارے پہلوں سے (یعنی زمانہ نوح ولوط وموسیٰ وغیرہ کے سے جنکا اوپر ذکر آیا ہی) یا تمہارے واسطے چھٹّی ہی کتب مقدس میں ٭

الزبر کتاب معروف یعنی کتاب مقدس ٭ جلال الدین الزبر ای الکتب لکھتا ہی اور بیضاوی الکتب السماویہ لکھتا ہی یعنی کتابہاے آسمانی اور مراد اُس سے اُنہیں کتب مقدسہ سے ہی جو اُن ایّام میں موجود تھیں اور مکّیوالوں کو اُنہیں کی طرف اشارہ کرکے کہا گیا تھا کہ کافر یا بُت پرست کے واسطے

اُن کتبِ مقدسہ میں سے کسی میں بھی برائت نہیں ہی + یہہ آیت کچھہ ایسی ضروری نہیں ہی تاہم تکملے کے واسطے درج کی گئی +

فصل ۷

سورۃ سباء ۳۴ آیت ۶

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ +

ترجمہ + اور جنکو علم دیا گیا ہی وے دیکھتے ہیں کہ جو کچھہ تیرے رب سنے تجھہ پر نازل کیا وہ حق ہی اور طرف راہِ راست اور طریق پسندیدہ کے ہدایت کرتا ہی +

علم سے مراد یہاں واقفیت ہی الہامات سابق ست + جنکو علم دیا گیا یعنی مومنانِ یہودی و عیسائی چنانچہ جلال الدین لکھتا ہی مومنو اھل الکتب کئی آیتوں سے جو آگے مذکور ہونگی اِس آیت کے یہی دعوے او معنی ثابت ہیں کہ جو یہود اور عیسائی کتب آسمانی کے الہام سے واقف ہیں اور جنہوں سنے اُنسے علم ربانی حاصل کیا اُسی علم کے سبب سے قرآن کو بھی الہامی پہچانا +

فصل ۸

سورۂ سباء ۳۴ آیت ۳۰

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

ترجمہ ÷ اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہ لاوینگے اِس قرآن پر اور نہ اُسپہ جو اِس سے آگے ہی ÷

اَلَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ کے لفظی معنی وہ جو درمیان اُسکے ہاتھوں کے ہی یعنی وہی الہامی کتابیں جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں اور سابق سے موجود ہیں ÷ بیضاوی اسکی تفسیر میں لکھتا ہی ولا بما تقدمه من الکتاب الدالة علی البعث یعنی نہ ہم لوگ اِس قران پر ایمان لاوینگے اور نہ اِس سے اگلی کتابوں پر جو محمد صاحب کی پیغمبری پر دلالت کرتی ہیں ÷ اور جلال الدین صاف لکھتا ہی کالتوریة والانجیل یعنی مثل توریت وانجیل کے ÷ محمد صاحب نے مکے والوں کو اِس بات کے اثبات کے لئے کہ روز قیامت کو مُردے اُٹھینگے جیسا قرآن پر حوالہ دیا ویسا ہی یہودیوں اور عیسائیوں کی کتب آسمانی پر بھی حوالہ دیا تسپر مکے والوں نے جواب دیا کہ ہم دونوں کو نہیں مانتے ÷

یہہ بھی امر لائق لحاظ کے ہی کہ جس طور پر اِس آیت میں مکے والے یہودی اور عیسائیوں کی کتب سماوی کا ذکر کرتے ہیں طرزِ عبارت سے صاف یہہ بات پائی جاتی ہی کہ اُس ملک میں یہودی اور عیسائیوں کی کتبِ مقدسہ موجود اور جاری اور معروف تھیں یہاں تک کہ عوام الناس بخوبی اُن کی شہرت سے واقف تھے ✣

فصل ۹

سورۃ فصلت ۴۱ ۴۵ آیت

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ✣

ترجمہ ✣ اور تحقیق کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پھر اُسمیں اختلاف پڑا ✣

فصل ۱۰

سورۃ الجاثیہ ۴۵ آیت ۱۵ و ۱۶

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِىْۤ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

ترجمہ * اور بالتحقیق ہمنے دی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوّت اور کھانے کو ستھری چیزیں اور بزرگ تر کیا اُنکو تمام عالم سے * اور ہم نے دیں اُنکو صاف صاف باتیں اِس امر میں (یعنی دین مین) اور اُنمیں اختلاف نہ پڑا تا وقتیکہ وہ علم ربّانی اُنکے پاس نہ آیا بغاوت کی راہ سے آپس میں * بالتحقیق تیرا ربّ یوم قیامت کو اِس امر کا جسمیں وے اختلاف رکھتے ہیں اُنکے درمیان انصاف کریگا *

اِس آیت میں علاوہ اِس شہادت کے کہ یہودیوں کی کتاب آسمانی خدا کی دی ہوئی ہی اُن غلطیوں کا حال بھی کھل جاتا ہی کہ جنمیں قرآن کے دعوے بموجب اُس کتاب کے ماننیوالے پڑے تھے * کتاب مذکور میں اُن کی ہدایت کے واسطے صاف صاف احکام تو تھے پر باوجود اِس علم اور ہدایت ربّانی کے اُنکے درمیان اختلاف پڑگیا سو اشارہ اُس اختلاف کی طرف معلوم ہوتا ہی جو یہودی اور عیسائیوں کے درمیان پڑا تھا اور جسکے رفع کرنے کے واسطے قرآن کہتا ہی کہ محمد صاحب بھیجے گئے پس اِس آیت کی عبارت سے یہہ اختلافات صرف آپس کے رشک و حسد اور ضد و دشمنی سے پڑگئے تھے کچھہ اُس کتاب کے نقص یا خرابی کے باعث نہیں پڑے تھے *

فصل ۱۱

سورۃ الصافات ۳۷ آیت ۳۵-۳۶

اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ

ترجمہ ۔ ایسے ہیں کہ جب اُنسے کہا جاتا ہے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی خدا نہیں ہے تو وے غرور کرتے اور کہتے ہیں کہ کیا ہم لوگ ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑ دینگے (نہیں) بلکہ وہ لایا حق اور پہلے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے ۔

جبکہ مکّے والوں نے دشمنی پر کمر باندھی تو اُنکی اس بہتان بندی کے جواب میں کہ محمد صاحب شاعر مجنون ہیں اُنہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے یہی کہا کہ میں حق بات لایا ہوں اور پہلے رسولوں کی باتوں کی تصدیق کرتا ہوں ۔

فصل ۱۲

سورۃ الصافات ۳۷ آیت ۱۱۴-۱۱۸

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ

الکرب العظیم ونصرناهم فکانوهم الغالبین واتیناهما
الکتاب المستبین وهدینٰهما الصراط المستقیم ❊

ترجمہ ❊ اور فی الحقیقت ہم نے احسان کیا موسیٰ اور ہارون پر اور ہم نے
بچا دیا انکو اور انکی قوم کو سختی عظیم سے اور ہم نے اُن کی مدد کی پس
وے غالب نکلے اور ہم نے انکو کتاب واضح دی اور ہم نے اُن کو
سیدھی راہ دکھلائی ❊

بیضاوی اور جلال الدین دونوں کتاب واضح سے مراد توریت
لیتے ہیں اور صاف لکھتے ہیں هوالتورٰىة ❊

فصل ۱۳

سورة الشعرآء ۲۶ آیت ۱۹۲ - ۱۹۷

وانه لتنزیل رب العٰلمین نزل به الروح الامین علیٰ قلبك
لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین وانه لفی زبر الاولین
اولم یکن لهم اٰیة ان یعلمه علمٰؤا بنی اسرائیل ❊

ترجمہ ❊ اور بالتحقیق یہہ اُتاری رب العالمین سے ❊ اُتارا روح الامین نے
اُسے ❊ تیرے دل پر تاکہ تو بھی ایک ڈرانیوالا ہو ❊ صاف زبان عربی میں ❊

اور بالتحقیق یہہ ہی پہلوں کے صحیفوں میں ✤ اور کیا اُنکے واسطے یہہ نشانی
نہیں ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علما اُسے جانتے ہیں ✤

اِس بات کے ثبوت میں کہ قرآن وحی آسمانی ہی محمد صاحب نے
مکّے والوں سے کہا کہ یہہ ہی پہلوں کی کتاب میں یعنی یہہ کہ اسکا ذکر پہلے
نبیوں کی کتاب میں درج ہی یا کہ الہامات مندرجہ قرآن کا بھی وہی مطلب ہی
جو کتب انبیاے سابق میں لکھا ہی چنانچہ بیضاوی کہتا ہی اِن ذکرہ
او معناہ لفی الکتب المتقدمة یعنی اُسکا ذکر یا اُسکے معنی کتب متقدمین
میں مرقوم ہیں اور کتب متقدمین یہودی اور عیسائیوں کے الہامات ربانی ہیں
چنانچہ جلال الدین صاف لکھتا ہی کالتورٰیة والانجیل ✤ پھر اِس دلیل
کی مضبوطی کے واسطے یہہ بھی آیت میں کہدیا کہ کیا وے لوگ اِس بات کو
قرآن اور محمد صاحب کی نبوّت کی تصدیق نہیں پہچانتے سو علماء بنی اسرائیل
نے قرآن کو ربّانی جانا اور اِس لحاظ سے کہ وہ اُنکی کتابوں سے موافق ہی مانا ✤
چنانچہ بیضاوی اپنی تفسیر مین درج کرتا ہی ان یعرفوہ بنعتہ المذکورة
في کتبهم یعنی اُنھوں نے پہچان لیا اُسکو اُن نشانوں سے جو اُنکی کتابوں میں مذکور ہیں ✤
اِسمیں شک لانا ضرور نہیں کہ محمد صاحب کو اپنی نبوّت کی پیشینگوئی کا کتب

سابق میں ہونا دل سے متیقن تھا اور اِس میں بھی شبہہ نہیں کہ چند عالم یہودیوں نے اِس بھروسے پر کہ محمد صاحب ہماری کتاب ربّانی بدل تصدیق کرتے اور بحال و برقرار رکھتے ہیں اُنکے الہام اور اُن کی نبوت کی شہادت دیدی ⁜

اب اِس مقام پر ہماری غرض کچھ یہہ نہیں ہی کہ اُن وجہوں کو جن پر اِس شہادت کی بنا پڑی تفتیش کریں بلکہ ہمارا مطلب صرف اِس بات کے ظاہر کرنے سے ہی کہ دیکھو قرآن میں یہودیوں کی کتاب مقدس کا کسطور پر ذکر کیا ہی یعنی ایسی کتابوں کا ذکر ہی جو اُسوقت یہودیوں کے درمیان موجود اور رائج تھیں آیت کا مطلب یہہ ہی کہ کتاب مذکور کا مضمون قرآن سے اسقدر مطابق تھا کہ لکھے والوں سے بحث کے وقت وہی مطابقت خود قرآن کے ربانی ہونے کی ایک دلیل تھی اور اُس دلیل کی تائید علماے یہود کی شہادت سے ایسی طرز پر ہوئی ہی کہ جس سے یہہ ضرور نکلتا ہی کہ وہ اپنی کتابوں سے بخوبی ماہر اور واقف تھے ⁜

ایسی بات اُنہیں کتابوں کی بہ نسبت لکھی جا سکتی ہی کہ جو موجود ہوں اور اصلی ہوں اور حکم شرع رکھتی ہوں پس محمد صاحب کتاب مقدس کو ایسا ہی سمجھتے تھے اور اُن میں غلطی یا تحریف و تصحیف ہونے کا مطلق شبہہ نہ رکھتے تھے ⁜

فصل ١٤

سورۃ الاحقاف ۴٦ آیت ۳

اِیْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثَارَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

ترجمہ ÷ اگر تم سچے ہو تو لاؤ میرے پاس کتاب اِس سے پہلی کی یا کوئی آثار علم کا ÷

محمد صاحب اِس مقام پر مکّے والوں سے کہتے ہیں کہ اگر کوئی کتاب آسمانی یا آثار علم ربّانی رکھتے ہو تو اپنے اِس عقیدے کے ثبوت میں کہ بُت پرستی کے واسطے خدا کی اجازت ہی یا کہ بُت اُسکے تقرب کے وسیلے ہیں پیش کرو کیونکہ محمد صاحب نے جب بُت پرستی کی تردید کی تو مکّے والوں نے یہی عذر پیش کیا تھا کہ بُت صرف خدا کی تقریب کے وسیلے ہیں ÷

اگرچہ یہاں یہودی اور عیسائیوں کی کتابوں کا صاف ذکر نہیں ہی لیکن اگر اُنکے درمیان خواہ اصل میں خواہ تحریف و تصحیف سے کسیطرح بھی کوئی بات بجز پرستش ذات لاشریک و واحد پاک پروردگار کے نکلتی ہوتی تو محمد صاحب ہرگز اِسطرح سے اُنپر حوالہ نہ دیتے کیونکہ غرض اُنکے کہنے کی

صاف یہی معلوم ہوتی ہی کہ ای مکّے والو چاہو جتنا تم کتب الٰہی متقدمین میں

تلاش کرو اپنے اِس بُت پرستی کے عقیدے کے ثبوت میں ایک حرف بھی نپاؤ گے *

فصل ۱۵

سُورۃ الاحقاف ۴۶ آیت ۹

قُل اَرَاَیتُم اِن کَانَ مِن عِندِ اللّٰہِ وَکَفَرتُم بِہٖ وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِن بَنِی اِسرَائِیلَ عَلٰی مِثلِہٖ فَاٰمَنَ وَاستَکبَرتُم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھدِی القَومَ الظّٰلِمِینَ *

ترجمہ * کہہ کیا سمجھتے ہو اگر یہہ ہو اللہ کے یہاں سے اور تم نے اُسکو نہیں مانا اور گواہی دیچکا ایک گواہ بنی اِسرائیل کا ایک ایسی ہی کتاب کی اور یقین لایا اور تم نے غرور کیا بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالمین کو *

یہاں مکّے والوں کو ایک یہودی کا حوالہ دیا ہی خواہ وہ مکّے کے متصل رہتا تھا خواہ مدینے سے یا اور کسی مقام سے مکّے میں آگیا تھا بہر صورت مکّے والونکو اِس سے شناسائی تھی اُسنے قرآن کی اپنی کتاب مقدس سے مطابق ہونے کی گواہی دی اور اِسی باعث آسپر یقین لایا پس محمد صاحب کہتے ہیں کہ کیا اِس سے قرآن کے الہام ربانی ہونے کا اثبات

نہیں ہوتا اور پھر تم غرور سے اُس پر یقین نہیں لاتے ٭

چنانچہ بیضاوی لکھتا ہے علی مثلہ مثل القران وھو ما فی

التوریٰۃ من المعانی المصدقۃ للقران والمطابقۃ لہ او

مثل ذالک وھو کونہ من عند اللہ فاٰمن ای بالقراٰن

لما راٰی من خبر الوحی مطابقاً للحق ٭ علی مثلہ جسکا مطلب

یہہ ہے کہ جو کچھہ توریت میں ہے اُسکے معنی قرآن کے مطابق یا مثل قرآن کے

ہیں اور اِس لحاظ سے قرآن کو تصدیق کرتا ہے اور اُسکا من عند اللہ یعنی

ربّانی ہونا بھی ثابت کرتا ہے ٭ فاٰمن اور ایمان لایا یعنی جبکہ اُسنے وحی کی

خبر حق کے مطابق دیکھی تو قرآن پر ایمان لایا غرض یہاں قرآن کی صداقت

کے اثبات کو اُس یہودی کی گواہی پر حوالہ دیا ہے جس نے قرآن کے

معنی کو اپنی کتب ربانی سے مطابق سمجھکر یہہ نتیجہ نکالا کہ قرآن بھی ربّانی ہے ٭

حقیقت میں یہہ حوالہ مثل اَور مقاموں کے خود اُن الہامی کتابوں پر ہے جو

اُسوقت یہودیوں کے درمیان حکم شرع رکھتی تھیں اور کتب متقدمین کو

قرآن کی وجہ ثبوت قائم کرنے سے یہہ بات نکلتی ہے کہ اُن کتابوں کو

محمد صاحب کچھہ صرف شرعی اور ربّانی ہی تصور نہیں

کرتے تھے بلکہ اصلی اور معتبر اور بغیر تغیر اور تبدل کے ؛

فصل ۱۶

سورۃ الاحقاف ۴۶ آیت ۱۱

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً وَّهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ؛

ترجمہ ؛ اور جب اُنہوں نے اِسکی ہدایت نہ مانی تو اب کہینگے کہ یہہ جھوٹھہ ہی قدیم کا ؛ حالانکہ اِس سے پہلے کتاب موسیٰ امام اور رحمت ہی اور یہہ کتاب زبان عربی میں اُسکی تصدیق کرتی ہی تاکہ متنبہ کرے گنہگاروں کو اور بشارت ہی نیک کرداروں کے لئے ؛

مکے والوں نے جب قرآن کو یہہ تہمت لگائی کہ یہہ قدیم کا جھوٹھہ ہی یعنی جس کے معنی غالبًا یہہ ہیں کہ قران کو الہامی کتابوں سے بناکر اب نئی کتاب قرار دیا ہی اسپر محمد صاحب نے جواب دیا کہ کتاب موسیٰ خود تمہارے اظہار موجب امام اور رحمت ہی اور قرآن جھوٹھہ نہیں ہی کیونکہ اُسکی بڑی مراد اُسی کتاب موسیٰ کی یا کہ اور پاک کتابوں کی جو اِس سے

پہلے نازل ہوئیں تصدیق کرتا ہے اور عرب والوں کے واسطے زبان عربی میں ہے * چنانچہ بیضاوی لکھتا ہے * مصدق الکتاب موسیٰ او لما بین یدیہ * پس قرآن کے احداث سے اصلی غرض خواہ ایک بڑی غرض یہہ بھی تھی کہ عرب والوں کو اپنی زبان میں الہامات سابقہ کی تصدیق ملے کچھہ یہہ مراد نہ تھی کہ قرآن یہود یوں کی کتابوں کو منسوخ کرکے بجائے اونکے قائم ہو بلکہ اونکی تصدیق کرنیکے واسطے عربی زبان میں ہوا تاکہ عرب کے لوگ اسکا مطلب سمجھیں اِس واسطے کہ پہلے الہامی نوشتے عبرانی اور یونانی زبانوں میں ہونے سے جاہل عربوں کو دسترس نہ تھی اب سبیل یہہ نکلی کہ ایک عربی کتاب کے وسیلے سے جو سابق کتابوں کی تصدیق کرتی تھی اور اُنکے مطلب پر شامل تھی عرب کے لوگ ہدایت پاویں اور یہہ بات کہ قرآن کتب ربانی سابقہ کا مصدق ہے محمد صاحب مکے والوں کو دلیل قاطع دیتے ہیں کہ قرآن قدیم کا جھوٹھہ نہیں ہے *

تاوقتیکہ محمد صاحب کے نزدیک یہودیوں کی کتابِ مقدس سرتاپا اصلی اور ربانی نہوا ایسا کلام ہرگز اُنکے مُنہہ سے نہیں نکل سکتا اِسمیں کسی طرح کا شک و شبہہ نہیں *

فصل ۱۷

سورۃ الاحقاف ۴۶ آیت ۲۸ و ۲۹

وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ✣

ترجمہ ✣ اور جب متوجہ کر دی ہمنے تیری طرف ایک جماعت جنّوں سے وے سُننے لگے قرآن پس جب وہاں حاضر ہوئے بولے کان دھر کے سُنو، اور جب تمام ہوا پھر گئے اپنی قوم کی طرف متنبہ کرنیکو بولے اے ہماری قوم ہمنے سُنی ایک کتاب جو نازل ہوئی ہے موسیٰ کے بعد تصدیق کرتی ہے اُسکو جو اُس سے پہلے ہے ہدایت کرتی ہے طرف حق کے اور طرف سیدھی راہ کے ✣

تصدیق کرتی ہے اُسکو جو اُس سے پہلے ہے (بین یدیہ) یعنی اُن سب کتابوں کو جو سابق نازل ہوئیں ✣ چنانچہ جلال الدین لکھتا ہے مصدقا لما بین یدیہ ای تقدمہ کالتوریٰۃ ✣

ترجمہ ✣ تصدیق کرتی ہے اُسکی جو پیشتر ہے اُسکے یعنی جو مقدم ہے

اُس سے جیسے کہ توریت + جب جن نے اپنی قوم سے قرآن کی تعریف
کی تو عمدہ مطلب اُسکا یہہ بیان کیا کہ وہ پہلی ربانی کتابوں کی تصدیق کرتا
ہی اُسکی شناخت اور پہچان اسی سے تھی + بڑی نمود اُسکی اسی سے تھی +
اصلی غرض قرآن کی اِسی سے تھی + بلکہ اسی بات سے قرآن کی تعریف کیجاتی
تھی کہ وہ توریت اور انجیل کی تصدیق کرتا ہی پس یہہ مطلب فصل گذشتہ
کے مطلب سے بالکل مطابق ہی +

فصل ۱۸

سورۃ الملئکۃ ۳۵ ایت ۲۴

وَاِن یُّکَذِّبُوکَ فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِن قَبْلِھِمْ جَآئَتْھُمْ رُسُلُھُمْ
بِالْبَیِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْکِتَابِ الْمُنِیْرِ +

ترجمہ + اور اگر وہ جھٹلاویں تو بالتحقیق اُنسے اگلے جھٹلا چکے ہیں جنکے
پاس رسول آئے صاف نشانیاں لیکر اور نور دینوالی کتاب +

رسول سے مراد یہاں انبیائے یہود و نصاریٰ اور زبر اور نور دینوالی
کتاب سے مراد اُن رسولوں کے نوشتوں سے ہی +

فصل ۱۹

سورۃ الملٰئکۃ ۳۵ آیت ۲۸

وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ؕ

ترجمہ ✤ اور جو ہم نے تجھ پر اُتاری کتاب وہ حق ہے تصدیق کرتی ہے اُسکی جو اُس سے پہلے ہے ✤

تصدیق کرتی ہے اُسکی جو اُس سے پہلے ہے یعنی کتاب مقدس کی جو اُس سے پہلے نازل ہوئی چنانچہ جلال الدین لکھتا ہے تقدمہ من الکتب اور بیضاوی لما تقدمہ من الکتب السمٰویۃ پس واضح ہو کہ قرآن کی ماہیت یہی ہے کہ یہودی اور عیسائی نوشتوں کی تصدیق کرے یعنی اُنکے حق میں گواہی دے ✤

فصل ۲۰

سورۃ مریم ۱۹ آیت ۱۳

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَّاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ✤

ترجمہ ✤ اے یحییٰ لے کتاب کو قوت سے اور دیا ہمنے اُسکو حکم لڑکپن میں ✤

خدا (جو اس مقام میں متکلم ہے) یحییٰ کو کتاب یعنی یہودیوں کی کتاب آسمانی

(کیونکہ جلال الدین اور بیضاوی دونوں اُسکے معنی توریت لکھتے ہیں)
قوت سے لینے کے واسطے فرمانا ہی اِس سے یہہ بات ثابت ہی کہ یحیی اور عیسی مسیح
کے وقت میں یہودیوں کی کتاب آسمانی اصلی اور بے تحریف و تصحیف موجود تھی ÷

فصل ۲۱

سُورَۃ مریم ۱۹ آیت ۳۰ و ۳۱

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا
قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا

ترجمہ ÷ اور اُسنے (یعنی مریم) نے اشارہ کیا طرف اُسکے (یعنی طرف
بچے عیسیٰ مسیح کے) وہ بولے کس طرح ہم بات کریں پالنے میں بچے سے
(بچے عیسیٰ مسیح نے) کہا بالتحقیق میں ہوں بندۂ خدا اُس نے دی ہی
مجھے کتاب (انجیل) اور بنایا ہی مجھے نبی ÷ اِس آیت میں کچھہ ایسا گراں
مطلب نہیں ہی صرف انجیل کے ربّانی ہونے کا ذکر ہی ÷

فصل ۲۲

سُورَۃ الشوریٰ ۴۲ آیت

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ * اسی طرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور تجھہ سے پہلوں کی طرف اللہ ہی

غالب اور دانا *

اگر عبارت اور طرز الہام کی طرف نگاہ کرو تو قرآن کو اِس آیت مین الہامات

انبیاے سابق کے مطلق برابر کر دیا ہی پس جب یہودی اور عیسائیوں کی کتابیں

بھی مثل قرآن الہام ربانی ٹھہریں تو مسلمانوں کو چاہئیے کہ اُنکی بھی اُسی کی

مانند تعظیم و توقیر کریں *

فصل ۲۳

سُورۃ الشوری ۴۲ آیت ۱۱

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ

ترجمہ * اُسنے حکم کر دیا تمھارے واسطے دین سے وہی جو فرمایا تھا نوح کو

اور جو بھیجا ہم سنے تیری طرف اور جو فرمایا ہمنے ابراہیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو

یہہ کہ قائم رکھو دین کو اور پھوٹ نہ ڈالو اُسمین *

اِس آیت کے زمانے میں تو دین اسلام صاف وہی تھا جسکا نوح ابراہیم

موسیٰ اور عیسیٰ مسیح کو الہام ہوا یعنی دین توریت و انجیل مقدس دین یہود و نصاریٰ

فصل ۲۴

سورۃ الشوریٰ ۴۲ آیت ۱۳ و ۱۴

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۞ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

ترجمہ + اور نہ پھوٹے وے لوگ جبتک علم (ربانی) اُنکے درمیان نہ آیا بغاوت سے آپس میں اور اگر پہلا نہ نکلتا حکم تیرے رب سے ایک مقرر وقت تک بیشک فیصل ہو جاتا اُنکے درمیان اور بالتحقیق جو لوگ وارث ہوئے کتاب کے اُنکے بعد وے اُسکے حق میں بڑے شبہے میں ہیں اِسواسطے تو بُلا (طرف دین حق کے) اور قائم رہ جیسا تجھے حکم دیا گیا اور نہ پیروی کر اُنکی خواہشوں کی اور کہہ میں یقین لایا کتابوں پر جو اُتاریں اللہ نے اور مجھکو حکم ہے کہ انصاف کروں تمہارے درمیان اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا + ہم لوگوں کے

واسطے ہمارے اعمال ہیں اور تم لوگوں کے واسطے تمہارے اعمال ÷ حجّت

ہمارے اور تمہارے درمیان کچھہ نہیں اللہ اکٹھا کریگا ہم لوگوں کو اور اُسی کی

طرف پھر جانا ہی ÷

یہہ آیتیں اُس آیت کا تتمہ ہیں جو فصل گذشتہ میں مندرج ہی اور جس میں

یہودی اور عیسائیوں کے نبیوں کا اور ایک دین حق ہونے کا ذکر ہی ÷

اِن میں یہہ کہا ہی کہ وے لوگ جنکو دین حق کا علم ربانی ملا یعنی یہود اور

عیسائی بعد ملنے علم مذکور کے مختلف الرّاے ہوئے اور از روے انصاف

جائز تھا کہ خدا کا غضب اِس بغاوت کے نتیجے میں فی الفور اُنپر نازل ہوتا

لیکن خدا نے اُنکو اپنے وقت مقرر تک دم لینے دیا اور یہہ بھی لکھا ہی کہ

وے لوگ جو اُنکے بعد اِن کتابوں کے وارث ہوئے یعنی محمد صاحب کے

ہمعصر یہود اور عیسائیوں نے اُن کتابوں کے تحقیق معنی کو نہیں پہچانا بلکہ اُنکی

بابت تردد اور شک اور شبہے میں پڑے ہیں چنانچہ جلال الدین لکھتا ہی

اَلَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْکِتٰبَ مِنْ بَعْدِھِمْ وھم الیھود والنصارٰی ÷

ترجمہ ÷ جنہوں نے پائی ہی کتاب اُنکے بعد یعنی یہودی اور عیسائی فقط اور

بیضاوی کہتا ہی یعنی اھل الکتب الذین کانوا فی عھد الرسول ÷

ترجمہ ٭ یعنی اہل کتاب جو تھے عہد رسول میں لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مِنْ كِتَابِهِمْ

لا یعلمونه کما هو ولا یؤمنون به حق الایمان ٭

ترجمہ ٭ وے اُسکی بہ نسبت شبہے میں ہیں یعنی بہ نسبت اپنی کتاب کے کیونکہ اُسکے تحقیق معنی نہیں پہچانتے یا کہ حقیقی ایمان کے ساتھہ اُسپر ایمان نہیں لاتے فقط ٭ اِسواسطے پیغمبر اسلام کو حکم ہی کہ اُنکو دینِ حق کی طرف بُلاویں اور آپ اُن احکامات ربانی پر ثابت قدم رہیں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے خیالوں میں نہ پڑجاویں مگر اِسکے ساتھہ محمد صاحب کو قرآن کا یہہ بھی حکم ہی کہ سب کتابوں پر جو خدا نے یہودی اور عیسائیوں کو دیں اپنا ایمان ظاہر کریں اور کہیں کہ خدا نے مجھے تمہاری تکرار اور تمہارے اختلافات فیصل کرنیکا اختیار دیا ہی ٭ وہ اُنکے دلوں پر یہہ بھی منقش کریں کہ خدا جسکو ہم مانتے ہیں اور خدا جس کو تم مانتے ہو وہی ایک ہی اعمال ہم لوگوں کے اور اعمال اہل کتاب کے دونوں مقبول ہونگے اور اصل میں ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بھی سبب جھگڑے اور تکرار کا نہیں ہی فقط واضح ہو کہ ان مطالب پر فصل دسویں کا مضمون مطابق ہی اُسپر رجوع کرو ٭

غرض اِن آیتوں سے یہہ صاف ظاہر ہی کہ اول تو محمد صاحب کے ہمعصر

یہودی اور عیسائیوں نے اُنہیں کتب ربانی یہودی اور عیسائیوں کو وراثت میں
پایا ہی کہ جو اُسوقت موجود اور اُنکے درمیان رائج تھیں + دوسرے پیغمبر اسلام نے
اپنا اعتقاد اُن کتابوں پر ایسا کامل ظاہر کیا کہ جس سے واضح ہی کہ اُنہوں نے
بالضرور اُنکو اصلی اور بے تحریف و تصحیف سمجھا + تیسرے پیغمبر اسلام کے
اور اُنکے ہمعصر یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان جھگڑے اور تکرار کے سبب
صرف وہ معنوی شک و شبہہ تھے کہ جن میں وہ لوگ اُلجھ رہے تھے اور
وہ عقیدے اور معنی جو کلام الٰہی سے اُنہوں نے غلطی سے نکالے تھے
اور وہ اختلاف اور تفرقے جو وے آپس میں رکھتے تھے فقط سوائے اِسکے
اِن آیتوں میں صاف لکھا ہی کہ اصل سبب حجت اور بحث کا پیغمبر اسلام اور اُن
لوگوں کے درمیان کچھ نہ تھا محمد صاحب کا مطلب اور کام اُن غلطی اور اختلافوں
کا تصفیہ کرنا تھا جو حقیقت میں عیسائی اور یہودیوں کی کتب ربّانی کا مطلق سہارا
نہ رکھتے تھے اور پیغمبر اسلام خود اپنا اعتقاد کامل اُن کتب ربانی پر ظاہر
کرتے ہیں چنانچہ اُوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا اِسکے بعد یہہ لکھا ہی وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ

یعنی + مجھے حکم ملا کہ فیصلہ کروں تمہارے درمیان +

غرض یہودی خواہ عیسائیوں کی کتابوں کے اصلی اور ربّانی

ہونے میں ذرہ بھی شبہہ ڈالنا اِن آیتوں سے محض برخلاف ہے ٭

فصل ۲۵

سورہ المومن ۴۰ آیت ۵۶ و ۵۷

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ

ترجمہ ٭ اور بالتحقیق ہم نے دی موسیٰ کو ہدایت اور وراثت میں دی بنی اسرائیل کو کتاب راہ دکھلانیوالی اور یاد دلانیوالی سمجھ والوں کو پس تو صبر کر بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے اور تو بخشش مانگ واسطے اپنے گناہ کے الخ ٭

اِس بات پر جملہ مفسّر متفق الراے ہیں کہ یہاں کتاب سے مراد توریت ہے پس کلام الٰہی کی یہودی کتابیں خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کے درمیان راہ دکھلانیوالی اور یاد دلانیوالی سمجھ والونکو برابر پشت در پشت ورثہ میں چلی آئیں اور توریت کا ذکر اِس آیت میں اِس باتکی ترغیب کے واسطے لکھا کہ محمد صاحب صبر رکھیں اور خدا کے وعدے کو حق جانیں ٭

فصل ۲۶

سورۃ المومن ۴۰ آیت ۷۲ و ۷۳

اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۞

ترجمہ :- جنہوں نے جھٹلایا اِس کتاب کو اور اُسکو جو بھیجا ہمنے اپنے رسولوں کے ساتھہ سو آخر جان لینگے جب طوق ہونگے اُنکی گردنوں میں اور زنجیریں جس سے کھینچے جاوینگے جہنّم میں پھر وہ جلائے جاوینگے آگ میں ؀

یہہ ہیبت ناک سزا کچھہ صرف اُنہیں لوگونکے واسطے نہیں ہی جو قرآن کا انکار کریں بلکہ اُسکا بھی جو خدا نے بھیجا اپنے پہلے رسولوں کے ساتھہ پس یہودی اور عیسائیوں کی کتابیں اور قرآن دونوں کا ایک ہی درجہ ٹھہرایا ہی دونوں کے جھٹلانے کے لئے ایک ہی سزا مقرر کی ہی ؀ اب اِس زمانے کے مسلمانوں کو جس دم وے اغواے بد سے یہودی اور عیسائیوں کی کتاب ربّانی اور اُن کے مضمونِ مبارک کا ذکر حقارت کے ساتھہ اپنی زبان پر لاتے ہیں چاہئے کہ قرآن کی ایسی آیتوں پر غور کے ساتھہ لحاظ کریں ایسا نہ ہو کہ وے سزاے خوفناک کے مستوجب ہو جاویں جسکا آیت مذکورۂ بالا میں ذکر ہی ؀

فصل ۲۷

سورۃ الفرقان ۲۵ آیت ۳۷

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا

ترجمہ ÷ اور بالتحقیق ہم نے دی موسیٰ کو کتاب اور بنایا اُسکے ساتھ اُسکے بھائی ہارون کو وزیر ÷

اِس آیت سے بموجب تفسیر جلال الدین کے کتاب موسیٰ یعنی توریت کے ربانی ہونے کی دلیل نکلتی ہے ÷

فصل ۲۸

سورۃ طہٰ ۲۰ آیت ۱۳۳

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

ترجمہ ÷ اور اُنہوں نے (یعنی مکے والوں نے) کہا اگر یہہ نہ لاوے ہمکو کوئی نشانی اپنے رب سے تو ہم ایمان نہ لاوینگے کیا اُنکو پہنچ نہیں چکی صاف نشانی اگلی کتابوں میں ÷

اگلی کتابوں سے مراد کتب یہود و نصاریٰ ہی ہے بیضاوی اِسکی تفسیر یوں کرتا ہے

من التوراة والانجيل وسائر الكتب السماوية یعنی توریت

وانجیل اور تمام کتب آسمانی ÷ لیکن آسمانی کتابیں یا ایسی کتابیں جنکے آسمانی ہونے کا دعویٰ تھا اور مکّے والوں کو بھی معلوم تھیں کیونکہ یہہ خطاب اُنہی کی طرف ہی صرف اُنہی یہودی اور عیسائیوں کی جو عرب میں اور اُسکے قرب و جوار میں رہتے تھے کتب مقدّس تھیں پس صاف ظاہر ہی کہ صرف اُنہی پر یہاں حوالہ دیا ہی ÷

جبکہ مکّے والوں نے نشان یا معجزہ طلب کیا تو پیغمبر اسلام نے اُنہیں اُن صاف نشانیوں پر حوالہ دیا جو کتب مذکوریں مندرج ہیں اگر یہہ کتابیں مشہور و معروف اور عرب اور اُسکے قرب و جوار میں رائج اور جاری نہوتیں اور مکّیوالوں کو بسہولت دستیاب نہ ہوسکتیں تو پیغمبر اسلام کبھی اُنپر حوالہ نہ دیتے اور اگر ان کتابوں کو ربّانی اور معتبر اور بے تحریف و تصحیف تصوّر نہ کرتے ہوتے تو بھی حوالہ نہ دیتے کیونکہ ایسی حالتوں میں مکّے والوں کو اُنپر حوالہ دینا محض لاحاصل اور بے فائدہ ہوتا ÷

فصل ۲۹

سورۃ الزخرف ۴۳ آیہ ۴۴

وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۵

ترجمہ ✣ پوچھہ اُن رسولوں سے جنہیں ہمنے تجھہ سے پہلے بھیجا کیا ہمنے بنائے سواے رحمٰن کے اور خدا کہ جو پوجے جاویں ✣

پوچھہ اُن رسولوں سے یعنی اُنکی امّت سے یعنی اُن لوگوں سے جو اُن رسولوں کی کتاب اور عقیدوں سے واقف ہیں چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی ای اممهم وعلماء دینهم اور جلال الدین لکھتا ہی امم من ای اهل الکتابین یعنی یہودی اور عیسائی ✣

غرض آیت کا منشا یہہ ہی کہ خدا محمد صاحب کو اِس طور پر انبیاے سابق سے پوچھنے اور پوچھکر اِس بات پر یقین لانے کی ہدایت کرتا ہی کہ اُسنے برابر الہامات سابق میں بُت پرستی کی ممانعت فرمائی ہی پس پوچھنا انبیاے سابق سے یہی معنی رکھتا ہی کہ اُنکی کتابوں پر رجوع لاویں جو یہود و نصاریٰ کے پاس ہیں خدا کا یہہ حکم کہ محمد صاحب استفسار کریں ایک طرز اظہار ہی (جیسا کہ بیضاوی لکھتا ہی) بُت پرست مکّیوالوں کو اسبات پر یقین دلانیکا کہ جمیع انبیاے سابق اپنی زبان سے اور اپنے نوشتوں سے سواے ایک سچّے خدا کے اور کسی کی پرستش جائز نہیں رکھتے والمراد به الاشهار باجماع الانبیاء علی التوحید یہہ آیت اُن نوشتوں کے موجود اور معروف ہونے پر دلالت کرتی ہی جنپر

خدا تعالیٰ پیغمبرِ اسلام اور قبیلۂ قریش کو ردِّ بت پرستی کی دلیل قاطع کے واسطے حوالہ دیتا ہے ؛

فصل ۳۰

سورۂ یوسف ۱۲ آیت ۱۱۱

مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ٥

ترجمہ یہہ کچھہ بنائی ہوئی بات نہیں ہی لیکن تصدیق کرتی ہی اُسکی جو اِس سے پہلے ہی تفصیل ہی سب چیزوں کی اور ہدایت ہی اور رحمت ہی قوم مومن کے واسطے ؛

اِس آیت میں قرآن کا ذکر ہی جلال الدین اور بیضاوی دونوں لکھتے ہیں هٰذا القرآن اور اِسکے واسطے بھی وہی دلیل کافی ہی جو اِس قسم کی آیات مذکورۂ بالا کے واسطے لکھی گئی چنانچہ فصل ۱۶ پر رجوع کرو ؛

فصل ۳۱

سورۂ ھود ۱۱ آیت ۱۷ و ۱۸

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا

فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوسٰى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط

ترجمہ + یہہ وہ لوگ ہیں جنکے واسطے کچھہ نہیں ہی آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کیا تھا اُسمیں اور باطل ہوا جو کمایا تھا کیا (یہہ برابر ہی اور) وہ جو چلتا ہی اپنے ربّ کی صاف ہدایت پر اور اُسکے یہانسے (یعنی ربّ کے یہاں سے) ایک گواہ اُسکے ساتھہ ہی اور اُسکے قبل ہی کتاب موسیٰ امام اور رحمت +

گنہگار دوزخی اور مؤمن صادق سکے امتیاز کرنے میں مقدّم یہہ رکھا کہ مؤمن محمد صاحب اور قرآن کا پیروہی جسکے پیشتر توریت تھی جو امام اور رحمت ہی غرض اِس آیت میں بھی کتاب مقدّس کا ذکر اُسی ادب و تعظیم کے ساتھہ کیا ہی کہ جیسا سارے قرآن کے درمیان درج ہی +

فصل ۳۲

سُورَةُ هود ۱۱ ۲ آیت ۱۱۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ط

ترجمہ + اور بالتحقیق ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب پھر اُس میں اختلاف ڈالا گیا اور اگر نہ نکلتا کلمہ تیرے ربّ سے تو فیصل ہو جاتا انمیں اور بالتحقیق وہ ہیں بڑے شبہہ میں اُس سے +

یہہ بھی کتابِ موسیٰ کے ربّانی ہونے کی گواہی ہی باقی حال فصل ۲۴ میں دیکھنا چاہئے کہ جسکی آیت سے یہہ بالکل مطابق ہی +

فصل ۳۳

سُورۃ یونس ۱۰ آیت ۳۸، ۳۹

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ

ترجمہ + اور یہہ قرآن ایسا نہیں ہی کہ کوئی بنا لے سوائے اللہ کے لیکن تصدیق کرتا ہی اُسکی (یعنی کتب ربّانی کی) جو اُس سے پہلے ہی اور تفصیل بھی اُس کتاب کی جسکا شبہہ نہیں ہی ربّ العالمین سے کیا لوگ کہتے ہیں کہ بنا لایا تو کہہ کہ تم لاؤ ایک سورہ مثل اسکے +

جب لوگوں نے پیغمبر اسلام کو قرآن بنانے کی تہمت لگائی تو اُنہوں نے

اِسکی صفائی میں بھی یہی بات پیش کی کہ یہہ بناوٹ نہیں ہے بلکہ کتب سابق کی تصدیق ہے چنانچہ جلال الدین لکھتا ہے ؕ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكُتُبِ یعنی کتابوں کی تصدیق جو اِس سے پہلے ہیں یا کہ مطابق لما تقدمه مِنَ الْكُتُبِ الالهية یعنی مطابق ہے کتب ربانی کے جو اِس سے پیشتر ہیں +

قرآن کے واسطے اِسبات کا حوالہ دینا کہ وہ کتب سابق کی تصدیق کرتا ہے یا کہ اُنکے مضمون سے مطابقت رکھتا ہے واقع میں خود اُنہیں کتابوں پر حوالہ دینا ہے جو اہل کتاب کے پاس موجود تھیں اور مکہ والوں کو بسہولت دستیاب ہو سکتی تھیں اگر محمد صاحب اُنکو ربانی اور معتبر اور بے تحریف و تصحیف نہ سمجھتے ہوتے کوئی ایسی وجہہ ذہن میں نہیں آتی کہ جسکے باعث اُنپر حوالہ دیتے +

فصل ۳۴

سُورۃ یونس ۱۰ آیت ۹۴

فَاِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَاسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

ترجمہ + پس اگر تو ہے شک میں اُس سے جو اُتاری ہمنے تیری طرف تو پوچھہ اُنسے جو پڑھتے ہیں کتاب تجھہ سے پہلے والی بالتحقیق آیا ہے حق تیرے

پاس تیرے ربّ سے پس تو مت ہو شبہہ لانیوالوں میں +

جلال الدین اُس کتاب سے جبکا قبل از پیغمبر اسلام الہام ہوا مراد توریت لیتا ہی لیکن ایسا کوئی باعث دکھلائی نہیں دیتا کہ جس سے صرف توریت مراد لیویں بلکہ یہاں بھی مثل آور بہت سے مقاموں کے الکتاب من قبلك کے معنی مطلق ہیں یعنی مراد اُن سب کتب ربّانی سے ہی جو یہود و نصاریٰ دونوں کے درمیان جاری تھیں +

بیضاوی کی رائے میں اللہ تعالیٰ کا مطلب محمد صاحب کو قرآن کے ربّانی ہونے کے اثبات کے لئے اُس کتاب اور اہل کتاب پر حوالہ دینے سے یہہ ہی کہ بیشک وہ یعنی جو کچھہ کہ ہمنے تجھہ پر نازل کیا اہل کتاب کے نزدیک متحقق ہی اور اُنکی کتاب میں ثابت ہی اُسی طور پر جو ہمنے تجھہ پر نازل کیا اور مراد اُسی کی تحقیق کرنی اور گواہی نکلوانا اُس سے جو کتب متقدمین میں ہی +

بیضاوی کی اصل عبارت یوں ہی فانہ متحقق عندھم ثابت فی کتبھم علی نحو ما القینا الیك والمراد تحقیق ذلك والاستشھاد بما فی الکتب المتقدمۃ + یقرؤن پڑھتے ہیں مضارع کے صیغے سے دستور اور عادت نکلتی ہی یعنی عموماً ہر درجے کے لوگ کتاب مقدّس کو پڑھا کرتے تھے +

غرض کتاب مقدّس پر اِسطرح سے حوالہ دیا ہی کہ جس سے خوب ظاہر ہی
کہ کتاب مشارٌ الیہ سب کے ہاتھہ میں تھی اور سب کوئی اُسکا درس تدریس
خلوت میں بھی اور علانیۃً بھی کیا کرتے تھے اور چونکہ کتاب مذکور یہودی
اور عیسائیوں کے درمیان رائج اور جاری تھی محمد صاحب کو یہہ حکم ہی
کہ اپنے رفع شک کے لئے اُن لوگوں سے تفتیش کریں جو لوگ
اُسے پڑھا کرتے ہیں اور اِس طرح سے اپنے شبہہ کو دور کریں اِس
عبارت سے کچھہ کسی قوم یا کسی فرقہ کی خصوصیت نہیں کی ہی مثلاً
یہہ نہیں کہا ہی کہ تفتیش یہودیان یمن یا مدینہ یا خیبر سے کیجاوے
یا عرب کے عیسائی بنی حارث نجران و بنی طی یثمہ و بنی حنیفہ یمامہ سے
کیجاوے بلکہ پیغمبر اسلام کو عموماً یہہ حکم ہی کہ جو شخص جہاں کہیں کتب ربّانی
پڑھتا ہو خواہ وہ حبشی ہو خواہ شامی خواہ وہ عربی ہو خواہ مصری چاہے وہ
حیرہ کے سلاطین چاہے غسّانی کے توابعین ہیں ہو چاہے قسطنطینہ کا
چاہے ایران کا ہو وہ اُس سے تفتیش کریں غرض جملہ اہل کتاب جو صرف
عہد پیغمبر اسلام میں عربستان کے چاروں طرف تمام ملکوں کے درمیان
یہی یہودی و عیسائیوں کی کتاب مقدّس رائج و جاری تھی سوا اِس آیت

میں رفع شکوک پیغمبر اسلام کے لئے جو اُسپر حوالہ ہوتا ہے اِس سے کتاب مذکور

عین قرآن کے اظہار سے نہ صرف ربانی ہی ٹھہری بلکہ اصلی اور پاک اور

بے تحریف و تصحیف بھی ثابت ہوئی +

فصل ۳۵

سورۃ الانعام ۶ آیت ۲۰

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ جنکو ہمنے دی ہی کتاب وہ پہچانتے ہیں اُسکو جیسے پہچانتے ہیں

اپنے بیٹوں کو جنہوں نے اپنی جان کا نقصان کیا وہی نہیں مانتے +

تفسیر جلال الدین یعرفونہ ای محمدًا بنعتہ فی کتابہم + معنی +

پہچانتے ہیں اُسکو یعنی محمد کو اُسکے نشانوں سے جو اُنکی کتاب میں ہیں +

تفسیر بیضاوی + یعرفونہ + یعرفون رسول اللہ بحلیتہ المذکورۃ

فی التوریۃ والانجیل کما یعرفون ابناءہم بحلاہم الذین خسروا

انفسہم من اہل الکتاب والمشرکین فہم لا یؤمنون

معنی + پہچانتے ہیں اُسکو یعنی پہچانتے ہیں رسول اللہ کو اُسکے

نشانوں سے جو توریت و انجیل میں مذکور ہیں + جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں یعنی آنکے نشانوں سے + جنہوں نے ہاری اپنی جان یعنی اہل الکتاب اور بت پرستوں سے وہی نہیں مانتے +

ساتویں اور تیرہویں فصلیں اسی مطلب پر شامل ہیں اُنمیں بھی اسی طرح کے پہچاننے کا ذکر ہی + غرض یہہ صاف ثابت ہی کہ پیغمبر اسلام اپنے دعوی اور عقیدے کی صداقت کے ثبوت میں یہودی اور عیسائی مقدس نوشتوں پر اہل کتاب کے ذریعے سے حوالہ دیتے ہیں اور وہ حوالہ اسطور پر دیتے ہیں کہ بیشک کتابیں مذکور اُنکی دانست میں بے تحریف و بے تصحیف کمال اعتبار کے درجے پر ہیں تحریف اور تصحیف کے شک و شبہہ کی تو اُس میں کہیں سے بو بھی نہیں نکلتی +

فصل ۳۶

سورۃ الانعام ۶ آیت ۸۹ و ۹۰

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ +

ترجمہ + یے لوگ ہیں وہ جنکو ہمنے دی کتاب اور حکم اور نبوت اور اگر

یہہ (مکے والے) اِس بات کو نمانیں تو ہمنے وہ ایسی قوم کو سونپا جو

اُس سے انکار نہیں کرتی وہ جنکو اللہ نے ہدایت کی پس تو چل اُنکی راہ پر +

اِس آیت کے شروع میں جن لوگوں کا ذکر ہی وہ یہودی اور عیسائی

ہیں اور اِس سے پہلی آیتوں میں ابراہیم سے لیکر عیسیٰ مسیح تک نبیوں کا

ذکر ہی جیسا داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون

اور زکریا اور یحیی وغیرہ اِسرائیلی اور عیسائی پیغمبر اور اُنکے

حق میں اور اُن کے باپ دادے اور اولاد اور بھائیوں کے حق میں

لکھا ہی کہ خدا نے اُنکو چُن لیا اور سیدھی راہ میں ہدایت کی

پھر اُنہیں کے حق میں یہہ بھی کہا ہی کہ یے لوگ ہیں وہ جنکو

دی ہمنے کتاب اور حکم اور نبوت اور اگر یہہ (یعنی مکے والے یا قریش)

اِس بات کو نہ مانیں تو ہمنے سونپا وہ ایسی قوم کو جو اُس سے انکار

نہیں کرتی +

کتاب سے مراد یہاں عموماً کتاب مقدس ہی چنانچہ بیضاوی

لکھتا ہی ا الکتاب یرید بہ الجنس + اور ہمنے سونپا اِس سے مطلب

یہہ ہی کہ ہمنے اُسکی حفاظت اور خبرداری سونپی و کلنا بہا اسی بمر اعتہا
اور جلال الدین لکھتا ہی و کلنا بہا ارصدنا لہا ؛ یعنی اُس کی
نگہبانی سونپی ؛

اب اِسمیں اختلاف ہی کہ وے کون تھے جنکو کتاب مقدس کی یعنی
یہودی اور عیسائی نوشتوں کی نگہبانی سپرد ہوئی کوئی کہتا ہی یہودی اور
عیسائی جو پیرو انبیاے مذکورۂ بالا کے تھے اور کوئی کہتا ہی پیغمبر اسلام
کی اُمّت چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی وہم الانبیاء المذکورون ومتابعوہم
قیل الانصار او اصحاب النبیّ او کل من اٰمن بہ الخ ؛
معنی ؛ اور وہ انبیاے مذکورین اور اُنکے تابعین ہیں یا جیسا بعضے کہتے ہیں
ہیں انصار و اصحاب محمد یا سب کے سب جو اُنپر ایمان لائے الخ ؛

اِس سے کچھہ ہمارا مطلب نہیں کہ وہ کون سے لوگ ہیں جنکی طرف
یہہ اشارہ کیا گیا ہی اِس سے قطع نظر ہماری خاص غرض اوپر کی آیت سے
صاف ثابت ہی یعنی یہہ کہ قرآن اُن یہودی اور عیسائی کتابوں پر حوالہ
دیتا ہی جو اُسوقت اصلی اور ربّانی موجود تھیں اور حکم شرع رکھتی تھیں ؛
یعنی اُن کتابوں پر جنکو اگرچہ بت پرست قریشیوں نے اُنسے انکار کیا

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی حفاظت میں سپرد کیا پس کیا مسلمانوں کے
نزدیک اللہ تعالیٰ نے یہہ اپنا وعدہ وفا نہیں کیا جواب اِس زمانے کے
مسلمان اُن کتابوں میں تحریف و تصحیف ہونے کا اپنے دل میں شبہہ
لاتے ہیں کیا وہ مومنوں کی حفاظت جسکا اِس آیت میں ذکر ہی عبث اور
بیفائدہ ٹھہرے سچے مسلمانوں کی طرف سے تو ایسا ہرگز یقین نہیں آتا کہ
اِس طور پر اپنے قرآن کی آیتوں کو لغو اور بے اعتبار تصور کرنے لگیں +
اور اگر سچ مچ مومنوں نے اُن کتابوں کی حفاظت کی تو وہ توریت
اور انجیل کہاں ہیں جو محفوظ اور صحیح ہیں +

فصل ۳۷

سورۃ الانعام ۶ آیت ۹۲

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى
نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ
تُخْفُوْنَ كَثِيْرًا وَّعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ
ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۵

جلال الدین کہتاہی کہ تجعلون اور تبدون اور تخفون کے
عوض کسی کسی نسخہ میں یجعلون و یبدون و یخفون بھی لکھاہی
ترجمہ * اور خدا کی اُنہوں نے قدر نہ کی جو حق ہی اُس کی قدر کرنے کا
جب کہتے ہیں کہ اللہ نے کوئی بھی چیز (الہام کی راہ سے) انسان پر
نہیں اُتاری تو کہہ کس نے اُتاری وہ کتاب جو موسیٰ لایا روشنی اور
ہدایت لوگوں کی تم اُسے کاغذ کے تختوں پر بناتے ہو اور دکھلاتے ہو
اور بہت کو چھپاتے ہو اور تمکو سکھلایا جو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ
دادے کہہ اللہ پھر چھوڑ دے اُنہیں اپنی بیہودگی میں کھیلنے دے *
جلال الدین اِس آیت کی شرح میں لکھتاہی ما قدروا ای الیھود
اُنہوں نے نہ قدر کی یعنی یہودیوں نے اذقالوا النبی وقد خاصموہ
فی القران جب کہتے ہیں نبی کو جسوقت قرآن میں اُسکے ساتھ تکرار کرتے
تھے * تجعلونہ قراطیس ای تکتبونہ فی دفاتر مقطعۃ معنی
تم اُسے کاغذ کے تختوں پر بناتے ہو یعنی جُدے جُدے ٹکڑوں پر
لکھتے ہو * (اور مراد اُن ٹکڑوں سے وہ چمڑے خواہ کاغذ کے
علیحدہ علیحدہ بند ہیں کہ جنپر قدیم سے یہودیوں کے درمیان کتاب مقدس

سکے جدا جدا نوشتوں کی جدا جدا نقل کرنے کا دستور تھا) تبدونھا
ای ما تحبون ابدائہ منہ دکھلاتے ہو یعنی وہ کہ جو تم اس میں سے
دکھلانا چاہتے ہو وتخفون کثیرا مما فیہا کنعت محمد اور بہت کو
چھپاتے ہو یعنی اُسے کہ جو اُسکے درمیان ہی مثلاً تعریف محمد صاحبؐ
شرح مذکورۂ بالا کے بموجب اِس آیت کا خطاب یہودیوں کی طرف ہی
یہہ سورۂ انعام اکثر تو مکے ہی میں دیا گیا تھا لیکن یہہ آیت شاید پیغمبر اسلام
کے مدینے میں جانے اور یہودیوں سے مقابلہ کرنے کے بعد باری ہوکر
شامل کی گئی ہی + اُنکا قول اسمیں یہہ لکھا ہی کہ اللہ نے کوئی بھی چیز
انسان پر نہیں اُتاری یعنی اُن کی کتابِ مقدس کے بعد نہیں اُتاری خواہ
یہہ کہ محمد صاحب پر نہیں اُتاری خواہ یہہ کہ شاید اللہ نے اس طور پر
کہ جیسا محمد صاحب نے جبریل کا خدا کے پاس سے اپنے پاس
قرآن کا لانا بتلایا کبھی کچھہ جسمانی راہ سے نازل نہیں کیا + اِسکی رد
کامل کے واسطے پیغمبرِ اسلام جواب میں اُس کتاب پر جو موسیٰ لایا حوالہ
دیتے ہیں جو اُسوقت اُنہیں کے ہاتھہ میں تھی اور جسکو وہ جدا جدا بندوں پر
خواہ (جیسا کہ جلال الدین شرح کرتا ہی) جدے جدے حصّے کرکے

نقل کرتے تھے کہ اِس صورت میں محمد صاحب کے ساتھ مباحثے کے وقت اُنہیں اختیار تھا کہ جن بندوں یا حصّوں کو اپنے مفید مطلب سمجھا اُنہیں کو تو پیش کیا اور باقیوں کو جو شاید خلاف مطلب تھے اور جنکو دکھلانا منظور نہ تھا اپنے پاس دبا رکھّا ❊

پیغمبرِ اسلام یہہ سمجھتے تھے کہ یہودی مقدّس نوشتوں میں میری نبّوت کے ثبوت میں پیشینگوئیاں ہیں اور یہہ کہ مدینے کے یہودی اگرچہ اُن پیشینگوئیوں کو اپنی محفوظ اور اصلی کتابوں میں جوں کی توں رکھتے ہیں تو بھی اُنکو پیش کرنا نہیں چاہتے ❊

آیا اِس طرح کی پیشین گوئیاں یہودی نوشتوں میں فی الحقیقت موجود تھیں یا نہیں اِس بات کی تحقیقات سے بالفعل ہمکو غرض نہیں ہمکو اِس مقام پر وہی لکھنا منظور ہی کہ جو خود قرآن کی آیات سے صاف ثابت ہی اور جس میں اہل اسلام کو کسی طرح کی جاے تکرار و حجّت باقی نہیں یعنے اِس آیت میں محمد صاحب یہودیوں کی کتاب کا اِس طرح پر حوالہ دیتے ہیں کہ وہ بالہام نازل ہوئی اور اِسوقت موجود ہی اور اصلی ہی سواے اِسکے طرز تحریر سے یہہ بھی بات پائی جاتی ہی کہ وہ کتاب یہودیان مدینہ کے پاس تمام و کمال موجود تھی گو کہ

وے ایسے راستباز نہ تھے کہ اپنے سب نوشتوں کو پیش کر دیتے جن بندوں کو مباحثے میں اپنے مفید مطلب سمجھتے تھے صرف اُنہیں کو پیش کرتے تھے +

پوشیدہ نرہے کہ موسیٰ کی کتاب کو یہاں نور اور ہدایت بنی آدم کے لئے لکھا ہی +

فصل ۳۸

سورۃ الانعام ۶ آیت ۹۲

وَهٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا +

ترجمہ + اور اِس کتاب کو ہمنے اُتارا مبارک ہی تصدیق کرنیوالی اُس کتاب کی جو اُس سے سابق ہوئی اور اِسلئے کہ تو مردمان مکہ اور اُسکے گرد نواح کو ڈرا +

الذي بين يديہ جلال الدین اسکی شرح میں لکھتا ہی قبلہ من الکتب یعنی کتابیں جو اُس سے سابق ہیں اور بیضاوی لکھتا ہی یعني التورٰۃ او الکتب التی قبلہ یعنی توریت یا (اور) کتابیں جو قرآن سے پہلے ہیں +

یہہ آیت اُسی آیت کے بعد لکھی ہی جو فصل گذشتہ میں مذکور ہوئی
پس قرآن کی آیتوں سے یہہ بات صاف نکلتی چلی آتی ہی کہ قرآن کتب
سابقین کی تصدیق کرتا ہی بڑی خاصیّت قرآن کی جس سے معروف ہوتا ہی
اِنہیں کتابوں کی تصدیق ہی +

فصل ۳۹

سُورۃ الانعام ۶ آیت ۱۱۴

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَٰبَ مُفَصَّلًا وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَٰبَ
يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

ترجمہ + یہہ وہ ہی کہ جسنے بھیجی تمکو کتاب مفصّل اور وے لوگ کہ جنکو دی ہی
ہمنے کتاب خوب جانتے ہیں کہ یہہ (قرآن) نازل کیا ہی تیرے رب سے
ساتھہ حق کے پس (ای محمد) مت ہو تو اُنمیں سے جو شک کرتے ہیں +

والذین اٰتینا ہم الکتٰب کہ جنکو دی ہی ہمنے کتاب + جلال الدین
اِس کتاب سے مراد توریت لیتا ہی اور بیضاوی عموماً یہودی اور عیسائیوں
کی کتابِ مقدّس چنانچہ لکھتا ہی المراد مومنوا اھل الکتاب مراد
مومنان اہل الکتاب +

یہہ بھی آیت مثل آیت مذکورہ بالا یعنی فصل ۷ و ۱۳ و ۱۵ وغیرہ کے
مضامین اور عقائد قرآنی اور کتب سابقہ کے مطابقت پر مبنی ہی اور جن لوگوں
کو اللہ تعالی انے توریت اور انجیل عطا فرمائی انکی شہادت قرآن کے راست
ہونے پر بجاے برہان قاطع اور دلیل ساطع کے دیگئی ہی اور اسبات
کی بھی کہ خود محمد صاحب شک اور شبہہ میں نرہیں * اور جو باتیں
کہ آیات سابقہ کی بہ نسبت لکھی گئی ہیں اس آیت کی بہ نسبت بھی درست ہیں *

فصل ۴۰

سورۃ الانعام ۶ آیت ۱۲۴

وَاِذَا جَاۤءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ حَتّٰى نُؤۡتٰى مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ
رُسُلُ اللّٰهِ *

ترجمہ * اور جب کوئی آیت اُنکے پاس آئی اُنہوں نے کہا کہ ہم ہرگز

ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ ایسی نہ آوے جیسی کہ انبیاے اللہ لائے *
مردمانِ مکہ نے جو محمد صاحب کے ساتھہ مقابلہ پیش آئے کہا کہ جبتک
تم ایسی کتاب نہ لاوگے جیسی انبیاے سابق لائے ہیں ہم تمہارے قرآن
پر ہرگز ایمان نہ لاوینگے یہہ بھی کنایۃً یہودی اور عیسائیوں کی اُنہیں کتب

مقدسہ پر حوالہ ہے جنکے احوال اور طرز و مضمون سے عرب یہاں تک
کہ مکّے کے بُت پرست بھی واقف تھے +

فصل ۴۱

سورۃ الانعام ۶ آیت ۱۵۴

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا
لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ + پھر ہمنے موسیٰ کو کتاب دی جو احسن بات پر کامل ہے اور ہر شی
کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہے کہ شاید یہ لوگ اپنے رب سے
ملنے پر ایمان لاویں +

اِس آیت سے یہہ نکلتا ہے کہ جو کچھہ احسن ہے تمام توریت اُسپر ہے +
پھر توریت کا جملہ اشیا کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہونا قرآن کی
گواہی سے ثابت ہے پس اب کہو کہ اِس سے بڑھکر اور اُنکی کیا تعریف
ہو سکتی ہے اور سبب بتلاؤ کہ اہل اسلام یعنی اِسی قرآن کے معتقد
کسواسطے اِن نوشتوں کی ایسی بیقدری کرتے اور اُنکو پایۂ اعتبار
سے گراتے ہیں +

قطع نظر اس سے کتب سابقین اس طرح پر مکمل نہیں تو پھر الہام جدید
یعنی قرآن نازل ہونے کی کیا ضرورت تھی اس بات کا جواب ذیل کی آیت سے ملیگا۔

فصل ۴۲

سورۃ الانعام ۶ آیت ۱۵۵-۱۵۷

وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا
عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ
لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

ترجمہ:- اور یہہ کتاب مبارک (یعنی قرآن) ہمنے نازل کی پس اسکو مانو
اور خدا سے ڈرو شاید کہ تمپر رحم کیا جائے مبادا تم کہتے کہ ہم سے پہلے دو
طائفوں پر کتاب نازل ہوئی اور ہم اسکے پڑھنے سے ناواقف ہیں
یا شاید تم یہہ کہتے کہ اگر کتاب ہمپر نازل ہوتی ہم ضرور انسے بھی زیادہ تر اسکی
ہدایت مانتے پس تمہارے رب نے صاف بیان اور ہدایت اور رحمت تمہارے پاس بھیجی۔

مبادا تم کہتے کہ ہمسے پہلے دو طائفوں پر کتاب نازل ہوئی یعنی یہودی
اور عیسائیوں پر چنانچہ بیضاوی اور جلال الدین دونوں لکھتے ہیں علی طائفتین

الی الیهود والنصریٰ اِس آیت میں اصلی غرض قرآن کے نازل ہونے
کی یہہ لکھی ہی کہ مکّے والے اور اہل عرب کو کچھہ عذر باقی نرہے اور وے
لوگ یہہ نہ کہیں کہ یہودی اور عیسائی خدا کی مرضی سے واقف ہیں اُنہیں کے
پاس اللہ کی کتاب عبرانی اور یونانی زبانوں میں موجود ہی اور وہ لوگ اُسکا
آسمانی مطلب سمجھہ سکتے ہیں پر ہم لوگ نہ اُسکو پڑہہ سکتے ہیں نہ اَوروں
سے پڑھوا کر اُسکو سمجھہ سکتے ہیں اگر خدا کی کتاب عربی میں ہوتی تو ہم بھی
اُنکی طرح پڑھکر حقیقی ایمان پر چلتے +

پس اِن آیات سے معلوم ہوتا ہی کہ قرآن ایسے عذرات رفع ہوجانیکے
واسطے نازل ہوا کچھہ وہ حسب فحواے اِن آیات کے اِسواسطے نہیں
نازل ہوا کہ پہلی کتاب ناقص یا نامکمّل تھی ایسا دعویٰ آیت ماقبل کے
بالکل برخلاف ہوتا کیونکہ اُسمیں پہلی کتاب احسن بات پر شامل و کامل اور
ہر شی کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت لکھہ آئے ہیں پس قرآن صرف اِسواسطے
نازل ہوا کہ پہلی کتاب زبان غیر میں لکھی تھی غرض اِس آیت سے جیسا کہ کتاب
مقدس کے اصلی اور بے عیب و تحریف ہونے میں کسیطرح کا رخنہ نہیں پڑتا
اِسیطرح اُسکے مکمّل اور بے نقص ہونے میں بھی کسیطرح کا دقیقہ باقی نہیں رہتا

ہاں یہی ایک نقص نکلا کہ وہ عربی زبان میں نازل نہ ہوئی اور نہ عربی زبان میں اُسکا ترجمہ ہوا بلکہ ایسی زبانوں میں لکھی ہوئی تھی جس سے اہل عرب مطلق ناواقف تھے صرف اِسی نقص کے دور کرنیکے واسطے قرآن نازل ہوا اُسکا یہی عمدہ مطلب اور مقصد تھا*

فصل ۴۳

سُورۃ القصص ۲۸ آیت ۴۳

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَکْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ

ترجمہ* اور بالتحقیق پہلے زمانے والوں کے ہلاک کرنیکے بعد ہمنے موسیٰ کو کتاب دی (کہ جو) آدمیوں کے واسطے بصیرت اور ہدایت اور رحمت ہی شاید کہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں*

یہہ دلیل کچھہ کتاب موسیٰ کے صرف ربانی ہی ہونے کی نہیں ہی بلکہ اُسکی یہہ نہایت تعریف ہی کہ انسان کے دل کو آسمانی نور بخشنے کے لئے روشنی اور ہدایت ہی اور بنی آدم کے انتباہ کے واسطے رحمت اور ہادی ہی*

فصل ۴۴

سورۃ القصص ۲۸ آیت ۴۶-۴۹ وغیرہ

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ وَلَوْلَا أَنْ تُصِيبَهُمْ مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ الخ

ترجمہ :- اور تو طور (یعنی کوہ سینا) کی جانب پر نہ تھا جبکہ ہمنے پکارا مگر (تو ہی) رحمت اپنے رب سے تا کہ ایک قوم کو جسکے واسطے تجھسے پیشتر کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا تو ڈرا دے شاید کہ وہ نصیحت قبول کریں اور مبادا اگر ان کاموں کے باعث جو اُنھوں نے کئے ہیں اُنپر مصیبت پڑے تو وے کہینگے کہ یارب اگر تو ہمارے واسطے ایک رسول بھیجتا ہم تیری آیتوں کی

پیروی کرتے اور مومنوں میں سے ہوتے + اور جب کہ ہمارے یہاں سے
اُنکے پاس حق آیا تو کہتے ہیں کہ اگر ویسا ہی آتا جیسا کہ موسیٰ کے واسطے
آیا تھا (تو ہم ایمان لاتے) کیا اُنہوں نے اُس سے جو آگے موسیٰ کو
دیا گیا تھا اِنکار نہیں کیا کہتے ہیں کہ دو کام جادو کے آپس میں ایک
دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم دونوں سے اِنکار کرتے
ہیں کہہ کہ اگر تم سچے ہو تو لاؤ کوئی کتاب خدا کے یہاں سے جو اِن دونوں
سے بہتر ہدایت کرتی ہو وے اور اگر تجھے جواب ندیویں الخ +

سحران کی جگہہ میں بعض نسخہ میں ساحران لکھا ہے یعنی دو جادوگر
یعنی موسیٰ اور محمد صاحب چنانچہ بیضاوی شرح کرتا ہے ساحران و فی
قراۃ سحران ای التوریٰۃ والقرآن + یعنی ساحران کی عوض بعض
نے سحران لکھا ہے یعنی توریت اور قرآن فقط +

محمد صاحب کی دعوت کا مقصد اور قرآن کا مطلب پھر وہی لکھا ہے
جو فصل ۴۲ میں مذکور ہوا یعنی یہہ کہ عرب کے لوگ جنکے پاس پیشتر سے
کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گئے اب تنبیہ اور نصیحت پاویں تا ایسا نہو کہ وہ عرب
کے لوگ جب اُنکے حق میں سزا کا حکم خدا سے جاری ہوا یہہ کہیں کہ جو ہمارے

پاس کوئی پیغمبر بھیجے جاتے تو ہم لوگ بیشک ایمان دار ہوتے پر جب واقعی میں پیغمبر یعنی محمد صاحب اُنکے پاس پہنچے تو مکیوالوں نے اُنپر ایمان لانے سے اِنکار کیا اور کہا کہ جب تک موسیٰ کی سی کتاب نہ لاؤ گے (یا جیسا بعض مفسر بیان کرتے ہیں موسیٰ کے سے معجزے دکھلاؤ گے) ہم ایمان نہیں لاوینگے تو محمد صاحب اُنکے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ کیسا اختلاف ہی کیا تم نے کتاب موسیٰ سے جو میں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کی پہلے سے اِنکار نہیں کیا اور کہا کہ وہ اور قرآن دونوں جادو ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ہم دونوں کو سحر سمجھکر اُنسے اِنکار کرتے ہیں اور بعد ازاں اِس آیت میں خدا محمد صاحب سے کہتا ہی کہ اب اُنکے جواب میں یہہ کہہ کہ دکھلاؤ مجھے کوئی کتاب جو اِن دونوں سے بہتر ہدایت کرتی ہو تاکہ میں اُسکا اتّباع کروں ✤

پس کتاب موسیٰ کے احکام الٰہی رکھنے کی شہادت اِس سے بڑھکر اَور کیا ہوئیگی ✤ اُسوقت یہودیوں کے پاس کتاب موسیٰ موجود تھی اور اُسی پر محمد صاحب نے اپنے دعوے کی صداقت کا حوالہ دیا اور موسیٰ کی کتاب اور قرآن کی بہ نسبت مکّے والوں سے یہہ کہا کہ اگر

کوئی کتاب اِنسے زیادہ تر ہدایت کرنیوالی رکھتے ہو تو پیش کرو کہ میں پیروی اُسکی کروں ؛

فصل ۴۵

سُورۃ القصص ۲۸ آیت ۵۳

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِہٖ ہُمۡ بِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ وَاِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِہٖۤ اِنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا کُنَّا مِنۡ قَبۡلِہٖ مُسۡلِمِیۡنَ

ترجمہ ؛ جنکو ہمنے اِس سے (یعنی قرآن سے) پہلے کتاب دی وہ اُسپر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ (قرآن) اُنکے سامہنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اُسپر ایمان لائے یہ ضرور حق ہے ہمارے رب سے ہم تو پہلے سے مسلم تھے ؛

اِس مقام کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی جو سورہ اور آیتیں یہودی یا عیسائیوں کے ہاتھ لگیں وہ اُنکے پاک نوشتوں سے ایسی ملتی تھیں اور اُنہیں یہ بات ایسی تاکید سے مکرر آئی کہ قرآن کا بڑا مقصد اُنہیں یہودی اور عیسائی نوشتوں کی تصدیق کرتا ہے کہ یہودیوں نے اُسکو مان لیا کیونکہ سمجھے ہماری توریت برقرار رہیگی صرف اُسکے اخبار و عقیدونکی تصدیق اور توضیح کے واسطے یہ قرآن

پیش ہوا ہمارے دین راہ رسم میں کچھ فرق نہیں ہوگا پھر قرآن کے مان لینے میں کیا قباحت ہوگی کچھ بھی نہیں * یقین ہے کہ جن لوگوں نے ایسا سمجھا کل قرآن کو نہیں دیکھا تھا بلکہ صرف بعض سورہ اور آیتیں اُنمیں سے جو پہلے جاری ہوئیں اُنکو دیکھکر کہا ہوگا کہ یہہ بعینہ وہی ہیں جنکو ہم سابق سے مانتے چلے آئے *

آیت مذکورۂ بالا کو فصل ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۲۵ اور اُسیطرحکی اَور فصلوں سے بھی مقابلہ کرو *

فصل ۴۶

سُورۃ المؤمنین ۲۳ آیت ۵۱ و ۵۲

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً

ترجمہ * اور بالتحقیق ہمنے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ لوگ ہدایت قبول کریں اور ہمنے مریم کے بیٹے اور اُسکی ماکو ایک نشان بنایا الخ *

فصل ۴۷

سُورۃ الانبیاء ۲۱ آیت

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ + اور ہمنے تجھسے پہلے اَور کسی کو رسول نہیں بھیجا مگر آدمیوں کو جنکو ہمنے وحی دی پس تو اہل کتاب سے پوچھہ اگر نہیں جانتے +

کسی کسی نسخہ میں نوحی کی جگہ یوحی بھی لکھا ہی یعنی جنکو وحی دیگئی

چنانچہ جلال الدین لکھتا ہی یوحي وفي قرأة بنون +

اہل کتاب سے مراد وسے لوگ ہیں جو توریت اور انجیل کے فاضل اور عالم ہیں چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی اهل الذكر العلماء بالتورية والانجيل +

یہہ آیت قریشیوں کے جواب میں ہی یعنے جب اُنہوں نے کہا کہ کیا یہہ بھی تم لوگوں کی طرح ایک آدم زاد نہیں ہی تو محمد صاحب نے اُنسے کہا کہ انبیاے سابق کا حال اہل کتاب سے جنکے پاس آسمانی نوشتے موجود ہیں دریافت کرو چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی جواب لقولهم هل هذا الا بشر مثلكم يامرهم ان يسئلوا اهل الكتاب من حال الرسل المتقدمة +

محمد صاحب نے جو اسطرحسے یہودی اور عیسائیوں پر یعنی اُن لوگوں پر حوالہ دیا جنکے پاس کتاب مقدس موجود تھی تو حقیقت میں اپنے دعوی اور

عقیدے کے ثبوت کا خود اسی کتاب پر حوالہ دیا کہ جو اُنکے ہمعصر یہودی
اور عیسائیوں کے پاس موجود اور جاری تھی پس نبی اسلام اور اُن کے اِن دنوں
کے پیرووں سے کیا ہی فرق ہے گویا آسمان اور زمین +

فصل ۴۸

سورۃ الانبیاء ۲۱ آیت ۴۹-۵۱

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوسٰی وَھٰرُونَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً وَّذِکْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ
الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ وَھُمْ مِّنَ السَّاعَۃِ مُشْفِقُوْنَ
وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبَارَکٌ اَنْزَلْنٰہُ اَفَاَنْتُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ +

ترجمہ + اور بالتحقیق ہمنے دیا موسیٰ اور ہارون کو الفرقان (یعنی امتیاز)
اور روشنی اور نصیحت اور خداپرستوں کے واسطے وہ جو غیب میں اپنے
رب سے ڈرتے ہیں اور اُس گھڑی (یعنی قیامت) سے کانپتے ہیں
اور یہہ بھی ذکر مبارک ہے جسے ہمنے نازل کیا ہے پس کیا تم اُس سے
انکار کروگے +

اِس آیت میں کتاب موسیٰ کا نام الفرقان لکھا ہے اور اُسکا بیان
ایسی تعریف کے ساتھہ کیا ہے کہ اُسکو ضیا یعنی روشنی اور ذکر یعنی

نصیحت یا د دہانی اُن خدا پرستوں کے واسطے ٹھہرایا ہی جو اپنے خالق سے ڈرتے
اور روز قیامت سے تھرّاتے ہیں اِسمیں تو کتاب موسیٰ سے بڑھکر خود قرآن
کی بھی تعریف نہیں کی پس اب وے متقی خدا پرست مسلمان جو اِس قسم کے
ہونے کا حوصلہ رکھتے ہیں جسکا ابھی ذکر ہوا کس واسطے اُس کتاب
مبارک کو نہیں پڑھتے اور اُسکے احکامات ربّانی کی شمع سے اپنے حجرۂ
سینہ کو روشن نہیں کرتے *

لفظ الفرقان توریت اور قرآن دونوں پر ایک ہی معنی میں اِس
آیت کے درمیان استعمال کیا ہی *

غرض اِس آیت کا بھی وہی مطلب ہی جو اَور مقاموں پر آیا ہی یعنی
نشان دینا ایک کتاب کا جو شروع اسلام میں جاری اور رائج تھی اور
جس سے مومنان صادق کا زہد و تقویٰ استحکام پاتا تھا اور اُنکی روح
درواں کو روشنی ملتی تھی *

فصل ۴۹

سُورۃ الانبیاء ع ۲۱ آیت ۱۰۵

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ *

ترجمہ اور بالتحقیق ہمنے ذکر (یعنی توریت) کے زبور میں لکھا ہی کہ میرے بندگانِ صالح زمین کے وارث ہونگے ❖

زبور میں یعنی کتابِ داؤد میں اور ذکر کے بعد یعنی توریت کے بعد چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی فی الزبور فی کتاب داؤد من بعد الذکری التوریۃ مگر آورلوگ زبور سے عموماً کتاب مقدس مراد لیتے ہیں ❖

بہرصورت اس عبارت کو اہل اسلام نے عہد عتیق کی ہونا تسلیم کیا اور وہ زبور ۳۷ میں آیت ۲۹ کے درمیان صاف لکھی ہوئی ہی کہ صالحین زمین کے وارث ہونگے اور ہمیشہ اُسپر رہا کرینگے جسکا دل چاہے کتاب مقدس کھولکر دیکھ لیوے ❖

زبور کا جس طور پر کہ اُسوقت موجود تھی اور یہودی اور عیسائیوں کے درمیان رائج تھی اُسکا کلام ربانی ماننا یہہ کچھہ نئی بات نہیں ہی بلکہ یہہ بھی اُسی قبیل سے ہی جو تمام قرآن میں بہ نسبت کتاب مقدس کے لکھا ہی یہی مطلب برابر بسلسلہ وار چلا آتا ہی ❖

فصل ۵۰

سورۃ الاسری ۱۷ آیت ۲

وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا ❁

ترجمہ ٭ اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی اور اُسے بنی اسرائیل کے واسطے ہدایت
بنائی یہہ کہکر کہ نہ اختیار کرو سواے میرے کسیکو وکیل ٭

جلال الدین لکھتا ہی کہ تتخذو کی جگہہ بعضے نسخوں میں یتخذو بھی لکھا ہی
اور کتاب سے مراد توریت ہی تتخذوا وفی قرأۃ یتخذوا الکتب التوراۃ ٭

فصل ۵۱

سورۃ الاسریٰ ۱۷ آیت ۴ و ۵ و ۷

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ
وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ
عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ الخ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ الخ

ترجمہ ٭ اور بنی اسرائیل کی نسبت ہمنے کتاب میں حکم دیا کہ تم زمین پر
بالضرور دو مرتبہ فساد کروگے اور بڑے غرور سے چڑھ جاوگے پس ان
دونوں میں سے جب پہلا وعدہ پہنچا تو ہمنے تمپر اپنے شدید زور والے
چاکروں کو بھیجا الخ۔ اور جب دوسرا وعدہ پہنچا الخ ٭

بیضاوی اور جلال الدین دونوں لکھتے ہیں ا الکتب التوراۃ
یعنی کتاب سے مراد توریت ہی ٭

یہہ آیت توریت کی اُن پیشگوئیوں سے تعلق رکھتی ہی جنمیں لکھا ہی
کہ یہودی دو مرتبہ فساد کرینگے اور اپنے تکبر سے خدا تعالی کو ناراض
کر دینگے اور دونوں مرتبہ اپنے گناہوں کی سزا کو پہنچینگے یہہ پیشگوئی
جیسا کہ اِس آیت میں لکھا ہی واقعی پوری ہوئی اور ساتویں آیت کے
شروع سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہیکل یعنی بیت المقدس کے گرجانیکے دو مرتبہ
مسمار ہونیکی طرف اشارہ ہی یعنی اول تو بابل کی قید میں پڑنیکے وقت اور
دوسرے طیطوس شاہنشاہ کے ہاتھوں سے ❖

فصل ۵۲

سورۃ الاسری ۱۷ آیت ۵۵

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝

ترجمہ ❖ اور بالتحقیق ہمنے بعض نبیوں کو بعضوں پر تفضیل دی اور
داؤد کو زبور بخشی ❖

اِس فصل کا اُنچاسویں فصل کے ساتھہ مقابلہ کرو کہ جسمیں سورۃ الانبیا
کی ایک سو پانچویں آیت کے درمیان اِنہیں زبور سے قرآن میں اقتباس
ہوا ہی ❖

فصل ۵۳

سورۃ الاسری ۱۷ آیت ۱۰۳

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الخ

ترجمہ + اور بالتحقیق ہمنے موسیٰ کو نوصاف نشانیاں دیں پس پوچھہ بنی اسرائیل سے +

جلال الدین لکھتا ہے فاسأل یا محمد معنی + پس پوچھہ یا محمد یعنی خدا پیغمبر اسلام سے فرماتا ہے کہ نو معجزے جو موسیٰ نے فرعون کو دکھلائے تھے اُنکی تصدیق اور احوال بنی اسرائیل سے دریافت کر ایسی تصدیق اور یہہ شہادت بنی اسرائیل کی اُسی کتاب مقدس سے نکل سکتی تھی جو اُن لوگوں کے ہاتھہ میں موجود تھی +

فصل ۵۴

سورۃ الاسری ۱۷ آیت ۱۰۸ و ۱۰۹

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۵ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا

ترجمہ ✣ کہ تم اسکو (قرآن کو) مانو یا نمانو بیشک وے لوگ جنکو اُسکے

پیشتر سے علم الٰہی ملا ہی جب اُنکے سامھنے پڑھا جاوے تو سجدے میں

ٹھڈیوں پر گرتے ہیں اور کہتے ہیں شکر ہو ہمارے رب کو بیشک پورا ہوا

وعدہ ہمارے رب کا اور گرتے ہیں روتے ہوے ٹھڈیوں پر اور زیادہ ہوتی ہی

اُنکی عاجزی ✣

بیضاوی لکھتا ہی الذین اوتو العلم من قبلہ وھو العلماء الذین

قرؤا الکتاب السابقۃ وعرفوا حقیقۃ الوحی وامارات النبوۃ

معنی ✣ وے لوگ جنکو اس سے پہلے علم (یعنی علم ربانی) ملا ہی یعنی علما

جنہوں نے کتب سابق پڑھی ہیں اور وحی کی حقیقت اور نبوت کی نشانیوں کو

دریافت کیا ہی ✣ اور جلال الدین لکھتا ہی وھم مومنوا اھل الکتب

یعنی وے مومنان اہل کتاب تھے ✣

اِس آیت میں خدا محمد صاحب کو حکم دیتا ہی کہ منکران مکہ سے کہدو

کہ تم چاہے ایمان لاؤ چاہے نہ لاؤ جن لوگوں کے پاس پہلے سے

کتب ربانی موجود ہیں اور امتیاز کرنے کی طاقت تم سے زیادہ رکھتے ہیں

وے تو قرآن پر ایمان لائے اور اسمیں اپنی کتابونکی تصدیق کا مژدہ پاکر نہایت خوش ہوے ✣

یہہ مضمون ساتویں اور تیرہویں وغیرہ فصلوں کے مضمون سے ملتا ہی جنمیں مذکور ہی کہ بعض اہل الکتاب قرآن اور عقیدۂ اسلام کو اپنی کتابوں کے مطابق پاکر اُسپر اعتقاد لے آئے ٭

فصل ۵۵

سورۃ النحل ۱۶ آیت ۴۵ و ۴۶

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

ترجمہ ٭ اور تجھسے پہلے ہمنے کسی کو رسول نہیں بھیجا سوا آدم زاد کے اور اُنکو ہمنے وحی دی ہی پس پوچھہ اہل ذکر (یعنی اہل کتب الہی) سے اگر نہیں جانتے ہو ٭ ساتھہ صاف نشانیوں کے (ہمنے اُنکو بھیجا) اور کتابوں کے ساتھہ اور تیرے پاس بھی ہمنے ذکر (یعنی کتاب الہی) بھیجی تاکہ تو لوگوں سے بیان کرے جو اُنہیں پر اُتاری گئی شاید کہ وے دھیان کریں ٭

اِس آیت کا پہلا حصّہ سورۃ الانبیا کی ساتویں آیت سے جو سنیتالیسویں

فصل میں مذکور ہوئی ہی مطابق ہی علاوہ اِسکے اسمیں اُن معجزات اور کتابوں کا
بھی حوالہ نکلتا ہی جو انبیاے سابق کو عطا ہوئی تھیں ✦

فصل ۵۶

سُورۃ الرّعد ۱۳ آیت ۳۶

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰہُمُ الْکِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ
مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَہٗ ✦

ترجمہ ✦ اور وے لوگ جنکو ہمنے کتاب دی خوش ہوتے ہیں اُسکے
سبب سے جو تجھے بھیجی گئی لیکن بعضے فرقے اُسکی بعضی بات سے
انکار کرتے ہیں ✦

جلال الدین لکھتا ہی یفرحون بموافقتہ بما عندھم ✦ معنی
وے خوش ہوتے ہیں بسبب موافقت کے اُسکے ساتھہ جو اُنکے پاس ہی
یعنی اپنی کتابوں سے مطابق ہونے کے باعث ✦

اِسکو اور آیتوں کے ساتھہ جو ساتویں تیرہویں اور پندرہویں وغیرہ فصلوں کے
درمیان لکھی گئی ہیں جنمیں یہودی و عیسائیوں پر قرآن آنکی کتابوں کے ساتھہ
مطابق ہونیکی گواہی کے لئے حوالہ کیا ہی مقابل کرنا چاہئے ✦

فصل ۷۵

سورۃ الرعد ۱۳ آیہ ۴۳

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ✣

ترجمہ ✣ اور جو کفر کرتے ہیں کہتے ہیں کہ تو اللہ کا بھیجا ہوا نہیں ہی تو کہہ کہ اللہ کافی ہی گواہ درمیان میرے اور تمہارے اور وہ بھی جسکو علم ہی کتاب کا ✣

جلال الدین لکھتا ہی ومن عندہ علم الکتاب من مومنی الیہود والنصاریٰ ✣ معنی ✣ اور جسکو کہ علم ہی کتاب کا یعنی مومنان یہود اور عیسائیوں میں سے ✣

اِس آیت کا مضمون بھی آیت ماقبل کے مطابق ہی کہ یہیں محمد صاحب کا گواہ جیسا کہ اِس آیت میں لکھا ہی خدا تھا اور بعض یہود و نصاریٰ جنپر اپنی کتب ربانی کی واقفیت کے سبب صداقت قران کی شہادت کا محمد صاحب حصر کرتے ہیں ✣

فصل ۵۸

سورۃ العنکبوت ۲۹ آیت ۲۶

وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ +

ترجمہ + اور ہمنے اُسے (ابراہیم کو) اسحٰق اور یعقوب دیا اور اُسکی اولاد میں نبوّت اور کتاب کو رکھا +

بیضاوی شرح کرتا ہی والکتاب یرید به الجنس لیتناول الکتب الاربعة + معنی + اور کتاب سے مراد جنس ہی تاکہ قبول کرے چاروں کتابوں کو + اور جلال الدین لکھتا ہی والکتاب بمعنی الکتب ای التورٰته والانجیل والزبور والقرٰان + معنی + اور کتاب کے معنی ہیں کتب یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن +

یہہ وہی کتب ربّانی ہیں جنکا اِس آیت میں ابراہیم کی اولاد کے درمیان رہنا لکھا ہی اور مضمون آیت اور شرح مفسّروں کی دونوں سے یہہ بات نکلتی ہی کہ یے کتب مقدّس یعنی توریت زبور اور انجیل نشیت در نشیت خاندان ابراھیمی میں برابر محفوظ اور مصئوں چلی آئیں +

•

فصل ۵۹

سورۃ العنکبوت ۲۹ آیت ۴۵

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ÷

ترجمہ ÷ اور نہ جھگڑا کرو اہل کتاب کے ساتھ مگر احسان کی صورت سے بجز اُن لوگوں کے جنہوں نے بدی کی ہے اور کہو کہ ہم اُس چیز پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمپر نازل ہوئی اور اُس چیز پر بھی جو تمپر نازل ہوئی خدا ہمارا اور تمہارا ایک ہے اور ہم سب اُسی کے بھروسے ہیں ÷

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ سورۃ العنکبوت جاری ہونیکے وقت محمد صاحب کس طور پر یہود و نصاریٰ سے خطاب کرتے تھے ÷ اِس خطاب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُنکے مذہب اور کتابوں کی پیروی اور تطبیق کرتے تھے نہ کہ تردید و تنسیخ ÷ بہر صورت اِس سے کچھ تو دے باتیں خوب دریافت ہوگئیں جنکے باعث یہود و نصاریٰ رسولِ مکہ کی تعلیم سنکر خوش ہوئے کیونکہ اسلام کے پیغمبر اُنکی پاک کتابوں کی تاکید و تشدّد تصدیق

کیا کرتے اور ظاہرا یہودی اور عیسائی اصول اور قواعد کو بدستور بحال و برقرار رکھا چاہتے تھے ۔ ہاں اسقدر ان پیغمبر کو البتہ منظور تھا کہ جن غلطیوں نے اُنکی تعلیم میں اور جن دستورات نے خلافِ حق اُنکے قواعد میں رفتہ رفتہ دخل پایا تھا اُنکی ترمیم اور اصلاح کریں جیسے فرشتوں اور پیروں کی عبادت اور مسیح اور اُسکی ما مریم کی تصویر بنا کر اُنکی پرستش کرنی ایسی رسومات مکروہہ کی محمد صاحب نے ملامت شدید کی سو جتنے یہودی اور عیسائی حق پرست تھے اِس ترمیم اور اصلاح کے ارادے سے راضی تھے اور محمد صاحب کی گواہی اپنے پاک نوشتوں کی طرف سُنکر اور یہودی اور عیسائی مذہب کی حقیقت بحال رکھنے کا مژدہ پا کر ایسے سب نہایت خوش ہوئے کہ آنسو بہا کر رونے لگے ۔

پھر اُس توقیر و اعتقاد کے واسطے بھی جو محمد صاحب یہود و نصاریٰ کی کتاب ربّانی کا کرتے تھے اب اِس آیت سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوئیگا کیونکہ اسمیں صاف لکھا ہی ہم اُس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمکو آسمان سے اُتری اور اُسپر بھی جو تمکو آسمان سے نازل ہوئی خدا ہمارا اور تمہارا ایک ہی ہی ہم دونوں اُسی کے بھروسے ہیں ۔

محمد صاحب کے ہمعصر اہل اسلام اور جو کہ اُنکے بعد ہوئے اگر حال کے

بعض مسلمانوں کی یہہ حجت نامعقول سُنتے کہ جو توریت اور انجیل تمام یہود و نصاریٰ
کے درمیان رواج رکھتی تھی اُسکا نہیں بلکہ کسی اَور توریت اور اِنجیل کا
محمد صاحب نے ذکر کیا نہیں معلوم کہ کتنا ہنستے اور کیسی پھٹکار دیتے کیونکہ
یہہ صرف دل کی جوڑی ہوئی بات ہی اور بالکل قرآن کے مطلب کے برخلاف ٭

فصل ۶۰

سُورۃ العنکبوت ۲۹ آیت ۴۶

وَكَذٰلِكَ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ فَٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ الخ

ترجمہ ٭ اور ویسی ہی ہمنے تجھپہ کتاب (یعنی قران) نازل کی پس جنکو
ہمنے کتاب دی ہی وہ اُسکو مانتے ہیں ٭

یہہ اُسی پہلی آیت کا تتمہ ہی ٭

جلال الدین لکھتا ہی الکتب التوریۃ یعنی کتاب سے مراد توریت ہی ٭

اور بیضاوی لکھتا ہی ھم عبد اللہ ابن سلام واحزابہ او من تقدم
عھد الرسول من اھل الکتابین یعنی اِن لوگوں سے مراد عبد اللہ ابن
سلام اور اُسکے ساتھی ہیں یا وے لوگ منجملہ اہل الکتابین (توریت اور انجیل)
کے جو محمد صاحب کے زمانہ تک پہنچے ٭ اور پھر جلال الدین لکھتا ہی

وکذلک انزلنا الیک الکتاب القرآن ای کما انزلنا الیھم التوراۃ وغیرھا

اور ویسی ہی ہمنے تجھہ پر نازل کی کتاب یعنی قرآن جیسی کہ اُن لوگوں پر نازل کی تھی توریت وغیرہ ✣

غرض یہہ بات اِس آیت میں مندرج ہی کہ قرآن اُسی طور پر نازل ہوا جسطور پر سابق آسمانی کتابیں توریت و انجیل بھی نازل ہوئی تھیں دونوں کے الہام کا طریق اور صورت یکساں ہی چشمہ اور مبدء دونوں کا ایک ہی ہی اور مطلب قرآن کے نازل ہونے سے اُنہیں کتب سابق کا تصدیق کرنا تھا بہر صورت اُسکے نازل ہونے سے یہہ ایک بڑا مطلب تھا پس جو مسلمان کہ قرآن کو کلام الٰہی مانتا ہی اُسکو یہہ آسمانی کتابیں بھی لامحالہ ربانی ماننی لازم پڑینگی اور کم سے کم اُتنی تعظیم و توقیر کے ساتھہ تو بالضرور پڑھنی چاہئیں کہ جو وہ قرآن کے واسطے کرتا ہی جو قرآن کی تعظیم کریگا تو کیوں اُن کتابوں کی تعظیم زیادہ نہ کریگا جنکی تصدیق کے لئے قرآن جاری ہوا ✣

فصل ۶۱

سورۃ الاعراف ۲ ۱ یت ۱۵۶ - ۱۵۸

فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِنَا

يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ الخ

ترجمہ * پس وہ (یعنی اپنی رحمت) لکھ دونگا انکو جو متقی ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور ہماری آیتوں کا یقین کرتے ہیں وے جو تابع ہوتے ہیں اس رسول اس امی نبی کے جسکو پاوینگے لکھا ہوا اپنے پاس توریت و انجیل میں وہ انکو حکم دیگا نیک کام کے واسطے اور منع کریگا برائی سے الخ *

آیت کا مطلب یہہ ہے کہ جب اسرائیلیوں نے بچھڑے کی صورت پوجی اور موسیٰ نے استغفار کرکے اس بڑے قصور کی معافی مانگی تو اسکے جواب میں یہہ خدا کی طرف سے موسیٰ کو پیغمبر آخرالزمان کے آنے کی گویا خوشخبری آئی پس اس خیالی خوشخبری میں خدا کو اس طور پر فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ نبی آدم اسکو یعنی محمد صاحب کو پاوینگے لکھا ہوا اپنے پاس توریت و انجیل میں (اور موجب لکھنے بیضاوی اور جلال الدین کے) ساتھ اسکے نام اور صفت کے باسمه وصفته

پس یہہ آیت بہتیری اور آیات کے مطابق ہے جن میں دین و دعوی محمدی

کی شہادت کا اُن کتب ربانی کے درمیان مندرج ہونا لکھا ہی جو اُسوقت کے
یہود و نصاریٰ کے پاس تھیں عندھم کے لفظ سے یہہ صاف منکشف
ہی کہ توریت و انجیل محمد صاحب کے ہمعصر یہود و نصاریٰ کے درمیان بخوبی
جاری تھیں اور اُنہیں کتابوں کو جب خدا موسیٰ سے یوں مذکور کرتا ہی کہ اُنمیں
حکم شرع اور خدا کی مرضی ہی پس محمد صاحب کے دنوں میں وہ مدار اعتبار
اور حق شناسی کی ہونگی تو بالکل ثابت ہوتا ہی کہ وہ آسمانی کتابیں جو سنہ ۶۲۰ع
کے عمل میں نصاریٰ اور یہودیوں کے پاس موجود تھیں قرآن کے اظہار سے
معتبر اور اصلی اور بلا تحریف و تصحیف تھیں ؞

فصل ۶۲

سورۃ الاعراف ۷ آیت ۱۶۰

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝

ترجمہ ؞ اور موسیٰ کی قوم میں ایک فرقہ ہی جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور
اُسی پر انصاف کرتے ہیں ؞

بالفرض اگر اِس بے بنیاد حجت کو بھی قائم کریں کہ کچھ یہودیوں نے
اپنی آسمانی کتابوں میں اُن فقرات کو جو محمد صاحب کے لئے شہادت

دیتے تھے خراب کیا یا بالکل نکلوا ڈالا تو ہم پوچھتے ہیں کیا وے یہودی بھی جنکو
اِس آیت میں عادل اور ہادی بالحق لکھا ہے ایسی حرکت ناشایستہ کے مرتکب ہوئے
اور کیا اُنھوں نے کوئی صحیح نسخہ توریت بلاتحریف وتصحیف محفوظ نہ رکھا اور کیا
وے ایسی کتاب اپنی اولاد کو ورثے میں ندیگئے ؛ خود محمد صاحب اپنی
پیغمبری کی شہادت اور پیشین گوئیوں کا حوالہ اُسی کتاب پر دیتے ہیں پس اگر
وہ باتیں اُسمیں ہوتیں تو کیا وے یہودیان صالح ومتقی بھی جو دین اِسلام پر
ایمان لائے تھے اُس اصلی اور صحیح بلاتحریف وتصحیف توریت کے
نسخوں کو مع اُن شہادت وپیشینگوئیوں کے محمد صاحب کے دعوی کی
دلیل ساطع اور برہان قاطع اور اپنے برادران یہودی کا مذہب چھوڑ کر
پیرو اِسلام ہونے کی وجہہ معقول اور سبب مقبول دکھلانے کے لئے
بحفاظت تمام اور نگہبانی مالاکلام نہ رکھتے اور پشت در پشت اُسکی حفاظت
اور نگہبانی اِسی طرح پر نکرتے چلے آتے ؛ بیشک وے کرتے چلے آتے
اگر یہ بات اظہر من الشمس ہوتی کہ اُنکے بھائی بندوں نے کبھی اپنے پاک
نوشتوں میں کمی وبیشی خواہ کسی طرح کی خرابی یا نقصان کے لئے ایک قدم
بھی نہیں مارا اور نہ اُسکی کچھہ تہمت لگائی اور یہہ بات کہ محمد صاحب کی وے شہادت

اور پیشین گوئیاں مدعی بہا اُن کتابوں میں بھی جو یہودیان منکر از اسلام نے بچا رکھیں
جوں کی توں اسیقدر تھیں کہ جسقدر یہودیان نو مسلم کی کتابوں میں تھیں ✦

فصل ۶۳

سورۃ الاعراف ۷ آیت ۱۶۸ ۔ ۱۷۰

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ
وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ فَخَلَفَ
مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا
الْاَدْنٰی وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُ
اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ
اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِیْهِ ✦

ترجمہ ✦ اور (یاد کرو وہ وقت) جب تیرے رب نے حکم دیا کہ اُنپر

(یعنی یہودیوں پر) روز قیامت تک کسیکو کھڑا رکھیگا جو دیا کرے اُنکو

بُرے عذاب ✦ تیرا رب ضرور شتاب سزا دیتا ہے اور وہ غفور رحیم ہے ✦ اور ہمنے

متفرق کیا اُنکو دنیا میں فرقے فرقے بعضے اُمیں نیک ہیں اور بعضے

اَور طرح کے اور آزمایا اُنکو خوبیوں سے اور بُرائیوں سے کہ شاید وہ پھریں +

پھر اُنکے پیچھے اَور لوگ آئے جو وارثِ کتاب ہوئے اِس دنیا کا فائدہ

لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمکو معاف ہوگا اور اگر اُسی صورت کا فائدہ آوے

تو اُسکو لے لیتے ہیں + کیا اُنسے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ نہ کہیں اللہ پر

سواے حق کے اور جو کچھ اُسمیں لکھا ہے مستعدی سے پڑھتے ہیں +

یہہ آیت شاید اُن دنوں مدینے میں جاری ہوئی کہ جب محمد صاحب اور

یہودیوں کے درمیان مخالفت پیدا ہونے لگی + اگرچہ اِسمیں حق کے چھپانیکا

الزام یہودیوں کے ذمے لگایا ہے اور یہہ کہ خدا کے اپنے عہد سے غافل تھے

تو بھی اُنکی کتابونکی صحت اور اعتبار پر کسی طرح کی تہمت نہیں ہے اِس الزام سے

اُس خبرداری اور احتیاط کے درمیان مطلق فرق نہیں پڑتا کہ جسکے ساتھ

اُنھوں نے اپنی آسمانی کتابوں کی ہمیشہ حفاظت کی اور کرتے چلے آئے

ہیں چنانچہ اِسیطرح عیسائی بھی آج تک اُنہیں یہودیوں پر شروع

سے الزام دیتے چلے آتے ہیں ہاں آج تک بھی الزام دیتے ہیں کہ

اُنکے عقیدے درست نہیں ہیں اپنے پاک نوشتوں کے معنی خلاف

حق سے کے بتاتے ہیں اور جو بات راست اور ٹھیک ہی اُسے پھیر کر اُلٹی طرح سے
ظاہر کرتے ہیں تو بھی اُسکے ساتھ یہودیوں کی کتاب کو جملہ عیسائی بالیقین ربّانی
مانتے ہیں اور بلاکم و کاست ربّانی مانتے چلے آئے ہیں جیسا قرآن میں لکھا ہی
کہ پیغمبر اسلام سنے مان لیا +

علاوہ بریں اِس آیت میں جو یہہ لکھا ہی کہ وارث کتاب ہوئے اِس سے
ایک اَور تازی شہادت نکلتی ہی کہ وہ پاک کتاب یہودیونکے درمیان لشت درپشت
دست بدست چلی آئی +

پھر یہودیوں کی اِس آیت میں یہ شکایت لکھی ہی کہ اُنہوں سنے اُنھوں سنے
اُس عہد کو توڑا جسکو خدا نے اُنسے کتاب کے باب میں لیا یعنی یہ کہ نہ کہیں اللہ پر
سوائے حق سے کے حالانکہ اُسی کتاب میں پڑھتے تھے + واضح ہو کہ درس کے
لفظ میں تاکید ہی مطلب یہ ہی کہ کوشش سے تلاوت کرتے تھے پس پیغمبر
اِسلام کا مقصد یہہ ہی کہ یہودیوں کا قصور اِس باعث سے اَور بھی زیادہ ٹھہرا
کہ کتاب آسمانی کو درس میں رکھتے تھے یعنی بغور ہمیشہ پڑھکر حق سے
واقف تھے تو بھی اُس حقیقت اور راست بات سے جو مقدّس نوشتوں میں
مندرج تھی اُنھوں نے انحراف کیا + پس آیت مذکورۂ بالا اِس امر کی شہادت

دیتی ہی کہ وہی کتاب ربانی جسکی محمد صاحب برابر تصدیق کرتے چلے آئے اور
جسے ربانی اور معتبر جانتے تھے یہودیوں کے درمیان رائج و جاری تھی اور اُسی کو
وے ہمیشہ پڑھتے اور دیکھتے رہتے تھے +

اِس بات کا بھی ذکر یہاں چاہئے کہ یہودیوں کے متفرق ہو جانیکی پیشین گوئی
جو توریت میں درج ہی اُسکا بیان بھی اِس آیت میں ہی +

فصل ۶۴

سورۃ الاعراف ۷ آیت ۱۶۹ و ۱۷۰

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ
يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ

ترجمہ + اور دار الاخرۃ بہتر ہی (اِس دنیا سے) اُن لوگوں کے واسطے
جو ڈرتے ہیں پس تم کیا نہیں جانتے اور جو لوگ کہ پکڑے ہوئے ہیں کتاب کو
اور قائم رکھتے ہیں نماز کو ہم نیکی والونکا اجر ضائع نہیں کرینگے +

یہ آیت ما قبل کا تتمہ ہی اِسمیں یہودیوں کی طرف خطاب ہی اور اِس سے
کچھہ صرف یہی نہیں ثابت ہوتا کہ اُنکے درمیان کتاب ربانی موجود اور رائج
تھی بلکہ منجانب اللہ اسباتکی اُنکو نصیحت پائی جاتی ہی کہ اُس کتاب کو پکڑے

ہیں یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ پس بجز اصلی اور بلا تحریف و تصحیف کی دوسری کتاب پکڑے رہنے کی تو کچھ تعریف ہو ہی نہیں سکتی تھی + منجملہ یہودیان صالحین کے جنکا اِس آیت میں ذکر ہی جلال الدین عبداللہ ابن اسلام کا تمثیلاً نام لکھتا ہی +

پس اگر یہی جو محمد صاحب کے وقت سے پشت در پشت دست بدست چلی آئی ہی اور اُن سے پہلے بھی چلی آئی تھی اور اب بھی یہودیوں کے ہاتھ میں ہی وہ کتاب ربانی نہیں ہی جسکے پکڑے رہنے کو اِن یہودیاں کو ہدایت تھی تو بتلاؤ کہ وہ کونسی ہی اور کہاں کسکے پاس ہی +

فصل ۶۵

سُورۃ المدثر ۷۴ ۲ آیت ۳۰

عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰئِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا إِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ + اُسپر (یعنی دوزخ پر) مقرر ہیں اُنیس فرشتے اور ہمنے اُس آگ کا

نگہبان نہیں کیا الّا فرشتوں کو اور ہمنے اُنکا شمار نہیں کیا الّا کافروں

کے جاں پچنے کو تا کہ وہ لوگ یقین کریں اور ایماندار کا ایمان زیادہ ہو

اور وہ جنہیں ملی ہی کتاب شبہہ نہ کریں اور نہ ایماندار +

یہ سورہ مکّے کا ہی لیکن گمان ہوتا ہی کہ یہ آیت اُسمیں محمد صاحب کے

مدینے جانیکے بعد بڑھائی گئی اِس آیت کا مطلب خوب نہیں کھلتا لیکن

اِتنا معلوم ہوتا ہی کہ یہاں جو نگہبانان جہنّم کا ذکر لکھا ہی مطلب اُسکا یہ ہی

کہ اِس ذکر سے اور اہل کتاب کے نوشتوں کے ساتھہ کچھہ مطابقت ہی

اور یہ مطابقت جنکے پاس وہ کتاب ربّانی موجود تھی اور جو سچّے مومن تھے

اُنکے ایمان کے واسطے گویا ایک بنیاد باندھی گئی تھی چنانچہ بیضاوی

لکھتا ہی لیکتسبوا الیقین بنبوۃ محمد وصدق القرآن لما رؤا

ذالك موافقا لما في كتابهم + معنی تا کہ وے یقین لا سکیں

نبوّت محمد صاحب اور صدق قرآن پر جب کہ دیکھیں کہ جو کچھہ اُنکی کتاب

میں ہی اُسکے وہ مطابق ہی +

یہ تصریح اَور بھی آیتوں کے موافق ہی جو اِسی بات کے واسطے

اُوپر انتخاب کی گئیں +

باب دُوسرا

اگلے باب میں اُن سورتوں کی آیات مندرج ہیں جو مکّے میں پیغمبر
اسلام کی ہجرت سے پہلے جاری ہوئیں اگرچہ اُن سورتوں کا فی الواقع
جزو اعظم مکّے میں دیا گیا تو بھی اُنمیں بعضی ایسی آیات ہیں جیسا اوپر
ذکر بھی ہوا جو ہجرت کے بعد جاری ہوئیں اور پھر کسی مکّے والی سورت
میں شامل ہوئیں چنانچہ مشکوۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ جب کوئی آیت
اُتری تو محمد صاحب نے اُسے اُس سورت میں مندرج فرمائی جسکا
مضمون اُس سے متعلق تھا فی سورۃ التی یذکر فیھا کذا
پس اِسی باعث مدینے کی آیتیں مکّے کی سورتوں میں کچھ نہ کچھ داخل ہو گئیں*
برعکس اِسکے جو آیتیں کہ اب اِس باب میں لکھی ہیں وہ بالکل مدینے میں
ہجرت کے بعد جاری ہوئیں*

واضح ہو کہ یہودیان مدینہ اور محمد صاحب کے درمیان دشمنی جو پیدا ہوئی
اُسکا مختصر احوال خاتمے کی چھٹی فصل میں درج کیا جائیگا اُسکو اگلی آیات
کے پڑھتے وقت یاد رکھنا ضرور ہے*

فصل ۶۶

سورۃ البقر ۲ آیات ۱ و ۵

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ
أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵

ترجمہ ٭ یہ وہ کتاب ہی جس میں کچھ شک نہیں راہ بتلاتی ہی خدا پرستوں کو
جو ایمان لاتے ہیں بن دیکھے پر اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کچھ ہمنے انکو
دیا اُس سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اُسپر جو نازل
ہوا تجھپر اور جو نازل ہوا تجھ سے پہلے اور یقین جانتے ہیں آخرت کو
وہ سیدھی راہ پر ہیں اپنے رب سے اور وہی نیکبخت ہیں ٭

ما انزل من قبلك یعنی جو نازل ہوا تجھسے پہلے ٭ اِسکی
جلال الدین شرح کرتا ہی ای التورىة والانجيل وغيرهما یعنی
توریت و انجیل وغیرہ ٭

خوب یاد رکھو کہ اِس آیت کے بموجب جنہون نے اپنے رب کی

سیدھی راہ پائی اور جو نیکبخت ہیں وہ وہی لوگ ہیں جو صرف قرآن ہی پر نہیں
بلکہ توریت اور انجیل پر بھی ایمان لاتے ہیں پس کیا تعجب کی بات ہی کہ قرآن
کے پہلے ہی ورق میں ایسی آیت لکھی رہنے پر بھی مسلمانان با ایمان ایسی
خلاف ورزی کریں کہ نہ تو اُن کتابوں کو پڑھیں اور نہ اُنکے مضامین مبارک سے
واقف ہوویں اور نہ اُنکے پاک حکموں کو مانیں کیا یہ وہ نہیں ہیں جنکی بصارت
جاتی رہی اور جنکے دل پر مہر ہوگئی *

فصل ۶۷

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۳۹-۴۱

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي
أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا
مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا
وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ
وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ * اے بنی اسرائیل یاد کرو احسان میرا جو میں نے کیا تم پر اور پورے
کرو عہد میرے پورے کرونگا عہد تمہارے اور ڈرو مجھ سے اور مانو

جو کچھہ میں نے نازل کیا تصدیق کرنیوالا اُسکی (اُس کتاب کی) جو تمہارے
پاس ہی اور مت ہو پہلے انکار کرنیوالے اُس سے اور مت بیچو میری آیتوں کو
قلیل قیمت پر اور ڈرتے رہو مجھہ سے اور مت لباس کرو حق کو باطل سے
اور مت چھپاؤ سچ کو جبکہ تم جانتے ہو +

جو تمہارے پاس ہی یعنی توریت چنانچہ جلال الدین اپنی شرح میں لکھتا ہی
حسب معمول قرآن اِس آیت میں بھی کتاب ربّانی کی جو بنی اسرائیل کے
پاس تھی تصدیق کرتا ہی +

لیکن بنی اسرائیل نے مرضی محمد صاحب کے خلاف اپنی کتاب کی شہادت
ندی حالانکہ محمد صاحب گمان کرتے تھے کہ اُنکو یہی شہادت دینی واجب تھی
اسیواسطے اُنسے فرماتے ہیں کہ حق کو باطل سے لباس کرو اور جبکہ جانتے ہو سچ کو مت چھپاؤ +
عیسائی لوگ بھی اسیطور پر یہودیونکو کتب ربانی کے معنی اُلٹ دینے اور
مسیح کی بہ نسبت جو پیشین گوئیاں ہیں اور عیسیٰ کے وجود میں پوری ہوئیں
اُنکے نمانتے بلکہ خلاف حق بیان کرنیکا اور حق کو چھپانیکا الزام دیتے ہیں لیکن
اُن کتابوں پر عیسائی بھی ویسا ہی یقین کامل رکھتے ہیں کہ جیسا خود یہودی رکھتے
ہیں تو بھی یہی دعوی بعینہ کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل حق بات کو باطل سے لباس کرتے ہیں +

خدا کی آیتوں کو قلیل قیمت پر بیچنا یہ فقرہ یہودیوں کے سوا اوروں کی بہ نسبت بھی اسی معنی میں اکثر مقاموں پر آیا ہے چنانچہ سورہ بقر کی آیت ۱۶ اور سورہ آل عمران کی آیت ۷۶ اور سورۃ التوبہ کی آیت ۱۰ اور سورۃ النحل کی آیت ۹۵ ملاحظہ کرو +

فصل ۶۸

سورۃ البقر ۲ آیت ۵۲

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

ترجمہ + اور جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور فرقان دیا کہ تم ہدایت پاؤ +

کتاب سے مراد بیضاوی اور جلال الدین دونوں توریت لیتے ہیں کتاب موسیٰ کو اس مقام پر الفرقان کے نام سے لکھا ہے اور یہی الفرقان اور مقامات پر قرآن کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے +

فصل ۶۹

سُورۃ البقرۃ ۲ آیت ۷۵

اَفَتَطْمَعُونَ اَنْ يُّؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ + کیا تم امید رکھتے ہو کہ وے مانیں تمہاری بات حالانکہ اُن میں ایک فریق سُنتے ہیں کلام اللہ کا اور پھر بعد سمجھنے کے اُسے بدل ڈالتے ہیں اور وے جانتے ہیں +

اِس آیت میں بھی اُنہیں بنی اسرائیل کا ذکر ہی +

جلال الدین شرح کرتا ہی ۲ ان یومنوا ای الیھود + معنی +

وے مانیں یعنی یہودی یسمعون کلام اللہ فی التوریٰۃ + معنی +

سُنتے ہیں کلام اللہ کا توریت میں + اور بیضاوی شرح کرتا ہی یسمعون

کلام اللہ یعنی التوریٰۃ + معنی + سُنتے ہیں کلام اللہ کا یعنی توریت

ثم یحرفونہ کنعت محمد وآیۃ الرجم او تاویلہ فیفسرونہ بما

یشتھون + معنی + اور پھر اُسے بدل ڈالتے ہیں مثلاً بیان محمد کا اور

پتھراؤ کی آیت یا اُسکی تاویل پس جیسا اُنکا دل چاہتا ہی اُسکی تفسیر

کر لیتے ہیں + بیضاوی کا پچھلا بیان بیشک صحیح اور درست ہی یعنی یہ کہ

یہودیوں نے کلام الٰہی کے معنی اُلٹے بیان کئے اور اِس لحاظ سے اُسکی

تحریف کی یعنی اُسکا مطلب بدل ڈالا + یہ تفسیر سیکڑوں آیتوں سے مطابق ہی

جن میں یہودیوں کے سلوک اور اُنکی کتابوں کی صحت اور اعتبار کا ذکر ہی

پس تحریف کے وہ معنی جو اور سب آیتوں سے متفق ہیں بالضرور پسند ہونے

چاہئیں ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ یعنی یہودیوں نے ہرچند

کہ توریت کا مطلب خوب سمجھا تو بھی اُس مطلب کو جان بوجھکر بدل ڈالا اور خلاف بیان کیا +

خلاصہ اِس آیت کا یہ ہے کہ اب یہودیوں کی کیا امید ہے وہ تو پہلے ہی سے خدا کا کلام توریت میں سُن چکے اور باوجودیکہ اُنہوں نے اُسکی حقیقت سمجھی اور حق کو پہچانا تو بھی حق میں تحریف کی اور حق کو ناحق سے بدل ڈالا پس اے محمد تو یہ امید نہ رکھہ کہ وے تجھپر ایمان لاویں جن لوگوں نے خود خدا کے کلام سے خلاف ورزی کی اور اُسکے معنی اُلٹے لگائے اور جیسا دل چاہا تفسیر کر لی تو بھلا تیرا کب مانینگے اور اِس اللہ کے کلام کو جو اُنہیں قرآن میں تو دکھلاویگا وہ کب اُنکے دل میں اثر کریگا فقط

عیسائی بھی ٹھیک اسی طور پر یہودیونکی یہ نسبت کہا کرتے ہیں کیونکہ عیسائی کہتے ہیں کہ یہودیوں نے اپنے مقدس نوشتوں کے معنی تحریف کر کے حق کو ناحق سے بدل ڈالا اور عیسیٰ مسیح کے حق میں جو پیشگوئیاں تھیں اُنکو خلاف بیان کیا پس جبکہ خود اپنی کتاب مقدس کے احکام کو اُنہوں نے نمانا تو پھر انجیل پر حوالہ دیکر اُنہیں بر سرِ حق لانیکی کیا امید ہے تو بھی عیسائی لوگ یہودیونکی کتاب ربانی پر خود یہودیونکی برابر یقین و اعتقاد رکھتے ہیں اُسمیں مطلق فرق نہیں لاتے +

اِس آیت میں اُس پاک کتاب کو جو یہودیوں کے درمیان رائج تھی کلام اللہ کہتے ہیں یہ کیسی شہادت اُسکے واسطے حاصل ہو گئی اب اِس سے بڑھکر اور کیا ہوویگی

پس اگر غور کر کے دیکھو تو مسلمان قرآن کی صرف اسی واسطے قدر کرتے ہیں کہ اُسکو
کلام اللہ جانتے ہیں کیا اُس کلام اللہ کی بھی جو قرآن سے پیشتر نازل ہوا اُن
لوگوں کو ویسی ہی قدر و منزلت کرنی نچاہئے البتہ جیسی کلام اللہ کی قدر جانتے ہیں
ویسی ہی توریت اور انجیل کی بھی جانی چاہئے +

فصل ۷۰

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۷۵، ۷۶

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم
بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۞
أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ +

ترجمہ + اور جب وے (یعنی مدینے کے یہودیان) ایمانداروں سے ملتے ہیں
تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ
تو کہتے ہیں کہ جو خدا نے تمپر ظاہر کیا ہے وہ اُنسے کیوں کہتے ہو کہ وے تمہارے
خداوند کے آگے اُس سے تمہارے واسطے حجت پیش لاویں کیا تم نہیں جانتے +
کیا نہیں سمجھتے ہیں کہ خدا جانتا ہے وہ جسکو چھپاتے ہیں اور وہ جسکو اعلان کرتے ہیں +
یہ اُوپر کی آیت کا تمہ ہے +

بیضاوی شرح کرتا ہے بما فتح اللہ علیکم بما بین لکم فی التوریۃ

من نعت محمد + معنی - جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا ہے یعنی توریت میں محمد کی

تعریف کی نسبت جو کچھ تمسے بیان کیا ہے + اور جلال الدین بھی ایسا ہی لکھتا ہے +

مطلب یوں معلوم ہوتا ہے کہ تم مسلمانوں کو کیوں توریت کی ایسی باتیں بتلائے

دیتے ہو جنہیں پھر وے تمہارے لئے دین اسلام کی دلیل میں پیش لا دیں +

پس یہودیوں کا ایک فرقہ دوسرے فرقے کو اسبا انکی ملامت کرتا ہے

کہ تم محمد صاحب سے اور اُنکے دین والوں سے یہودی نوشتونکی ایسی باتوں کا

کیوں بیان کرتے ہو کہ جن سے وے پھر تمہیں قائل کریں +

فصل ۱۷

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۷۸

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ

ترجمہ + اور اُنکے درمیان جاہل لوگ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر

واہیات وہ لوگ بجز اپنے خیالوں کے اور کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے +

اُوپر کی آیت کا تتمہ چلا جاتا ہے +

اِس آیت میں محمد صاحب اور اسلام کے مخالفوں کی دوسری قسم کا بیان

یعنی یہود جاہل کہ جو اپنے آسمانی نوشتوں کی حقیقت سے مطلق ناواقف تھے اور سوائے اخبار اور ربانیوں کی روایت اور واہیات کہانی قصّوں کے اور کچھ نہیں جانتے تھے ایسے آدمیوں کی دلیل اور حجّت لائق التفات کے نہ تھی محض بے اصل اور خارج از شمار تھی پس محمد صاحب اُنکی جہالت پر تہمت لگاتے ہیں نہ اُنکی کتاب پر اُنکی کتاب ربانی اور صحیح تھی پر اُنکا فرقہ اُسکے مطلب سے ناواقف تھا +

فصل ۲۷

سُورۃ البقرہ ۲ آیت ۷۸

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ

ترجمہ + پس وائے برحال اُن لوگوں کے جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ بیچیں اُسکو تھوڑے مول پر پس وائے برحال اُنکے اُسکے سبب جو اُنکے ہاتھوں نے لکھا اور وائے برحال اُنکے اُسکے سبب جو اُنہوں نے کمایا +

اُوپر کی آیت کا تمتہ یہاں بھی چلا آتا ہی * اگلی آیت میں جاہل یہودیوں کا
ذکر ہی کہ جو صرف حدیث اور روایات اور قصص غیر معتبر کو جانتے تھے
توریت اور اُسکے اصل مطلب سے کم واقف تھے * اُنہیں لوگونکے
حق میں یہ بھی آیت معلوم ہوتی ہی اِس مضمون سے کہ اُنہوں نے ایسی ایسی
حدیثوں اور روایتوں کو تحریر کر کے محمد صاحب کے پاس پیش کیا اور بیان کیا
کہ حکم اللہ اِن میں ہی یا کہ جیسا کتاب اللہ کا اعتبار ہی ویسا ہی اُنکا بھی
اعتبار ہی * واضح ہو کہ الکتاب کے معنی لکھی ہوئی چیز کے ہیں کچھہ
توریت سے خصوصیّت ضرور نہیں ہی علٰحدہ علٰحدہ پرچوں پر جو کچھہ
لکھا گیا اُسکو عربی میں کتاب کہتے تھے خواہ شاید استعمال الکتاب کا یہاں
اشارۃً توریت کی طرف اِس مطلب سے ہی کہ وہ چیز جسکو جاہل یہود لائے
اِس ارادے سے لائے کہ محمد صاحب اُسکو بمنزلہ توریت اور اعتبار میں
توریت کے موافق سمجھیں *

پس اِس آیت میں اُس قسم کے جاہل مخالفوں کا بیان ہی جنہوں نے
اپنے علما کی شرح اور روایت اختیار کر کے تفسیروں سے کچھہ مقامات لکھہ لیئے
اور اُنہیں احکامات الٰہی کے طور پر پیش کیا اِصطلاح کی تفسیر مثلاً جسمیں لکھا تھا

کہ زنا کے واسطے سنگسار کرنا ضرور نہیں خواہ توریت کی ایسی آیتوں کا دوسرا مطلب ٹھہرانا کہ جن سے یہودیوں نے محمد صاحب کے حق میں پیغمبری کا دعویٰ نکلوایا اسی واسطے محمد صاحب نے اُن لوگوں کو آدمی کی باتوں کے پرچے پر لکھنے اور پھر ایسا پرچہ اِس دعویٰ سے پیش لانیکے لئے کہ وہ بمنزلہ حکم خدا ہے بد دعائیں دیں +

چنانچہ عبدالقادر قرآن کا مترجم اِس آیت کی تفسیر یوں لکھتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو عوام کو اُنکی خوشی کے موافق باتیں جوڑ کر لکھدیتے ہیں اور نسبت کرتے ہیں طرف خدا یا رسول کے + بیضاوی اِسکی شرح میں لکھتا ہے ولعلہ اراد بہ ماکتبوہ من التاویلات الزائغہ + یعنی + اور اس سے شاید وہ مراد ہے جو ناویلات یعنی تفسیریں اُنھوں نے سزائے زنا کی بابت لکھیں + یہاں بیضاوی اُس اختلاف رائے کی طرف اشارہ کرتا ہے جو محمد صاحب اور یہودیوں کے درمیان زنا کی سزا کے باب میں پڑگیا تھا محمد صاحب کی تو یہ رائے تھی کہ زانی کو توریت کے اعتبار سے سنگسار کرنا چاہئے اور یہودیوں کی یہ رائے تھی کہ اُنکی شرع میں سنگساری کا حکم نتھا قریب القیاس ہے کہ یہودیوں نے اپنے اِس قول کی دلیل کے واسطے احبار اور ربانیوں کی کوئی شرح نکالی ہو اور لکھکر محمد صاحب کے یہاں

اِس دعوی سے پیش کی کہ یہ منزلۂ حکم خدا ہی اور شرعی حکم کے برابر ہی پس اسبات کا
یعنی آدمی کی تفسیر کو خدا کے حکم کے برابر کرنیکا الزام اور ملامت اِس آیت میں مندرج ہی
غرض اشارہ صاف اِس امر بیجا کا ہی جو محمد صاحب کے مخالف یہودیوں نے
خواہ حسب عادت خواہ کسی اتفاق سے اِس مقام پر اپنے علما کی تاویلات اور شرحوں
کو مثل احکام ربانی و شرعی پیش کیا تھا + اِس آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ یہودیوں نے
توریت میں تحریف و تصحیف کی + اُنکے مقدس نوشتوں کا ذکر بھی نہیں ہی کیونکہ
یہودی لوگ اُنکی نہایت احتیاط اور خبرداری کرتے تھے جسطرح پر مسلمان لوگ
قرآن کی حفاظت کرتے ہیں اُس طرح یہودی بھی ہمیشہ سے توریت کو جوں کا توں
صحیح و درست محفوظ رکھنے میں مشہور و معروف ہیں بلکہ اُسکے حروف اور
لفظوں تک کا بھی شمار اُنکے درمیان پشت در پشت چلا آتا ہی + یہودیونکا
اپنے علما کی شرح اور احبار کی تاویلات اور ربانیوں کی روایتیں یا اُنکے منتخبات منقولہ
کا بطور احکام الٰہی پیش کرنا یہ تو بات ہی دوسری ہی اِس سے اُنکی ربانی کتابونکے
صحیح و درست ہونے میں کسی طرحکا فرق نہیں آتا اور نہ خود محمد صاحب نے
کبھی اسبات کی تہمت لگائی یہودیوں نے جو اپنے احبار اور ربانیوں کے
اقوال کو بحد تعظیم سے مانا بلکہ اُنکو احکام الٰہی تک کے طور پر سمجھا اور یہ کہ ایام قدیم سے

ویسا سمجھنے چلے آئے اس سے تو کچھ توریت کی تحریم و توقیر اور صحت وحفاظت میں مطلق فرق نہیں آتا +

پس یہودیوں نے جو اقوال انسانی کو کتابوں سے نقل کرکے احکام خدا کے برابر محمد صاحب کے سامنے پیش کیا اسکو توریت میں تحریف و تصحیف ہونیکا منتج ٹھہرانا خیالِ خام اور مطلق بے اصل ہی بلکہ اگر یہ بھی فرض کریں کہ اُن یہودیوں نے جسقدر کہ اُوپر مذکور ہوا اِس سے بڑھکر قدم رکھا یعنی بنائی ہوئی آیتیں لکھیں اور دغا اور فریب سے اُنہیں اصل توریت کا انتخاب قرار دیکر مباحثے کے وقت پیش کیں باوجودیکہ ازراہ انصاف یہ معنی نہیں نکلتے تاہم یہ نتیجہ کسی طرح حاصل نہیں ہوتا کہ اُنہوں نے اپنی پاک کتاب کے نسخوں میں تحریف و تصحیف کی + اگر آیت کا مطلب ایسا ہوتا تو دعوی اُسکا اُس سے کچھ مشابہ ہوتا جو سورۂ آل عمران کی فصل ۱۱۰ میں مندرج ہی یعنی زبان کے مروڑنے سے پڑھتے وقت یہود دھوکا دیتے تھے تاکہ ظاہر میں اُنکے مُنہہ کی باتیں کلام الٰہی کی معلوم ہوجاویں حالانکہ وہ ایسی نہ تھیں مگر تو بھی اِس دعوی اسے اور توریت کے نسخوں میں دست اندازی کرنے سے نہایت فرق ہی +

فائدہ اِس آیت کا الزام صرف یہودیان مدینہ کی جانب ہی اور

کیسا ہی بھاری کیوں نہوا اونکے سوا اور کسی پر صادق نہیں آسکتا مثلاً خیبر یا شام
کے یہودیوں پر یہ الزام نہیں ہی خصوصًا عیسائیوں پر ایسے تو الزام کا اشارہ
بھی کہیں کسی آیت میں قرآن کے درمیان نہیں ہی +

فائدہ ۲ الزام چاہے جیسا ہو لیکن اُس توریت کے جو یہودیان مدینہ کے
پاس تھی اور اُنکے درمیان رائج و جاری تھی صحیح و اصلی ہونے میں کچھہ بھی شک
پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ اِس سورے کے بعد وہ سورتیں جاری ہوئیں جنمیں توریت
کا ذکر ہی پس ہر ایک جگہہ محمد صاحب توریت کی قدر و منزلت اور اعتبار
اُسی تعظیم و تکریم کے ساتھہ کرتے چلے جاتے ہیں کہ جیسا سابق کی آیتوں
میں کرتے چلے آئے شک و شبہہ کا کہیں کچھہ ذکر بھی نہیں ہی +

فصل ۳۷

سُورۃ البقرۃ ۲ آیت ۸۴

اَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَّفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ
اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ

ترجمہ + کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے

حقّے سے انکار کرتے ہو پس جو کوئی تم میں سے یہ کام کرتا ہی اُسکی جزا

نہیں مگر رسوائی اِس دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن ڈالے جاوینگے

سخت تر عذاب میں +

یہ خطاب اِبتک یہودیان مدینہ کی طرف چلا آتا ہی اور باعث اُسکا حدیث

میں یوں لکھا ہی کہ مدینے میں دو قوم کے یہودی تھے بنی نضیر اور بنی قریظہ

سو دونوں فرقوں کے درمیان دشمنی تھی اُنھوں نے آپس میں جدال و قتال

اور مخالف کو گھر سے باہر نکال دینے میں تو کچھ دریغ نہ کیا لیکن جن کو گرفتار

کرلیا اُنہیں قید کرنے میں تامّل کیا کیونکہ یہ بات اپنی شرع میں ممنوع

سمجھتے تھے محمد صاحب نے اُنکو ملامت کی اور کہا کہ تمہاری شرع میں جیسا

آپس کے درمیان ایک دوسرے کا قید رکھنا منع ہی اُسی طرح قتل کرنا اور

گھر سے باہر نکال دینا بھی ممنوع ہی پس کیا تم کتاب کے ایک مقام کو مانتے

اور دوسرے مقام کو رد کرتے ہو + حاصل مطلب یہ ہی کہ تمکو تمام توریت جزو کل

ماننی چاہئے اور اُسکے جملہ احکامات کی تعمیل کرنی چاہئے جو شخص صرف ایک حصّے کو

مانیگا اور دوسرے حصّے سے انکار کرکے اُسکے احکام سے غافل ہوگا اُسے رسوائی ہی

اِس دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن ڈالا جاویگا سخت تر عذاب میں +

اب اس سے زیادہ اور کون سی دلیل قاطع اور برہان ساطع توریت کے بالکل اول سے آخر تک جیسی کہ محمد صاحب کے ہمعصر یہودیوں کے ہاتھہ میں موجود تھی اصلی اور صحیح اور معتبر اور ربانی ہونیکی قرآن سے چاہتے ہو ❊

فصل ۴۷

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۸۶

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۔

ترجمہ ❊ اور بالتحقیق ہمنے موسیٰ کو کتاب دی اور بھیجے پیچھے اُس کے رسول اور دیے عیسیٰ ابن مریم کو معجزے صریح اور عطا کی اُسے روح القدس سے قوت ❊

الکتاب جلال الدین اور بیضاوی دونوں توریت لکھتے ہیں ❊

فصل ۴۸

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۸۹

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ

ترجمہ ✦ اور جب اُنکو پہنچی کتاب (یعنی قرآن) اللہ کی طرف سے تصدیق کرتی ہوئی اُنکے پاس والی کتاب کی اگرچہ وے سابق سے کافروں پر فتح مانگ رہے تھے پر جب اُنکے پاس وہ پہنچا جسے اُنہوں نے پہچانا تو اُس سے انکار کیا ✦

آنہیں یہودیان مدینہ کی طرف خطاب چلا جاتا ہے ✦

اِس آیت میں جیسا اور بیسیوں مقامات پر لکھا ہے کہ قرآن اُس کی تصدیق کرتا ہے جو یہودیوں کے پاس تھا اور جسکو جلال الدین اور بیضاوی یہودیوں کی کتاب ربانی لکھتے ہیں ✦

معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے اِس آیت میں اُن باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو اُنکے ظہور سے پہلے یہودی لوگ بُت پرست مدینے والوں سے کہا کرتے تھے کہ جب ہمارا پیغمبر مسیح آویگا تو ہمیں فتح بخشیگا اور دعا مانگتے تھے کہ اُسکا زمانہ جلد آجاوے ✦ محمد صاحب یہ دعوی کرکے کہ جس پیغمبر کے زمانے کے لئے یہودی لوگ دعا مانگتے تھے وہ میں ہوں فرماتے ہیں کہ اگرچہ اُنہوں نے مجھے پہچانا اور قرآن کو جان لیا کہ وہی ہے جسکا اُنہیں انتظار تھا تاہم اب کہ وہ آیا تو

جان بوجھکر اُس سے انکار کیا ✦ یہ اُسی قسم کی آیتوں سے ہی جنکا ذکر ساتویں اور تیرہویں اور پندرہویں وغیرہ فصلوں میں ہو چکا ہی ✦

فصل ۷۶

سُورۃ البقرۃ ۲ آیت ۹۰

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ✦

ترجمہ ✦ اور جب اُنسے کہا گیا کہ ایمان لاؤ اُسپر جو اللہ نے نازل کیا ہی اُنہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اُسپر جو ہمی پر نازل ہوا اور انکار کرتے ہیں اُس سے جو اُسکے پیچھے ہی حالانکہ وہ حق ہی تصدیق کرتا ہی اُسکو جو اُنکے پاس ہی ✦

یہودی لوگ صرف توریت کو مانتے تھے انجیل کو رد کرتے تھے اور قرآن سے بھی منکر تھے پس جبکہ محمد صاحب نے اُنسے جملہ کتب ربانی کے ماننے کا حکم دیا یعنی نہ صرف توریت کو بلکہ انجیل و قرآن کو بھی تو یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم صرف اُسی کتاب ربانی کو مانینگے جو ہمارے واسطے نازل ہوئی ہی یعنی توریت اور جو کچھ کہ اُسکے بعد ہی یعنی انجیل و قرآن

اُس سے انکار کیا لیکن محمد صاحب کہتے ہیں کہ وہ کتاب جسکو اُنہوں نے
نمانا یعنی قرآن حق ہی اور یہودیوں کی کتاب کی تصدیق کرتا ہی کہ وہ ربانی ہی
اور یہودی پاک نوشتوں کے احکام کی صحت اور اعتبار پر شہادت دیتا ہی ✤
غرض اِس آیت سے بھی یہودیوں کی اُس کتاب کا جیسی کہ اُسوقت
اُنکے پاس موجود تھی ربانی ہونا ثابت ہی ✤

فصل ۷۷

سُورۃ البقرۃ ۲ آیت ۹۱

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُوسٰى بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ الخ

ترجمہ ✤ اور بالتحقیق موسیٰ لایا تمہارے پاس صاف نشانیاں پھر تمنے
اختیار کیا بچھڑے کو ✤

بنی اسرائیل نے جو گوسالہ طلائی کی پرستش کی تھی اُسی کا اِس آیت میں
بیان ہی اور پھر آگے جا کر کوہ طور پر خدا سے موسیٰ کو شرع ملنے کا احوال لکھا ہی ✤

فصل ۷۸

سُورۃ البقرۃ ۲ آیت ۹۷

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ + پس تحقیق کہ اُسنے (یعنی جبرئیل نے) اُسکو (یعنی قرآن کو) تیرے دل پر خدا کے حکم سے اُتارا تصدیق کرتا ہے اُسکی (یعنی اُس کتاب کی) جو اُس سے پیشتر ہے ہدایت اور بشارت ایمان والوں کو +

جلال الدین یوں لکھتا ہے ما بین یدیہ قبلہ من الکتب مطلب وہ جو اُسکے پہلے تھی یعنی وہ کتابیں جو اُسکے قبل ہیں +

قرآن برابر ہر سورے میں اُن کتابوں کو جو اُس سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور محمد صاحب کے وقت میں یہود و نصاریٰ کے پاس موجود تھیں ربانی ٹھہراتا چلا جاتا ہے +

فصل ۷۹

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۱۰۱

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ +

ترجمہ + اور جب خدا سے اُنکے پاس رسول آیا تصدیق کرنیوالا اُسکا (یعنی اُس کتاب کا) جو اُنکے پاس ہے تو جنہوں نے کتاب پائی ہے

اُن میں سے ایک فریق نے خدا کی کتاب اپنی پیٹھہ کے پیچھے پھینک دی گویا وہ جانتے ہی نہیں +

بیضاوی لکھتا ہی کہ رسول سے مراد عیسیٰ یا محمد ہی اور جلال الدین صرف محمد کہتا ہی اور آیت کی صاف مراد یہی ہی +

کتاب اللہ کے معنی توریت ہیں چنانچہ جلال الدین اور بیضاوی دونوں لکھتے ہیں کتاب اللہ ای التوریۃ +

مطلب یہ ہی کہ رسول یعنی محمد یہودیوں کے پاس آیا اُنکے پاک نوشتونکی تصدیق برابر کرتا رہا اور جس رسول کا اُن کتابوں میں وعدہ تھا وہی اپنے تئیں قرار دیا تو بھی یہودیوں نے اُس سے انکار کیا اور اِس ڈھب اللہ کی کتاب یعنی اپنی کتاب ربّانی کو پیٹھہ کے پیچھے پھینک دیا +

اِس آیت میں توریت کو جیسا کہ اُسوقت یہودیوں کے پاس موجود تھی کتاب اللہ کہا اِس سے بڑھکر کون نام معزز اور مقدّس ہی جسکی اصل خدا ہی اُس کتاب کا حکم مطلق ماننا پڑیگا اور جسکو کتاب اللہ کہتے ہیں اُسمیں جائے شک اور تکرار کیا باقی ہی یہاں بہت صاف اور کافی شہادت ہی +

فصل ٨٠

سورة ٢ البقرة ١٢ آیت ١١٢

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ ٭

ترجمہ ٭ یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی لوگ کسی چیز پر قائم نہیں ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی چیز پر قائم نہیں حالانکہ پڑھتے ہیں کتاب ٭ یہ کتاب وہی توریت اور انجیل ہے کہ جو یہود و نصاریٰ کے درمیان رائج و جاری تھی اور جسکی قرآن تصدیق اور تقویت ہر جگہہ تاکید سے کرتا ہے ٭

فصل ٨١

سورة البقرة ٢ آیت ١٣٦

قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

ترجمہ ٭ کہو کہ ہم مانتے ہیں اللہ کو اور جو نازل ہوا ہمپر اور ابراہیم

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اسرائیلی فرقوں پر اور جو ملا عیسیٰ کو اور موسیٰ

کو اور نبیوں کو اپنے رب سے ہم اُنمیں کسی کے درمیان فرق نہیں

کرتے اور ہم اپنے تئیں اُسی کو سونپتے ہیں +

جو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحٰق اور یعقوب پر نازل ہوا وہ کیا تھا

اسکی تحقیقات سے بالفعل کچھہ بڑا مطلب نہیں ہے شاید ان باتوں کا اشارہ

ہے جو اُنپر یا اُنکے حق میں خدا سے وحی کی راہ نازل ہوئیں اور موسیٰ کی

کتابوں میں درج ہیں اسکے انکشاف کے لئے لحاظ کرنا چاہئے کہ

ایسی باتوں کے واسطے لفظ مَا اُنْزِلَ اِس آیت میں لکھا ہے یعنی وہ

بات جو اُتری برعکس اسکے موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کے نوشتوں کے واسطے

مَا اُوْتِیَ لکھا یعنی وہ کتاب جو دی گئی چنانچہ اُتِیَ اور نَزَّلَ میں یہ فرق

ہے کہ اُتِیَ صرف کتاب یا نوشتوں کی بابت جن میں الہامی باتیں مرقوم ہیں

مستعمل ہے پر نَزَّلَ کا لفظ خالی الہام و القا کے واسطے کام میں آتا ہے چاہے

وہ کاغذ پر ثبت ہووے چاہے نہ ہووے + پس اس آیت سے

کچھہ یہ نہیں نکلتا کہ ابراہیم اسمٰعیل وغیرہ کے پاس کبھی کوئی کتاب

یا الہامی نوشتے تھے +

اِس آیت میں اُن کتابوں کو جو موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کو خدا نے دیں قرآن کے برابر ماننے اور اُنکے درمیان مطلق نہ فرق کرنے کی تاکید لکھی ہی یعنی سب کی تعظیم و تکریم قرآن کے برابر کرنی چاہئے اور سب کا حکم ماننا چاہئے کیونکہ سب کو قرآن ہی کی مانند اللہ کا کلام لکھا ہی پس کیا باعث کہ جو اہل اسلام قرآن کو مانتے ہیں اور اب اُن کتب متبرکہ کی جنپر اعتبار اور بھروسا رکھنا قرآن میں مؤمنین کا اِسطرح سے فرض ٹھہرایا گیا مطلق خبر نہیں لیتے

فصل ۸۲

سُورة البقرة ۱۴۰ آیت

۲ اَمْ تَقُولُونَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

ترجمہ ✦ کیا کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اسرائیلی فرقے یہود تھے یا نصاریٰ کہہ کیا تم خدا سے زیادہ جانتے ہو اور اُس سے کون زیادہ ظالم ہی جسنے چھپایا شہادت کو جو اُسکے پاس ہی اللہ کی اور اللہ بیخبر نہیں ہی تمہارے کام سے ✦

جلال الدین اسکی تفسیر یوں لکھتا ہی اور اُس سے زیادہ ظالم کون ہی یعنی اُس سے زیادہ اور کوئی ظالم نہیں ہی اور وہ یہود تھے جنہوں نے توریت کی شہادت کو کہ ابراہیم حنفی مذہب پر تھا چھپایا ومن اظلم ممن الخ

ای لا احد اظلم منہ وھم الیھود کتموا شھادۃ فی التوریۃ لابراھیم بالحنفیہ +

آیت کا مطلب یوں معلوم ہوتا ہی کہ یہودیوں سے جنہوں نے محمد صاحب کی پیش خبریوں سے انکار کیا واقع میں خدا کی شہادت کو جو اُنکے پاس موجود تھی چھپا رکھا جیسا کہ عیسائی لوگ آج تک کہتے ہیں کہ یہود دین عیسوی کی شہادت کو جو توریت میں ہی چھپائے رکھتے ہیں کیونکہ وے اُسکے معنی اُلٹ دیتے ہیں اور اُسکا اقبال نہیں کرتے +

علیٰ ہذا لقیاس محمد صاحب کے ہمعصر یہود اِسیطرح اپنے مذہب کو مذہب حنیف نہیں مانتے تھے یعنی قبول نہیں کرتے تھے کہ اسکے بعد ایک کامل دین ہونیوالا ہی جسکا شروع اور اصل یہودی دین ہی جیسا اب جال کے یہود نہیں مانتے ہیں وے اپنی کتاب کی آیتوں کے معنی اِسطرح پر کہ دین عیسوی یا دین محمدی کیطرف اشارہ کریں نہ تب لگنے دیتے تھے نہ اب لگنے دیتے ہیں

اُنہوں نے ایسی بات کا اقبال کیا کہ گویا یہودی رسم اور مذہب سے عیسوی

یا محمدی دین پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ایسی آیتوں کو پیش کرنا چاہا جنمیں اسکا کچھ

اشارہ نکل سکتا پس چھپایا شہادت کو جو اُنکے پاس تھی اللہ کی ؛

یہاں تحریف و تصحیف یا کسی اَور طرح پر اپنی کتاب ربّانی کو یہودیوں کے

بنانے بدلنے کا مطلق ذکر نہیں بلکہ برخلاف اِسکے یہودی کتاب کے جو اُس

زمانے میں اُنکے پاس تھی ربّانی اور صحیح اور پاک صاف ہونیکا اِس آیت میں

جیسا کہ چاہیئے صاف صاف بیان ہے کیونکہ اُسکو شھادۃ عندھم

مِن اللہ لکھا ہے ؛

فصل ۸۳

سُورۃ البقرۃ ۲ آیت ۱۴۴ و ۱۴۶

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

شَطْرَهٗ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ الخ

ترجمہ ٭ ہمنے دیکھا کہ تونے اپنا مُنہہ آسمان کی طرف پھیرا اِس لئے ہم

پھیرینگے تجھے اُس قبلے کی طرف جس سے تو راضی ہوگا پس پھیرا اپنا مُنہہ

مسجد الحرام (یعنی کعبہ) کی طرف اور جس جگہہ تم ہوا کرو پھیرو مُنہہ اُسکی طرف

اور جنکو ملی ہی کتاب وے البتہ جانتے ہیں کہ یہ بیشک حق ہی اُنکے رب کی

طرف سے اور اللہ غافل نہیں اُس سے جو وے کرتے ہیں اور اگر تو لاوے

کتاب والوں کے پاس ہر طرح کی نشانیاں نہ وے مانینگے تیرے قبلے کو

اور نہ تو مانیگا اُنکے قبلے کو ٭

یہ جو یہودیوں کے باب میں یہاں لکھا ہی کہ وے البتہ جانتے ہیں

کہ یہ بیشک حق ہی اُنکے رب کی طرف سے چاہے اُس سے یہ مراد ہو

کہ کعبہ سچا قبلہ تھا جیسا جلال الدین لکھتا ہی اور چاہے یہ معنی ہوں

جو قرینِ قیاس ہیں کہ یہودی لوگوں نے محمد صاحب کی نبوّت اور قرآن کی

صداقت پہچانی بہرصورت نتیجہ اِس آیت سے بھی وہی نکلتا ہی جو سابق

فصلوں میں ذکر ہوا یعنی محمد صاحب نے یہود و نصاریٰ کی ربّانی کتابوں کا

اِس بھروسے پر حوالہ دیا کہ اُن میں اُنکی نبوّت کی شہادت تھی اور یہ کہ یہود

گو اُس شہادت کے اقبال سے انکار کرتے تھے پر واقف بخوبی تھے ٭

فصل ۸۴

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۱۴۷

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ +

ترجمہ + جنکو ہمنے کتاب دی ہر وے اُسکو پہچانتے ہیں جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ایک فریق اُن میں سے چھپاتے ہیں حق کو جانکر +

بیضاوی لکھتا ہی یعرفونه پہچانتے ہیں اُسکو یعنی محمد کو یا قرآن کو + اِس آیت میں بھی مثلِ سابق یہی مذکور ہی کہ یہودیوں نے اپنی کتب ربانی کے اشاروں سے قرآن اور محمد صاحب کو پہچان تو لیا تھا لیکن بغض و عناد کے باعث قبول نہ کیا +

فصل ۸۵

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۱۶۰ و ۱۶۱

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُھُمُ

تَلاعِنُونَ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ + بالتحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں اُن صاف باتوں اور ہدایتوں کو جو ہمنے نازل کیں بعد اسکے کہ ہم کتاب میں ظاہر کر چکے اُنکو لوگوں کے واسطے اُنہیں لعنت کریگا اللہ اور لعنت کرینگے لعنت کرنے والے مگر جو توبہ کریں اور نیک چلن ہوں اور (حق کو) ظاہر کریں تو اُنکو معاف کرتا ہوں اور میں ہوں رحیم معاف کرنیوالا +

اِس آیت کی شان ابن اسحٰق کی روایت سے سیرت ہشامی میں یوں لکھی ہے +

کتمانہم ما فی التوریۃ من الحق سال معاذ بن جبل اخو بنی سلمۃ وسعد ابن معاذ اخو بنی عبد الاشہل وخارجۃ بن زید نفرا من احبار یہود عن بعض ما فی التوریۃ فکتموہ ایاہم وابوا ان یخبروہم عنہ فانزل اللہ عزوجل ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی الایۃ

معنی + توریت کا حق چھپانا + معاذ ابن جبل اور سعد ابن معاذ اور خارجہ ابن زید نے

بعضے یہودی عالموں سے توریت کی کسی بات کا استفسار کیا لیکن یہود اُنکو
اُسنے چھپا گئے اور بتلانے سے انکار کیا پس اللہ تعالی نے یہ آیت
نازل کی بالتحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں اُن صاف باتوں اور ہدایتوں کو الخ +
اِس مقام پر بھی یہودیوں کو کچھ اپنی ربّانی کتاب میں تحریف و تصحیف
اور دست اندازی کرنیکا مطلق الزام نہیں ہے صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ انہوں نے
وے مقاماتِ توریت جو دین اسلام کے مفید تھے محمد صاحب اور اُن کی
امت کو بتلانے سے انکار کیا طلب کے وقت پیش نہیں کیا + پس جب
مسلمان خبریں پوچھتے تھے اور یہود خبریں بتلانے سے انکار کرتے تھے
تو محمد صاحب نے اُنکو حق کے چھپانیکے لئے ملامت کی کہ گویا اُنہوں نے
خدا کی صاف باتوں اور ہدایتوں کو پوشیدہ کیا اور حق بات ظاہر نکرنیکے باعث
اُنہیں ملعون ٹھہرایا غرض جو کچھ الزام اور تہمت ہو یہ اُسکا انتہا درجہ ہی ہے اسمیں
یہودیوں کے اپنی کتابِ مقدّس کو عزّت اور احترام کے ساتھ رکھنے میں مطلق
شبہہ نہیں ہوتا بلکہ اِسبات کا تو کہیں کچھ ذکر ہی نہیں پایا جاتا +
اِس فقرے کو بھی یاد رکھنا چاہئے جو توریت کے باب میں کہ اُسوقت
یہودیوں کے ہاتھ میں تھی لکھا ہے یعنی ما انزلنا من البینات والہدے

یعنی یہودی پاک نوشتوں میں صاف باتیں اور ہدایتیں تھیں جو خدا نے بھیجیں +

فصل ۸۶

سورۃ البقرۃ ۲ آیت ۱۷۵ و ۱۷۶

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ +

ترجمہ + جو لوگ چھپاتے ہیں اُس کتاب کو جو اللہ نے نازل کی اور بیچتے ہیں اُسے تھوڑے سے مول پر وے آگ کھاوینگے اپنے پیٹ میں اور خدا اُنسے بات نکریگا قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا اُنکو اور اُنکے واسطے ہوگا سخت عذاب یہ وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کی عوض گمراہی مول لی اور معافی کی عوض عذاب پس کیونکر برداشت کرسکینگے

آگے یہ اِسواسطے ہی کہ خدانے حق سے نازل کی کتاب اور جنھوں نے کہ

اختلاف ڈالا کتاب میں وے بڑی بھول میں پڑے ہیں +

یہ اُسی مضمون کا تتمہ ہی جو اُوپر کی آیت میں ادا ہوا +

یہودیوں کو ملزم ٹھہرایا ہی کہ اُنھوں نے غرض دنیاوی کے واسطے

یعنی اپنی قوم کو ناخوش نہ کرنے کے لئے اور ایسی ایسی غرضوں کے لئے

اُن شہادتوں کو جو اُنکی کتاب ربانی میں دین اِسلام اور محمد صاحب کی

مفید مطلب تصور کی گئیں ظاہر نکیا +

آخر میں جو دوسری مرتبہ کتاب کا ذکر آیا ہی اُس سے مراد قرآن اور

توریت و انجیل دونوں نکل سکتی ہی اگر کتاب مقدس یعنی توریت و انجیل

کی مراد لو تو پھر اختلاف کے معنی میں اختلاف راے سمجھو جو اُن مقامات

کے اصلی منشا کی بہ نسبت تھی جنکے پیش کرنے سے یہود انکار کرتے

تھے یعنی یہود نو مسلم تو شاید اُنھیں محمد صاحب کے حق میں شہادت

سمجھتے تھے اور جن یہودیوں نے دین اسلام قبول نہیں کیا وے اِس بات

سے انکار کر کے مظہر تھے کہ ایسے مقامات سے مغالطہ دہی کی راہ سے

اِسلام اور اُسکے پیغمبر کا اشارہ نکالا گیا +

فصل ۸۷

سورۃ البقرۃ ۲۲ آیت ۲۱۲

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

ترجمہ ÷ آدمیوں کی ایک ہی امت تھی پھر بھیجے خدا نے نبی بشارت اور ڈر کے سنانیوالے اور اُنکے ساتھ کتاب کو حق سے اتارا کہ جس بات میں لوگوں کے درمیان اختلاف پڑے اُسے فیصل کردیوے + اور کتاب کی بابت اختلاف میں نہیں پڑے مگر وہ لوگ کہ جنکو ملی تھی بعد اسکے کہ اُنکو بھیج چکے تھے صاف صاف حکم آپس کی بغاوت کی راہ سے اور اللہ نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو اُس سچی بات کی راہ دکھلائی جس میں اُنکے درمیان اختلاف پڑرہا اور اللہ جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے طرف سیدھی راہ کے +

فصل ۸۸

سورۃ البقرۃ ۲۲ آیت ۱۵۳

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَّاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ❊

ترجمہ ❊ ان سب رسولوں میں افضل کیا ہمنے بعضوں کو بعضوں سے اُنمیں سے کسیکے ساتھ تو اللہ نے کلام کیا اور کسی کا درجہ بلند کیا اور ہمنے عیسیٰ ابن مریم کو صریح نشانیاں دیں (یعنی صاف کتاب یا معجزات) اور روح القدس سے اسکو قوت بخشی اور اگر اللہ چاہتا وے لوگ جو اُنکے بعد ہوئے آپس میں نہ لڑتے صاف نشانیوں کے پانیکے پیچھے لیکن اُنکے درمیان اختلاف پڑگیا پس کوئی تو اُن میں سے ایمان لایا اور کوئی منکر ہوگیا اور اگر چاہتا اللہ وے نہ لڑتے لیکن اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی ❊

اِن آیتوں کی توضیح کرنی ضرور نہیں ۔

فصل ۸۹

سُورۃ البقرۃ ۲ آیت ۲۸۵

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

ترجمہ ۔ رسول ایمان لاتا ہے اُسپر جو نازل ہوا اُسے اُسکے رب سے اور ایمان والے ہر ایک ایمان لائے خدا پر اور فرشتوں پر اور اُسکی کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر ہم اُسکے رسولوں میں سے فرق کسیکے درمیان نہیں کرتے ۔

یہ کتابیں جنپر رسول یعنی محمد صاحب اور اُسکی اُمت کو قرآن کے برابر ایمان لانا یہاں فرض لکھا ہے وہی کتب آسمانی یعنی توریت اور انجیل تھیں جو یہودی اور عیسائیوں کے پاس اُسوقت موجود تھیں اور جنکا اوپر برابر ذکر ہوتا چلا آتا ہے ۔

فصل ۹۰

سُورۃ الحدید ۵۷ آیت ۱۸

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ

ترجمہ + اور جو یقین لاتے ہیں اللہ پر اور اُسکے رسولوں پر وہی ہیں سچّے

اور شہادت دینیوالے اپنے رب کے پاس اُنکے واسطے ہی اُنکا اجر

اور اُنکی روشنی اور جو منکر ہیں اور جھٹلاتے ہیں ہماری باتوں کو وے

ہیں دوزخ کے لوگ +

اِدھر تو اِس آیت میں اُن لوگوں کے واسطے جو نہ صِرف قرآن پر بلکہ عموماً

خدا کے رسولوں پر یعنی اُنکے نوشتوں اور عقیدوں پر یقین رکھتے ہیں

بہشت اور خدا کی مہربانیوں کا وعدہ کیا ہی اور اُودھر اُن لوگونکے واسطے

جو اُن رسولوں سے یعنی اُنکے نوشتوں اور عقیدوں سے منکر ہوں دوزخ

کی آگ کا ڈر دکھلایا ہی +

یہ آیت اُن مسلمانوں کی گردن پر بڑی بھاری جوابدہی ڈالتی ہی

جو قرآن پر تو اپنا ایمان ظاہر کرتے ہیں اور پہلے رسولوں کے نوشتوں

کو نمانتے اور اُنپر یقین نہ لانے کے باعث خود اُن رسولوں سے

منکر ہوتے ہیں اور اُنکی تکذیب کرتے ہیں قرآن ہی کے حکم سے

وے اصحابِ دوزخ ٹھہرے +

فصل ۹۱

سُورۃ الحدید ۵۷ آیت ۲۵-۲۸

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَھُمُ الْکِتَابَ وَالْمِیْزَانَ
لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ وَرُسُلَہٗ بِالْغَیْبِ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ
عَزِیْزٌ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرَاھِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِھِمَا النُّبُوَّۃَ وَالْکِتَابَ
فَمِنْھُمْ مُّھْتَدٍ وَّکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فَاسِقُوْنَ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّیْنَا
بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنَاہُ الْاِنْجِیْلَ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ
رَاْفَۃً وَّرَحْمَۃً وَّرَھْبَانِیَّۃَ نِ ابْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنَاھَا عَلَیْھِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ
رِضْوَانِ اللّٰہِ فَمَا رَعَوْھَا حَقَّ رِعَایَتِھَا فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْھُمْ
اَجْرَھُمْ وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فَاسِقُوْنَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا
تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

ترجمہ ۔ بالتحقیق ہمنے بھیجا اپنے رسولوں کو ساتھ صاف نشانیوں کے

اور اُتاری اُنکے ساتھ کتاب و ترازو کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہمنے

اُتارا لوہا اُس میں ہی بڑا زور اور اَور فائدے لوگوں کے لئے اور اِس لئے کہ
اللہ معلوم کرلے کون چھپے میں مدد کرتا ہی اُسکی اور اُسکے رسولوں کی بیشک
اللہ ہی غالب زور آور اور بالتحقیق ہمنے بھیجا نوح وابرہیم کو اور رکھی دونوں کی
اولاد میں پیغمبری اور کتاب اور اُنمیں بعض راہ پر تھے اور بہتیرے اُنمیں سے بدکردار تھے
پھر بھیجا ہمنے اپنے رسولوں کو اُنکے آثار پر اور اُن سے کے پیچھے بھیجا ہمنے
عیسی ابن مریم کو اور ہمنے دی اُسکو انجیل اور جو اُسکے پیرو ہیں اُنکے دلونمیں
ہمنے رکھا تحمّل اور رحمت اور دنیا کا ترک کرنا یہ اُنہوں نے نیا نکالا ہمنے اُنکو واسطے
نہیں لکھا تھا پھر نہ نباہا اُسکو جیسا کہ چاہئے تھا نباہنا مگر اُنہوں نے اُسے
نکالا) صرف اللہ کی رضامندی کی آرزو سے اور دیا ہمنے اُنکو جو اُنمیں ایماندار
تھے اُنکا اجرا ور بہتیرے اُنمیں بدکردار ہیں تم لوگ جو ایمان لائے ہو ڈرتے رہو
اللہ سے اور یقین لاؤ اُسکے رسول پر وہ دیویگا تم کو دو حصے اپنی رحمت سے
اور بناویگا تمہارے واسطے روشنی کہ جس سے چلتے پھروگے اور
معاف کریگا تمکو اور اللہ ہی غفور رحیم *

جلال الدین لکھتا ہی الکتاب بمعنی کتبہا یعنی کتب آسمانی جنکو خدا نے
نوح اور ابرہیم کی اولاد میں رکھا اِس سے یہ نکلتا ہی کہ نوشتے مذکور ابرہیم

کی اولاد بنی اسرائیل کے درمیان پشت در پشت برابر ایک سے دوسرے کے
پاس رہتے چلے آئے ❖

اِس آیت میں محمد صاحب کے وقت کے عیسائیوں کی تعریف لکھی ہی خدا
نے رکھی اُنکے دلوں میں رافت اور رحمت یعنی تحمّل اور دردمندی پھر آخری
آیت میں عیسوی قوم اور شاید یہودی قوم کی طرف بھی خطاب کرکے تاکید کی ہی
اور ترغیب دی ہی کہ خدا سے ڈریں اور اُسکے رسول پر یقین لاویں تب اُنکے واسطے
دوہرے حصے رحمت اور برکت کا وعدہ کیا ہی ❖ قرآن کے معتقد ضرور
اِس بات پر ثابت قدم رہینگے کہ جن یہودی اور عیسائیوں نے دین اسلام قبول کیا
اُنکے حق میں یہ وعدہ پورا ہوا ہوگا ❖ مشہور و معروف ہی کہ محمد صاحب ہی کے وقت
میں کتنے عیسائی اور یہودی مسلمان ہو گئے تھے پس وہی دلیل جو باسٹھویں[۶۲]
فصل میں لکھی گئی اِس مقام پر بھی مناسب ہووےگی قیاس ہر طرح سے یہی
چاہتا ہی کہ یہودی اور عیسائی جنہوں نے دین اسلام قبول کیا اپنی اُن کتب
آسمانی کو جن کی شہادت پر محمد صاحب نے اِس کثرت اور تاکید سے حوالہ دیا
تھا اور جنپر یقین لانا اور جنکے احکام اور عقیدوں کے بموجب چلنا محمد صاحب نے
فرضیات اور واجبات سے بتلایا بڑی خبرداری سے محفوظ رکھتے ایسے ایماندار

یہودی اور عیسائی توریت اور انجیل کو دین اسلام کے ثبوت اور شہادت کے لئے

پشت در پشت ابنا و اولاد کو دیتے چلے آتے ہاں وہ شہادت جسکے بھروسے

سے انہوں نے خود اسلام کو قبول کیا اُسکو اپنی ہی عزت جانکر محفوظ

رکھتے لیکن بجز اُن کتب ربانی کے جو اب یہود و نصاریٰ کے درمیان جاری

ہیں اور ہمیشہ سے اسیطرح پر جاری چلی آئیں اور کسی قسم کی تو وہ کتابیں دنیا میں

نہیں دکھلائی دیتیں اور یہ بات کہ اُس توریت اور انجیل کے سوا جو یہود و نصاریٰ

کے درمیان جاری تھیں مسلمانوں نے کوئی علیحدہ توریت اور انجیل اپنے پاس نرکھی

دلیل قاطع ہی کہ علیحدہ رکھنے کی اُنھوں نے کچھ ضرورت نہ سمجھی اگر کوئی نومسلم یہ

بدگمانی کرتا کہ یہودی خواہ عیسائی اپنی توریت اور انجیل میں کسیطرحکے خلل انداز تھے

تو بلاشک توریت اور انجیل کے صحیح نسخے اپنے مخالفوں کے قائل کرنیکے لئے اور

دین اسلام کے اثبات کے لئے محفوظ رکھتا پر کسی نے ایسا نہ کیا پس ظاہر ہی کہ

اُن یہود و نصاریٰ کو جنہوں نے دین اسلام قبول کیا اطمینان کلی حاصل تھی کہ

ہمارے بھائی بند جو اس دین میں نہ آئے اُنکی توریت اور انجیل وہی ہیں جو ہمارے

پاس ہیں جدا کتابوں کے رکھنے کی کچھ حاجت نہیں بلکہ اہل کتاب اپنی کتب

ربانی کی حفاظت اور اُسے صحیح رکھنے میں ہرگز کوتاہی نہیں کرتے اور نہ کرینگے فقط

فصل ۹۲

سورۃ البینۃ ۹۸ آیت ۱-۴

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ
الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ وَمَا
تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ وَمَا أُمِرُوا
إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝

ترجمہ + اہل کتاب سے جو کفر کرتے ہیں اور مشرک باز نہ آئے جبتک
کہ پہنچی اُنکو صاف بات ایک رسول خدا کے پاس سے جو پڑھتا ہو اورق
پاک اُنمیں ہیں سیدھی کتابیں اور جنکو کتاب دیگئی ہی وہ نہیں پھوٹے الّا
بعد اسکے کہ صاف بات اُنکے پاس آئی اور اُنکو اور کچھہ حکم نہیں ہوا سوا اسکے
کہ عبادت کریں خدا کی اور اُسکے سامھنے سچا دین پاک دکھاویں اور قائم
رکھیں نماز کو اور دیویں زکوٰۃ اور یہ ہی سچا دین +

تفسیر جلال الدین + وما امروا فی کتابیہم التوریۃ والانجیل
معنی + اُنکو اور کچھہ حکم نہیں یعنی اُنکی دونوں کتاب توریت و انجیل

میں * تفسیر بیضاوی * وما امروا الا فی کتبہم بما فیہا * یعنی *
انکو حکم نہیں یعنی انکی کتابوں میں *

پس مفسروں کے بیاں سے واضح ہو کہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کی
کتب ربانی کی صحت اور اعتبار کی گواہی ہو کیونکہ اس زمانیکے یہود و نصاریٰ نے
چاہے جیسی خلاف ورزی کیوں نکی اور کلام اللہ کے منشا اور عقیدوں کو
چاہے جیسے اُلٹے اور غلط معنیوں کے ساتھہ کیوں نہ لگایا وہ کتابیں جنمیں
اللہ کا کلام لکھا ہوا تھا اور اُسوقت اُنکے درمیان رائج تھیں اِس آیت کے
بموجب جملہ آلائیشوں سے مبّرا اور پاک تھیں انمیں سوائے حق اور دین حنفا
اور قیمہ کے اَور کسی طرح کی تعلیم نہ تھی * بجز الدین الحنفا وذلک دین القیمہ
اُن کتب مقدسہ میں کسی اَور بات کا حکم نتھا ما امروا الا لیعبد وا اللہ
مخلصین لہ الدین حنفاء

فصل ۹۳

سورۃ الجمعۃ ۶۲ آیت ۵

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ

ترجمہ + مثل اُن لوگوں کے جنپر لادی گئی توریت پھر نہ اُٹھایا اُنہوں

نے اُسکو (یعنی اُسکے لوازمات کو ادا نکیا) ہی مانند اُس گدھے کے

جسپر لادی گئی کتابیں بُری مثل ہی اُن لوگوں کی جنہوں نے جھٹلائیں

خدا کی باتیں اور خدا ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو +

جس طرح پر گدھا عمدہ کتابوں سے لدا ہوا اُنکے مضامین مفیدہ سے مطلق

ناواقف رہتا ہی اُسی طرح یہودی بھی اگرچہ کتب ربانی اپنے پاس موجود

رکھتے تھے اُنکے گرانقدر معنیوں سے اور حکمت الٰہی سے مطلق ناواقف اور بےعلم تھے +

یہودیوں کے حال و افعال کی یہ نسبت جو بات کہ تمام قرآن سے نکلتی ہی

یہ آیت اُسکی بہت مضبوطی کے ساتھہ تائید کرتی ہی اور یہ اُس رائے کے بھی

طابق النعل بالنعل ہی جو عیسائی لوگ ہمیشہ سے اُنہیں یہودیوں کی نسبت رکھتے چلے

آئے ہیں یعنی اگرچہ خدا کا کلام توریت میں پاک و صحیح اُنکے پاس موجود ہی تاہم اُنکا

ذہن و ذکا اُسکے اصلی منشا کو نہیں پہنچتا گویا حق بینی کیطرف سے اُنکی آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں +

پس اس آیت کا خلاصہ یہ نکلتا ہی کہ یہودیونکے پاس خدا کا اصلی کلام موجود تو تھا

مگر وے اپنی بیوقوفی و سیہ درونی کے باعث اُسکے معنی نہیں سمجھتے تھے غرض

اُنکی مثل ٹھیک گدھا لدا ہوا کتابوں سے تھی فقط

فصل ۹۴

سورۃ الفتح ۴۸ آیت ۲۹

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ٻ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڲ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَــظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ

ترجمہ ❊ محمد رسول اللہ کا اور جو اسکے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں نرم دل ہیں آپس میں ❊ تو انہیں دیکھے سر جھکائے سجدہ کرتے چاہتے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشان انکا انکے منہہ پر ہے سجدے کے اثر سے ❊ یہ ہے مثل انکی توریت میں اور مثل ہے انکی انجیل میں کہ جیسے بیج نے نکالی اپنی شاخ پھر اسے مضبوط کیا پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے تنے پر خوش کرتا ہے بونیوالے کو تاکہ جل اٹھے انسے جی کافروں کا ❊

یہ آیت صرف اس نظر سے داخل ہوئی کہ اسمیں توریت و انجیل کا تذکرہ ہے اور اشارہ شاید زبور کی کسی تشبیہ کی طرف ہو یا انجیل والی کسان کی تمثیل کیطرف ❊

فصل ۹۵

سورۃ الصّف ۶۱ آیت ۶

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ +

ترجمہ + اور جب عیسیٰ ابنِ مریم نے کہا کہ ای بنی اسرائیل میں بالتحقیق بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اُس توریت کو جو مجھ سے آگے ہی اور سناتا ہوا خوشخبری ایک رسول کی جو آویگا مجھسے پیچھے اُسکا نام ہی احمدؔ +

محمد صاحب اِن باتوں کو پیش کرتے ہیں اس بیان سے کہ یہ ایک پیغام ہے جو عیسیٰ مسیح اپنی امت کیواسطے خدا سے لایا تھا پس اس سے یہ آیت یہودیوں کی کتب ربانی کے جیسی کہ عیسیٰ کے وقت میں موجود تھیں پاک و صاف ہونے اور حکم شرع رکھنے کی تصدیق کرتی ہی عہد عتیق یعنی توریت کے جملہ نوشتے اُسوقت مکمّل ہو چکے تھے اور وہ نوشتے جس شمار اور تفصیل سے اب موجود ہیں اُسوقت اُسی شمار اور تفصیل سے تمام و کمال تھے پس اسبات سے ہم لوگوں کو نظر پڑتا ہی کہ قرآن میں جہاں کہیں توریت لکھا ہی اُس سے

مراد بالکل عہد عتیق یعنی شرع موسیٰ اور زبور اور صحف ابنیا جو کہ عیسیٰ کے وقت میں رائج اور جاری تھے ✦

اِس آیت کا اشارہ اُس وعدہ کی طرف معلوم ہوتا ہی جو عیسیٰ نے فارقلیط یعنی تسلی دینے والی روح القدس کا کیا تھا سو یہاں محمد صاحب اپنی اُسکو ایک پیشگوئی قائم کرتے ہیں جو کوئی انجیل کی اصل آیت پر رجوع کرے بے تامل دریافت کریگا کہ عیسیٰ کی باتیں درحقیقت کسکی طرف اشارہ کرتی ہیں ✦

فصل ۹۶

سُورَةُ النساء ۴ آیت ۴۴-۴۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ✤

ترجمہ ✤ کیا تو نے اُنکو نہیں دیکھا جنہیں ہمنے دیا ہی کتاب کا حصہ گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھکو راہ سے اور اللہ خوب جانتا ہی تمہارے دشمنوں کو اور اللہ کافی ہی حمایتی اور اللہ کافی ہی مددگار اُن لوگوں میں جو یہودی ہیں پھیرتے ہیں لفظ کو اُسکی جگہ سے اور کہتے ہیں سمعنا وعصینا یعنی ہمنے سُنا اور حکم عدولی کی اور اسمع غیر مسمع یعنی سُن بغیر سُننے کے اور راعنا یعنی دیکھہ ہمکو موڑ کر اپنی زبانوں کو اور ملامت دیکر دین کو اور اگر وہ کہتے سمعنا واطعنا یعنی ہمنے سُنا اور مانا اور انظرنا یعنی ہمپر نظر کر تو بہتر ہوتا اُنکے لئے اور زیادہ درست لیکن لعنت کی اُنکو اللہ نے اُنکے کفر سے پس ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے اے وہ لوگو جنہیں کتاب ملی ایمان لاؤ اُسپر جو ہمنے نازل کیا (یعنی قرآن) تصدیق کرتا ہی اُسکو (یعنی اُس کتاب کو) جو تمہارے پاس ہی قبل اسکے کہ ہم مٹا دیں تمہارے مُنہہ اور اُنہیں اوندھا کر دیویں یا کہ لعنت کریں اُنہیں جیسے کہ لعنت کی ہمنے اصحاب سبت کو (یعنی اُنکو جنہوں نے سبت توڑا) اور خدا کا حکم پورا ہونے کا ہی ✤

یہ مقام تمام وکمال اسواسطے منتخب ہوا کہ اُسکا ربط اور مطلب بخوبی نکلے یہاں
خطاب یہودیان مدینہ کی طرف ہی پس مطلب یہ ہی کہ یہودی لوگ اسطرح پر انحراف
کی باتیں کہا کرتے تھے اور ایہام کی ریت سے ایسی باتین زبان پر لاتے تھے
جسکے دو مطلب نکلیں ظاہر معنی تو شاید درست اور بے عیب تھے پر پوشیدہ معنی میں
اسلام کا الزام اور ٹھٹھا تھا یا زبان مڑور کر اچھی باتوں سے دشنام کی باتیں
بولتے تھے الغرض اپنے کلام کو اسطرح سے پھیر پھار دیتے تھے کہ جس میں
ادھر تو پردے میں محمد صاحب اور دین اسلام کا ٹھٹھا ہوا اور اُدھر ظاہر میں
اُنکے بچاؤ کے لئے دوسرے معنیوں کی اوٹ بھی بنی رہے *

اِسی بات پر سورہ بقر میں ایکسو تیسری آیت میں درج ہی یا یہا الذین
امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا * یعنی * ای ایمان والو
نکہو راعنا (نگاہ کرو ہم پر) پر کہو انظرنا (دیکھو ہمکو) اور اسمعوا (سنو)
یہہ دونوں لفظ یعنی راعنا اور انظرنا بروقت ملاقات مثل سلام و بندگی یہودی
لوگ آپس میں استعمال کرتے تھے لیکن لفظ اول یعنی راعنا کے معنی میں تحقیر اور تشنیع
بھی نکلتی ہی پس یہودی لوگ اُسے اِسی منشا سے استعمال میں لاتے تھے اور محمد صاحب
نے اسواسطے اُسکے استعمال کا امتناع کیا چنانچہ اِس آیت میں بھی اُسیکا امتناع ہی *

عبدالقادر نے جو قرآن کا اُردو ترجمہ کیا ہی اُسکے حاشیہ میں لکھتا ہی
کہ راعنا لفظ بولتے تھے اِسکا بیان سورۂ بقر میں ہوا + اِسی طرح حضرت
بات فرماتے تو جواب میں کہتے سُنا ہمنے اِسکے معنی یہ ہیں کہ قبول کیا
لیکن آہستہ کہتے کہ نمانا یعنی فقط کان سے سُنا اور دل سے نہ سُنا اور
حضرت کو خطاب کرتے تو کہتے نہ سُنایا جائیو ظاہر میں یہ دعا نیک ہی
کہ تو ہمیشہ غالب رہے کوئی تجھکو بُری بات نہ سنا سکے اور دل میں نیت رکھتے
کہ تو بہرا ہو جائیو ایسی شرارت کرتے +

پس معلوم ہوتا ہی کہ تحریف اور لی السنہ سے مراد اِنہیں باتوں سے ہی
کہ پکار کر تو صِرف اتنا ہی کہتے سمعنا یعنی سُن لیا ہمنے اور آہستہ سے شاید
ہونٹھوں میں اتنا اور کہتے وعصینا یعنی اور نمانا یا ۲ طعنا ہمنے

ف سورۂ بقر میں یہ حاشیہ ہی
یہود پیغمبر کی مجلس میں بیٹھتے اور حضرت کلام فرماتے
بعضی بات جو سُنی ہوئی چاہتے کہ پھر تحقیق کر لیں تو کہتے راعنا
یعنی ہماری طرف بھی توجہ ہو اِسے مسلمان بھی سیکھے اور اسکو توریت کے لفظ میں
اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ یہ لفظ نکہو انظرنا کہو اسکے بھی یہی معنی ہیں
اور انکے سننے سے یہود کو یہ بھی چھپا ہو تھا کہ یہود کو اس لفظ کے کہنے میں دغا تھی
اسکو زبان دبا کر کہتے تو راعینا ہو جاتا یعنی ہمارا
چرواہا اور انکی زبان میں راعنا احمق کو
بھی کہتے ہیں ۱۲

ماناکی جگہ میں عصینا ہمنے عدول حکمی کی دھیمی آواز سے بولتے تھے اور
اِسیطرح سے کہدیتے اسمع غیر مسمع یعنی سُن بغیر سُننے کے اور راعنا
یعنی نگاہ کر ہمپر چنانچہ ان الفاظ کے نیک اور بد دو معنی ستھے ظاہر میں اطاعت
کی باتیں بولتے تھے اور حقیقت میں تحقیر اور تشنیع سے زبان پر لاتے یہ دستور
لیّا بالسنتھم یعنی اپنی زبانوں سے بولنا لکھا ہی اور جلال الدین تحریف
کی بھی تفسیر یوں ہی کرتا ہی + ولیا تحریفا بالسنتھم + معنی + لپیٹ یعنی
تحریف (یا منقلب کرنا) ساتھہ اپنی زبانوں کے + غرض نتیجہ اِس سے یہی
نکلتا ہی کہ یہودیوں کو جو قرآن میں تحریف کا الزام دیا گیا ہی وہ تحریف اِسی
قبیل سے تھی جسکا اِس آیت میں ذکر ہوا ہیہ اُس سے مطلق مراد نہیں کہ
یہودیوں نے اپنی کتب ربانی میں کسیطرح کی تصحیف خواہ تبدیل کی ہو برخلاف
اِسکے مضمون آیت صاف توریت کی تائید کرتا ہی کیونکہ قرآن کے حق میں
لکھا ہی مصدق قالما معکم یعنی تصدیق کرتا ہی اُسکی یعنی اُن ربانی نوشتوں
کو جو تمہارے پاس ہیں پس توریت کی تصدیق اور اثبات جو اُسوقت یہودیونکے
ہاتھہ میں تھا اِس آیت سے بخوبی نکلتا ہی ایسی تصدیق صرف اُس کتاب کی
ہوسکتی ہی جو بے عیب اور تمام وکمال خدا ہی کا کلام ہو +

فصل ۹۷

سُورۃ النساء ۴ آیت ۴۹

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا

ترجمہ + کیا تو نے اُنکو نہ دیکھا جنکو کتاب کا حصہ ملا ہی وے مانتے ہیں بت اور دیووں کو اور کافروں سے کہتے ہیں کہ مومنین سے تمہارا طریقہ اچھا ہی +

مفسروں کے لکھنے بموجب اِس آیت میں اُن یہودیوں کی طرف اشارہ ہی جنہوں نے مکے کے بت پرستوں سے عندالاستفسار دین اسلام کی بہ نسبت یہ کہا تھا کہ محمد صاحب کے اِس جھوٹے دین سے تمہاری بت پرستی ہی اچھی ہی +

جس بات کی کہ بالفعل تحقیقات درپیش ہی اُس سے یہ آیت کچھ چنداں علاقہ نہیں رکھتی ہاں اُس آپس کے بغض و عناد کو ظاہر کرتی ہی جو پیغمبر اِسلام اور یہودیوں کے درمیان تھا +

فصل ۹۸

سورۃ النساء ۴ آیت ۵۲-۵۳

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْہُ

ترجمہ + کیا اسبات پر لوگ حسد کرتے ہیں جو خدا نے اُنکو اپنے فضل و کرم سے دیا اور بیشک ہمنے ابراہیم کی اولاد کو کتاب دی اور علم اور بڑی سلطنت دی ہے پھر بعضے اُن میں سے اُسپر ایمان لائے اور بعضے اُس سے رُک رہے +

یہ اسبات کی شہادت ہے کہ ابراہیم کی اولاد میں جس سے ظاہر ہے یہاں یہودی ہی ربانی کتاب رہی اور اُنکے درمیان کتنے ایماندار تھے کہ اوروں نے جو چاہا سو کیا پر وے اپنی ربانی کتابوں پر کبھی کسی کو دست انداز ہونے دیتے +

فصل ۹۹

سورۃ النساء ۴ آیت ۵۸

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ

وَقَدْ أُمِرُوْا أَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا

ترجمہ + کیا تو نے نہ دیکھا اُنہیں جو گمان کرتے ہیں کہ ہم یقین لائے اُسپر

جو اُتری ہی تجھپر اور جو اُتری ہی تجھسے پہلے فیصلے کے لئے بُت پر حصر

کرتے ہیں حالانکہ اُنکو حکم ہوا کہ اُس سے اِنکار کریں اور شیطان چاہتا ہی

کہ اُنکو دور کی گمراہی میں ڈالے +

امروا اُنکو حکم ہوا یعنی اُنکی کتبہائے الٰہی میں یہ حکم ہی کہ بُت پرستی

سے باز آویں +

اِس آیت میں اُن یہودیوں کا ذکر ہی جنہوں نے ظاہر کیا کہ جیسے ہم اپنی

کتاب پر یقین کرتے ہیں ویسے ہی قرآن کے اوپر ایمان لاتے ہیں پر حقیقت

میں بے ایمان تھے کیونکہ اِسبات پر طیار تھے کہ ایک بُت کے سامنے جاکر

بت پرستونکی رِیت پر اپنی تکرار کا تصفیہ کریں سو اِس مقام پر جیسی چاہیے اُنکی ملامت ہی

اور اُنہیں کتب ربانی پر جنکے وے اپنے تئیں معتقد بیان کرتے تھے حوالہ دیکر یہ

لکھا ہی کہ بت پرستی کی اُنمیں کلی ممانعت ہی حوالہ دینے کا طریقہ ایسی کتابوں پر ٹھیک

ہوگا جنہیں محمد صاحب بے عیب و بے نقص اور احکامات الٰہی سمجھتے اور مانتے تھے +

فصل ۱۰۰

سورۃ النساء ۴ آیت ۱۳۰

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

ترجمہ ✣ اور اللہ کا ہی جو کچھہ کہ آسمان و زمین میں ہی اور ہمنے کہہ رکھا ہی اُنہیں جنکو تم سے پیشتر کتاب دی گئی اور تمکو بھی کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور اگر منکر ہو گے تو اللہ کا ہی جو کچھہ کہ آسمان و زمین میں ہی ✣

جلال الدین اپنی تفسیر میں لکھتا ہی الکتاب بمعنی الکتب ✣ معنی کتاب بمعنی کتب ہی من قبلکم ای الیہود والنصاریٰ ✣ معنی تمسے پہلے کے لوگ یعنی یہود اور عیسائی ✣

خدا سے ڈرنے کے لئے توریت اور انجیل اور قرآن تینوں پر بلا فرق حوالہ دیا گیا مخفی نہ رہے کہ یہاں یہودی اور عیسائیوں کی کتب مقدس کے احکامات برابر دوش بدوش اُن احکامات کے ساتھہ لکھے ہیں کہ جو قرآن میں درج ہیں ✣

فصل ۱۰۱

سورۃ النساء ۴ آیت ۱۳۵

یا ایہا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتٰب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتٰب الذی انزل من قبل ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلاً بعیدا

ترجمہ + ای ایمان والوا ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اُسنے اتاری اپنے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اُسنے اُتاری پہلے اور جو کوئی منکر ہوا اللہ سے اور اُسکے فرشتوں سے اور اُسکی کتابوں سے اور اُسکے رسولوں سے اور آخر روز سے پس بالتحقیق وہ دور کی گمراہی میں پڑا +

اسمیں صاف یہ حکم جسکو قرآن کے ماننے والے بالضرور ربانی قبول کرتے ہیں نکلتا ہی کہ جو کوئی ایماندار ہی نہ صرف اُسی کتاب پر اعتقاد رکھے جو محمد صاحب لائے بلکہ بالضرور اُن سب کتب ربانی پر بھی جو اُس سے پہلے نازل ہوئیں اور جو کوئی اُن کتب ربانی یا اُنکی کسی بات پر (کیونکہ بیضاوی لکھتا ہی ای ومن یکفر بشیءٍ من ذلک) اعتقاد نہ لاوے وہ بڑی

بھاری گمراہی میں پھنسا ہی + اِس آیت کی تفسیر میں بیضاوی یوں لکھتا ہی

ایمان لاؤ خدا پرا ور اُسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اُسنے اپنے رسول پر

نازل کی اور اُس کتاب پر جو اُسنے پیشتر نازل کی تھی یعنی اُنپر اپنا ایمان مضبوط

رکھو اور ہمیشہ اُنہیں پر رہو اور جسطرح اپنی زبانوں سے اُنپر جمیع ایمان رکھتے ہو

اُسیطرح اپنے دلوں سے ایمان رکھو یا عموماً جمیع کتب ربانی و انبیا پر

ایمان رکھو کیونکہ اُنمیں سے صرف بعض پر ایمان رکھنا گویا کچھہ ایمان نہ رکھنا ہی +

امنوا بالله ورسوله والكتاب الذى نزل على رسوله والكتاب الذي

انزل من قبل اثبتوا على الايمان بذالك ودوموا عليه وامنوا به

بقلوبكم كما امنتم بلسانكم او امنوا ايمانا عاما يعم الكتب

والرسل فان الايمان بالبعض كلا ايمان +

اور اِسبات پر کہ آیت میں خطاب کسکی طرف ہی بیضاوی تفسیر کرتا ہی

خطاب المسلمين والمنافقين او المومنين اهل الكتب اذ روى ان ابن

سلام واصحبه قالوا يا رسول الله انا نومن بك وبكتابك وبموسے

والتورىة وعزير ونكفر بما سواه فنزلت امنوا الخ * يعنی + یہاں

مسلمانوں کی طرف خطاب ہی یا منافقوں کیطرف یا ایمان دار اہل الکتاب

کیطرف چنانچہ روایت ہی کہ ابن سلام اور اُسکے اصحاب نے کہا کہ اَی رسول اللہ ہم تجھپر اور تیری کتاب پر اور موسیٰ پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھہ کہ اسکے سوا ہی اُس سے اِنکار کرتے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی آمنوا الخ

غرض چاہے جس باعث یہ آیت دی گئی ہو اور چاہے جسکی طرف اُس میں خطاب ہو حکم اسکے درمیان ایسا عام اور ناطق ہی کہ بس اب اِس سے زیادہ ممکن نہیں یہ آیت پکار کے کہتی ہی کہ اللہ تعالیٰ کل کتب آسمانی پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہی یعنی نہ صرف قران پر مگر اُن سب کتب ربّانی پر بھی جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں اور جن پر جابجا قرآن میں ہمیشہ حوالہ دیا گیا کہ یہودی اور عیسائیوں کے پاس موجود تھیں یعنی یہودی عیسائیوں کی کتب ربّانی سے اِنکار نہ کرے عیسائی نہ صرف توریت اور انجیل پر بلکہ قرآن پر بھی ایمان لاوے اور اسی طرح مسلمان بھی نہ صرف قرآن ہی پر ایمان لاوے بلکہ یہودی اور عیسائیوں کی کتب ربّانی پر بھی ایمان لاوے اگر نہ لاویگا تو لکھا ہی کہ وہ بڑی بھاری گمراہی میں پڑیگا +

پس اب اِس زمانے کے اُن مسلمانوں کے حق میں کیا کہنا چاہیئے جو

اُن کتب ربانی سے اِنکار کرتے ہیں بیشک قرآن کے حکم موجب وہ لوگ جو توریت اور انجیل سے غافل اور منکر ہیں بڑی بھاری خوفناک گمراہی میں پڑے ہیں

فصل ۱۰۲

سُورۃ النساء ۴ آیت ۱۴۹-۱۵۰

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ نُؤْتِیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یَسْئَلُکَ اَھْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ الخ ٠

ترجمہ + بالتحقیق جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اُسکے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُسکے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور بعضوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ نکالیں ایک راہ اُسکے بیچ میں سے یہی لوگ ہیں کافر سچ مچ اور ہمنے طیار کر رکھا ہے

منکروں کے واسطے عذاب بعزت پر جو لوگ کہ ایمان لائے اللہ پر اور اُسکے رسولوں

پر اور نہ فرق ڈالا کسیکے درمیان اُنمیں سے یہہ وہ ہیں جنکو عنقریب ہم دینگے

اُنکے اجر اور ہی اللہ بخشنیوالا اور رحم کرنیوالا * تجھہ سے کتاب والے طلب کرینگے

کہ تو اُتارے اُنپر ایک کتاب آسمان سے پس بالتحقیق اُنہوں نے موسیٰ سے

اِس سے بھی بڑھکر درخواست کی الخ *

اِس آیت کا مضمون آیت سابق سے بہت ملتا ہی اور اِس سے بھی

وہی بات نکلتی ہی *

اصل میں یہہ آیت اُن یہودیوں کی طرف خطاب کرتی ہی جنہوں نے

انجیل کو رد کیا لیکن اُسکی نصیحت تمام ہی اور مسلمانوں کو بھی متنبہہ کرتی ہی جو منہہ

سے تو توریت اور انجیل کا اقرار کرتے ہیں پر واقع میں اُن کتب ربانی سے

اِنکار رکھتے ہیں اُنہیں کتب ربانی سے جو یہودی اور عیسائیوں کے درمیان

شروع اِسلام کے دن جاری تھیں اور جسپر اعتقاد رکھنے کے لئے

قرآن میں واجبات سے لکھا ہی *

جو لوگ کہ قرآن کے ساتھہ اِن کتابوں پر بھی اعتقاد رکھتے ہیں اُنکے

واسطے یہاں اجر نیک کا وعدہ کیا ہی لیکن جو مسلمان کہ اُنسے اِنکار کرتے ہیں

وے اِس آیت کی عبارت کے بموجب حقیقت میں کافر ہیں اور خدا نے کافروں

کے واسطے بےعزتی کا عذاب طیار کر رکھا ہے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ حَقًّا

وَاَعْتَدْنَا لِلْکَافِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا +

فصل ۱۰۳

سُوْرَۃُ النِّسَاءِ ۴ آیہ ۱۶۱ - ۱۶۵

لٰکِنِ الرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْھُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْھِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَھٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰھُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْھُمْ عَلَیْکَ وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا

ترجمہ + لیکن انمیں جو ثابت قدم ہیں علم پر اور ایمان والے ہیں سو مانتے ہیں

جو اُترا تجھ پر اور جو اترا تجھ سے پہلے اور نماز پر قائم رہنے والوں اور زکوٰۃ

دینے والوں کو اور اللہ پر اور روز قیامت پر یقین رکھنیوالوں کو ہم دینگے

بڑا ثواب ۔ بالتحقیق ہمنے وحی بھیجی تجکو جس طرح وحی بھیجی تھی نوح کو اور

اُسکے بعد کے نبیوں کو اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اسرائیلی

فرقوں کو اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو اور ہمنے

داؤد کو زبور دی اور وہ رسول جنکا احوال ہمنے تجکو پیشتر سے سُنا دیا اور رسول

جنکا احوال تجھکو نہیں سُنایا اور اللہ نے موسیٰ سے باتیں کیں بول کر ۔

اِس آیت میں اول یہ بات لائق لحاظ ہے کہ اگرچہ اُسکا خطاب اصل میں

یہودیوں کی طرف ہے لیکن عبارت اُسکی مطلق عام ہے اور مسلمانوں کی طرف بھی

بالکل و کاست عائد ہوتا ہے پس یاد رکھنا چاہیئے کہ اجر عظیم کا اُنہیں لوگوں کے

واسطے وعدہ کیا گیا ہے جو نہ صرف قرآن پر اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ اُسیطرح

اُسپر بھی جو قرآن سے پہلے نازل ہوا دوسرے یہ کہ محمد صاحب کو بھی

اُسیطور پر مورد وحی ہونا لکھا ہے کہ جس طور پر انبیای سابق ہوئے ۔ تیسرے یہ

کہ قرآن کچھہ اِسبات کا دعوی نہیں کرتا کہ اُس کے درمیان انبیای سابق کا تمام

و کمال مفصّل احوال لکھا ہو پس شائد یہی باعث ہے جو اِسمقام پر اور اور مقاموں پر

بھی اُنکے قصص اور شمار بے تعین لکھے ہیں لیکن اِس فرق پر ذرا غور کرنا چاہیئے

کہ انبیا کو تو عموماً کس طرح بے تعداد و تعین لکھدیا اور کتب ربانی کو کسطرح

ہمیشہ عبارت مشخص اور معین سے بیان کیا ✤

فصل ۱۰۴

سُورۃ النساء ۴ آیت ۱۶۹

یَآ اَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ ۚ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ۖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ ؕ اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ ۘ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ؕ

ترجمہ ✤ ای کتاب والو زیادتی نکرو اپنے دین میں اور مت کہو اللہ کے

باب میں مگر حق مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اور اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا کلمہ جسے

مریم کی طرف ڈالا اور روح اُسکے یہاں سے پس خدا پر اور اُسکے رسولوں پر

ایمان لاؤ اور مت کہو تین (یعنی تثلیث) باز رہو بہتر ہوگا تمہارے واسطے

کیونکہ اللہ ایکہی خدا ہی وہ اس سے برتر ہی کہ اُسکے اولاد ہو اُسیکا ہی جو کچھ

آسمان و زمین پر ہی اور اللہ کافی ہی حافظ ✤

عیسائیوں کی بہ نسبت صرف زیادتی یعنی غلطی عقیدہ کا الزام ہی قرآن بھی
میں یہودیوں کی نسبت جو الزام کیا کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ + لیبا بالسنتہم
وغیرہ ایسا الزام عیسائیوں کی بہ نسبت مطلق نہیں ہی یہ تہمت اُنکی بہ نسبت
کہیں نہیں ملتی کہ کلام الٰہی کے ربط کلام کو بدل کر اُسکا مطلب پھیر ڈالا
اور نہ یہ تہمت ملتی ہی کہ کلام الٰہی کی کسی بات کو چھپا رکھا ہاں اتنی بات کا
الزام ہی کہ اپنے عقیدوں میں کچھہ غلطیوں کو دخل دیا + تو بھی باوجود اس الزام
غلطی اور زیادتی کے غور کیا چاہیئے کہ قرآن کی عبارت کس قدر عیسوی عقیدے
سے ملتی ہی جب کہ عیسیٰ مسیح کو خدا کا رسول اور اُسکا کلمہ کہا جسکو خدا نے
مریم میں ڈالا اور روح اُسکے یہاں سے +

سورۃ المائدہ میں یہ آیت ہی وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
قَالَ سُبْحَانَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ +
یعنی یاد کر جب خدا نے عیسیٰ بن مریم سے کہا کیا تو نے لوگوں سے کہا کہ
مجکو اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا مان لے + عیسیٰ نے جواب دیا
تو اس سے برتر ہی مجھے طاقت نہیں ہی کہ وہ بات کہوں جسکو میں حق نہیں جانتا +

پس اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے یہ سمجھا کہ عیسائیوں کے عقیدوں میں شاید تثلیث میں مریم تیسرا اقنوم یعنی معبود ہے + یقین ہے کہ یہ خیال یوں پیدا ہوا کہ اُن دنوں میں مشرق کے عیسائیوں نے واقع میں مریم کا احترام بیحد یہاں تک کیا کہ اُس کی پرستش کی + سوا اِسکے یہود جنکی زبان سے محمد صاحب کو عیسوی مذہب کی اکثر خبر ملی خود عیسوی مذہب کے حقیقی عقیدوں سے بیخبر تھے + کاش کنواری مریم کا سچا احوال اور عیسیٰ ابن اللہ کا تولد روحانی اور ازلی کا عقیدہ محمد صاحب کے آگے حق کی راہ سے بیان ہوتا اور یہ کہ عقیدہ مذکور لامحالہ اُنہیں توریت اور انجیل کی سیدھی سیدھی عبارت اور معنی سے نکلتا ہے جسکو خود پیغمبر اسلام نے مان لیا اور جسکی برابر تصدیق کرتے تھے اگر ایسا ہوتا تو کیا محمد صاحب اِن عقیدوں کے تسلیم کرنے سے باز رہتے جبکہ خود اُن کتابوں مقدس کی تصدیق کی جن میں وہ بصراحت مندرج ہیں +

فصل ۱۰۵

سورۂ آل عمران ۳ آیت ۲-۴

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

لِمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ

ترجمہ ✢ اللہ کوئی خدا اُسکے سوا نہیں حی القیوم اُسنے اُتاری تجھپر کتاب حق سے تصدیق کرنیوالی اُسکو (یعنی اُس کتاب کو) جو اُس سے پہلے ہی اور اُتاری اِس سے پہلے توریت و انجیل لوگوں کی ہدایت کو اور اُتارا فرقان ✢ جو لوگ کہ منکر ہوئے اللہ کی آیتوں سے اُنکے واسطے سخت عذاب ہی اور اللہ زبردست ہی بدلہ لینے والا ✢

توریت اور انجیل خدا نے لوگوں کی ہدایت کیواسطے نازل کی ہی هدًى للناس ✢ اور پھر انجیل اور توریت کے ذکر کے بعد لکھا ہی کہ جن لوگوں نے خدا کی آیات یعنی الہامی نوشتوں سے اِنکار کیا اُنکے واسطے سخت عذاب ہی پس کیا مسلمان اور کیا یہود اور نصاریٰ سب کو خبردار ہو جانا چاہئیے ایسا نہو کہ اِس اللہ ذو انتقام کی کسی آیت یعنی حکم والہامی نوشتوں سے اِنکار کر کے اُسکے غضب کی آگ میں پڑیں ✢

فصل ۱۰۶

سورۃ ال عمران ۳ آیت ۱۹

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَهُمْ

ترجمہ * اور جنکو کہ ہمنے کتاب دی وے اختلاف میں نہیں پڑے الا بعد آنے علم کے (یعنی علم الٰہی کے) بغاوت کی راہ سے آپسمیں *

اِس مضمون کی سابق آیتوں پر رجوع ہو *

فصل ۱۰۷

سورۃ ال عمران ۳ آیت ۲۳-۲۴

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتَابِ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتَابِ اللّٰهِ لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ

ترجمہ * کیا تو نے نہیں دیکھے وہ لوگ جنکو ملا ہے ایک حصہ کتاب میں سے وے بلاتے ہیں اللہ کی کتاب کی طرف تاکہ وہ فیصلہ کرے درمیان اُنکے

پھر اُلٹے پھرے ایک فریق ہٹ کر کے یہ اِسواسطے کہ وے کہتے ہیں ہمکو نہچھوویگی آگ مگر چند روز گنتی کے اور بہکایا اُنکو اُنکے دین میں اُس چیز نے کہ جو اُنہوں نے افترا کیا ✣

مفسّروں نے اِس آیت کے اجرا کی صورتیں مختلف بیان کی ہیں پر یہاں اُنکی تفصیل سے فائدہ نہیں کیونکہ اجرا کا سبب جو ہواتنی بات سبھوں کے نزدیک مقبول ہے کہ محمد صاحب اور یہودیوں کے درمیان کسی امر میں اختلاف رائے پڑ گیا تھا تب محمد صاحب نے اختلاف کے تصفیے کیواسطے یہودیوں ہی کی کتاب ربّانی پر حصر کیا اور کہا کہ آؤ ہم دونوں فریق اُس کتاب اللہ کی عبارت پر حوالہ کرینگے تب بعض یہودی اِس سے ناراض ہو کر چلے گئے ✣

الغرض وہ کتاب جسے محمد صاحب نے اِس معاملے کا ثالث قرار دیا یہودیونکی کتاب ربّانی تھی یعنی وہی کتاب ربّانی جو یہودیوں کے درمیان اُسوقت رائج تھی اور جسپر محمد صاحب نے چاہا کہ طرفین حوالہ کریں + اِسی یہودی کتاب کو قرآن کی عبارت میں کتاب اللہ لکھا ہے ✣

اب اُن یہودی کتابونکی جو اُسوقت میں اُن لوگونکے پاس موجود تھیں ربّانی اور مشروع اور اصلی ہونیکی اِس سے زیادہ مضبوط اور کونسی شہادت اہل اسلام کیواسطے چاہیے ✣

فصل ۱۰۸

سورۃ آل عمران ۳ آیت ۴۸-۴۹

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ +

ترجمہ + اور خدا اسکھاویگا اُسکو (یعنی عیسیٰ کو) کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور رسول (ہوگا) بنی اسرائیل کی طرف اور (کہیگا) کہ میں آیا ہوں تمہارے پاس + اور تصدیق کرتا ہوں اُسے جو میرے آگے ہی توریت سے اور اسواسطے کہ حلال کروں میں تمہارے واسطے بعض چیزیں جو حرام کی گئیں تمپر +

چونکہ اختصار منظور ہی ہمنے عیسیٰ کے اُن سب معجزوں کا ذکر جو اس آیت میں درج ہی فروگذاشت کیا + عیسیٰ کا کلام جسطرح سے کہ آیت مذکورہ بالا میں لکھا ہی صاف اِس بات کو ظاہر کرتا ہی کہ قرآن کے بموجب عیسیٰ کے زمانے میں توریت بلا تحریف تمام و کمال بے عیب و نقص اپنی حالت اصلی میں موجود تھا لیکن اگر سچ پوچھو تو ہمارا اِس مقام پر یہ لکھنا

محض فضول ہی کیونکہ خود محمد صاحب قرآن میں اُنہیں لفظوں سے اپنے وقت کے یہودی اور عیسوی دونوں کتابوں کی بہ نسبت وہی شہادت دیتے ہیں ؀

فصل ۱۰۹

سورۃ ال عمران ۳ آیت ۶۴-۶۶

یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَمَا اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ھَا اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَاۤءِ حَاجَجْتُمْ فِیْ مَا لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ ؛ اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم پر توریت اور انجیل تو اتریں اُسکے بعد کیا تمکو عقل نہیں ہے تم لوگ وہی ہو جو جھگڑے اُس بات میں جس سے تمکو علم ہے پس کیوں جھگڑتے ہو اِس بات میں جس سے تمکو علم نہیں اور اللہ جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے ؛

مفسر کہتے ہیں کہ یہ آیت یہودی اور عیسائیوں کی نسبت ہے جو دونوں ابراہیم کو اپنے اپنے مذہب پر ہونے کا دعوی کرتے تھے محمد صاحب اُسکو اِس قول سے باطل کیا چاہتے ہیں کہ ابراہیم توریت خواہ انجیل دونوں کے

نازل ہونے سے پیشتر ہوا پس یہودی اور عیسائی یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں

کہ وہ اُن دونوں میں سے کس کتاب کا مذہب مانتا تھا اُنکے پاس کیا دلیلیں

تھیں جس سے معلوم ہو سکتا کہ ابرہیم کا مذہب یہودی تھا یا عیسائی ✣

اس قول کی صحت اور مضبوطی کی یہاں کچھہ گفتگو نہیں ہے اس آیت کو اس مقام

پر صرف اسی سبب سے اقتباس کیا کہ توریت و انجیل کا اُسکے درمیان ذکر ہے ✣

مراد علم سے جسکا یہودی اور عیسائیوں میں ہونا لکھا ہے اور جسکی بعض باتوں کی

بہ نسبت اُنمیں تکرار تھی اُنکی کتب ربانی کا علم معلوم ہوتا ہے ✣

فصل ۱۱۰

سورۂ آل عمران ۳ آیت ۶۸-۷۲

وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا

يَشْعُرُونَ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ

لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ

اٰمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا اٰخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ وَلَا تُؤْمِنُوا

إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ أَنْ يُؤْتٰى أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ

عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ✣

ترجمہ + کتاب والوں میں سے ایک جماعت (کے لوگ) چاہتے ہیں کہ تمہیں
گمراہ کریں اور گمراہ نہیں کرتے کسیکو مگر اپنے تئیں اور خبر نہیں رکھتے + اے کتاب والو کیوں
منکر ہوتے ہو اللہ کی آیتوں سے حالانکہ تم شہادت دیتے ہو اے کتاب والو کیوں حق کو باطل سے
لباس کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو جان بوجھکر اور کتاب والوں میں سے ایک جماعت
(کے لوگ) کہتے ہیں کہ ایمان لاؤ اُسپر جو ایمان والوں پر (یعنی مسلمانوں پر) اترا دن
کے شروع میں اور منکر ہو جاؤ روز کے اخیر میں شاید وہ پھر جاویں اور یقین نکرو مگر
اُسیکا جو چلے تمہارے دین پر + تو کہہ ہدایت ہے وہی جو اللہ کی ہدایت ہے تا کہ ایک کو
دیا جاوے مثل اُسکے جو تمکو دیا گیا یا کیا حجت کرینگے تم سے تمہارے رب کے
آگے تو کہہ فضل ہے اللہ کے ہاتھہ میں وہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ گنجایش
والا ہے (اپنی مہربانی میں اور) دانا +

اِس آیت کا خطاب اُن یہودیانِ مدینہ کی طرف ہے جو محمد صاحب سے
مخالفت رکھتے تھے اِسمیں سب کی رائے متفق ہے + اِس آیت میں پہلے اُن جھوٹے
عقیدوں کی تکذیب ہے جنہیں یہودیوں نے محمد صاحب اور اُنکے پیرووں کے
دل پر نقش کرنا چاہا تھا یہودیوں کو اپنے طریق کا تعصب تھا سو اُن کا
یہ قاعدہ بندھگیا تھا کہ جو ہمارے مذہب کو مانتے ہیں ہم اُنہیں کو باور کرینگے اور

اور کسیکو نہیں پھیر یہ بھی لکھا ہی کہ اُنہوں نے صرف اپنے ہی نفسوں کو بیخبر رکھکر گمراہ کیا یعنی اپنے جھوٹے عقیدوں سے پس کس بات کی یہاں ملامت ہی محض توریت کی غلط فہمی کی یعنی یہ کہ اُنہوں نے اپنی کتب ربّانی کے معنی خلاف بتائے اور اُسکا مطلب حق ہی پھیر محمد صاحب نے کہا کہ تم لوگوں کی کتاب میں حق کی شہادت ہی سو آیات اللہ سے کسواسطے انکار کرتے ہو یعنی اُس شہادت کو جو تمہاری کتب ربانی میں موجود ہی باوجودیکہ تم اُن کتابوں کی گواہی دیتے ہو کیوں نہیں مانتے ÷

حق چھپانے کے الزام پر ۸ فصل میں سورہ بقر کی آیت ۱۶۱ کے بیان پر رجوع کرنا چاہیئے اور ابن اسحٰق کی عبارت پر جو فصل مذکور میں اقتباس کی گئی ہی وہ لباسِ دروغ جس سے حق کو ملبوس کرنے کا اِس مقام پر یہودیوں کو الزام دیا ہی یہی اُنکا اپنی کتب ربانی کا غلط معنی لگانا تھا کتب ربّانی خود صحیح اور درست تھیں لیکن اُنہوں نے غلطی کی راہ سے یا جان بوجھکر اُسکے معنی اُلٹے لگائے ÷ اِس اتہام کی کہ صبح کے وقت تو یہود محمد صاحب کی نبوت پر ایمان لاتے تھے اور شام کیوقت اُس سے پھر انکار کر جاتے تھے ابن اسحٰق اِس طور پر شرح کرتا ہی ÷ تلبسهم الحق بالباطل و قال عبد الله بن ضيف

وعدی بن زید والحارث بن عوف بعضہم لبعض تعالوانومن
بما انزل علی محمد وصحبہ غدوۃ ونکفر بہ عشیۃ حتی نلبس
علیہم دینہم لعلہم یصنعون لما نصنع فرجعون عن دینہم
فانزل اللہ عز وجل فیہم یا اھل الکتب لم تلبسون الحق بالباطل
وتکتمون الحق وانتم تعلمون الا ایہ

یعنی یہودیوں نے حق کو باطل سے ملبوس کیا شرح اسکی یہ ہے کہ عبداللہ
ابن ضیف اور عدی ابن زید اور حارث ابن عوف ان تین شخصوں نے آپس میں
مشورہ کیا کہ آؤ محمد صاحب اور انکے اصحاب پر جو کچھ نازل ہوا ہے اسپر
صبح کو تو ایمان لاویں اور شام کو پھر اس سے انکار کر جاویں یہاں تک کہ
انہیں کے دین کو انپر ملبوس یعنی مشتبہ کریں شاید وے ایسا ہی کرنے
لگیں جیسا ہم لوگ کرتے ہیں اور اپنے دین سے پھر جاوین تب اللہ عز وجل
نے انکی بہ نسبت یہ آیت نازل کی کہ ای اہل کتاب حق کو جھوٹھ سے کس لئے
ملبوس کرتے ہو اور حق کو کسلئے چھپاتے ہو درحالیکہ تم جانتے ہو +

انکی ان ناشایستہ حرکات اور قرآن پر شبہہ ڈالنے کے حیلے کی استردادمیں
محمد صاحب نے کہا کہ خدا کا فضل و برکت جیسا کہ یہودی لوگ دعوی کرتے تھے

یہودی قوم پر موقوف نہ تھی اور نہ الہام کی نعمت انپر مخصوص ہی بلکہ عام ہی خصوصیت کسی شخص و قوم کی ہرگز نہیں پس خدا کی مرضی یوں تھی کہ اُسنے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ایک کو (یعنی محمد صاحب کو) ویسی ہی (کتاب آسمانی) دی جیسی اُن لوگوں کو دی تھی یعنی مثل یہودیوں کی کتب ربانی کے +

پس یہ آیت یہودیوں کی کتب ربانی پر کسی طرح کی تہمت نہیں لگاتی بلکہ اسکے برعکس بہت ادب اور احترام کے ساتھ صاف اُنکے ربانی اور شروع ہونیکا ذکر کرتی ہی اور خود قرآن کیواسطے یہی دعویٰ کرتی کہ وہ اُنہیں کی مانند ہی پ مثل ما ۲ و تیتم پس جب یہودی مقدس کتاب مثل قرآن کے ہی تو مسلمان لوگ اُسکی تحریم و تکریم خصوصاً جیسا کہ محمد صاحب کرتے تھے کیوں نہیں کرتے اور کسواسطے اپنے پیغمبر کے قدم پر قدم نہیں رکھتے +

فصل ۱۱۱

سورۃ آل عمران ۳ ایت

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ط وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ +

ترجمہ۔ اور اُنمیں ایک فریق ہی کہ زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں کتاب کو تاکہ تم جانو وہ کتاب

میں سے ہی حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہی اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے

ہی حالانکہ وہ خدا کے پاس سے نہیں ہی اور خدا پر جھوٹ جوڑتے ہیں اور وہ جانتے ہیں *

یہاں یہودیانِ مدینہ کو دھوکا دینے کی ملامت ہی اِس طرح سے کہ

اُنہوں نے کچھ اپنے مطلب کے واسطے پڑھا پھر محمد صاحب خواہ اُنکے پیروں

سے کہا کہ یہ خدا کی باتیں ہیں حالانکہ فی الواقع وہ توریت میں سے نہ تھیں

اور اِس مغالطہ دہی کے لئے اُنہوں نے اپنی زبانیں مروڑ کر الٹ دی تھیں

یعنی حیلہ بازی خواہ عبارت ذومعنی کے بولنے سے * ۹۶ فصل میں سورۂ النسا

کی ننیالیسویں آیت کے درمیان بھی یہی عبارت ہی لیا بالسنہم اُس مقام

کے بیان پر رجوع چاہئے * پس اِس آیت کے بموجب یہودی مخالفوں نے

یا تو اپنے جی سے بات بنا کر دغابازی کی آواز سے اُسی خدا کے کلام

کی مانند پیش کیا خواہ اپنے کسی مفسر کی تفسیر یا کسی عالم کی روایت کلام الٰہی

کے ساتھ پڑھتے تھے تاکہ محمد صاحب وغیرہ تفسیر یا روایت کو بھی کلام

الٰہی سمجھیں * خیر جو کچھہ ماجرا ہو خواہ اُن یہودیوں نے روایتیں یا شرحیں

یا اپنے ربانیوں کے نوشتے یا اور کچھہ اسطرح پر پڑھکر کہ جسمیں وہ کتب

ربانی معلوم ہوویں فی الحقیقت مکر و فریب کیا ہو خواہ اسبات سے مبرا
ہوں پر بہر حال خود کتب ربانی میں کسی طرح کی تحریف و تصحیف کرنے
کا آیت مذکورۂ بالا سے ہرگز کچھ اشارہ نہیں نکلتا ✣

بلکہ برعکس اُسکے اِس آیت میں اشارہ ہو کہ ایسے جرم کے ارتکاب کی جرأت
نہ تھی کہ اپنی پاک کتابوں میں دست اندازی کریں البتہ دغابازی کی راہ سے
اپنی ہی باتیں ایسی پڑھتے تھے کہ محمد صاحب سمجھیں کہ وہ توریت کی آیتیں
ہیں یا یہ حیلہ کیا کہ محمد صاحب جانیں کہ وہ توریت ہی سے پڑھتے ہیں
اور اسطرح سے اپنی زبانوں کو اُلٹ کے یعنی فریب سے گفتگو کرکے مسلمانوں
کو اِسبات کا دھوکا دیا چاہتے تھے کہ وہ کلام اللہ ہیں یہ تو اُنہوں نے کیا ہوگا
پر یہ ایک دوسری بات ہو اور خود کلام الٰہی کے نسخوں میں ضرر ڈالنا دوسری
بات اِن دونوں میں آسمان اور زمین کا فرق ہو ✣

غرض اور سب باتوں میں یہودیوں نے چاہے جیسی غفلت اور نادانی
کی ہو لیکن اپنی کتب ربانی کا متن حرف بحرف درست رکھنے میں وہ ہر وقت
اور ہر زمانہ نہایت محترز اور خبردار رہے بلکہ مشہور رہے پس آیت مذکورہ بالا
اِن یہودیوں کی اِس عادت سے بالکل مطابق ہو ✣

فصل ۱۱۲

سُورۃ اٰلِ عمران ۳ آیت

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ⁜

ترجمہ ⁜ آدمزاد کو مناسب نہیں کہ خدا اُسکو کتاب اور حکم اور نبوت دیوے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کے سوا تم میری عبادت کرو لیکن ہو جاؤ تم کامل اِس سبب سے کہ تم کتاب کا علم رکھتے ہو اور اِس سبب سے کہ تم اُسے مطالعہ کرتے ہو ⁜

چاہے جس بات پر یہ آیت دی گئی ہو خواہ یہودیوں سے تعلق رکھتی ہو خواہ عیسائیوں سے یعنی اُس سے صاف نکلتے ہیں کہ وے لوگ اپنی ربانی کتابیں پڑھتے تھے اور اُنکے پڑھنے کی برکت سے ربانی یعنی کامل ہو سکتے تھے پس قرآن کی تجویز سے توریت یا انجیل کی تلاوت کے ذریعے سے کوئی مبتدی کمال ایمان تک پہنچ سکتا ہے یہ ایک بڑی شہادت ہے اور صرف ایسی کتابوں کے حق میں درست ہے جو ربانی ہوں اور بے نقص ہوں جیسے ہیں پس توریت اور انجیل کے نسخے جو شروع اسلام کے وقت یہود اور عیسائیوں کے ہاتھ میں تھے صحیح اور بے خلل تھے علیٰ ہذا القیاس بیضاوی لکھتا ہے

والرّبانی ھوالکامل فی العلم والعمل بما کنتم تعلمون الکتاب

وبما کنتم تدرسون بسبب کونکم معلمین الکتاب

وبسبب کونکم دارسین لہ فان فائدۃ التعلیم والعلم معرفۃ

الحق والخیر للاعتقاد والعمل +

معنی + اور ربانی وہ کہ جو کامل ہو علم و عمل میں اِس سبب سے کہ تم جانتے ہو

اُس کتاب کو اور اِس سبب سے کہ تمنے پڑھا ہی یعنی اِس باعث سے کہ تم

اُس کتاب کے سکھائے ہوئے ہوا ور اِس باعث سے کہ تم نے اُسے

پڑھا ہی کیونکہ بیشک فائدہ تعلیم اور علم کا معرفت حق اور خیر ہی واسطے اعتقاد اور عمل کے

فصل ۱۱۳

سورۃ آل عمران ۳ اٰیۃ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ الخ

ترجمہ + اور (یاد کرو) جب خدا نے نبیوں سے اقرار لیا کہ جو کچھ میں نے

تمکو کتاب اور حکمت دی ہی پھر آسکے بعد آویگا رسول تصدیق کرنیوالا اُس چیز کا یعنی اُن

الہامی نوشتوں کا) جو تمہارے پاس ہیں تو تم ہر آئینہ ایمان لاؤگے اُسپر اور مدد کروگے اُسکی +

اِس آیت کا یہ اظہار ہی کہ خدا نے انبیای سابقین کو یعنی اُنکے تابعین کو حکم دیا تھا کہ جب محمد صاحب کا ظہور ہو تو وے محمد صاحب پر ایمان لاویں اور اُنکی مدد کریں پس اب دیکھنا چاہیے کہ اِس پیشخبری کے حکم میں محمد صاحب کی کسطور پر تعریف کی ہی اُسکی کیفیت یہی ہی کہ ہوگا تصدیق کرنیوالا اُس کتاب کا جو اُنکے پاس ہی غرض کہ بڑا نشان اُن انبیای سابقین کو یعنی اُنکی اُمّت یہودی اور عیسائیوں کو رسول آیندہ کی پہچان کا یہی دیا گیا تھا کہ وہ اُن ربّانی نوشتوں کی تصدیق کریگا جو اُنکے پاس تھے یعنی جو اُسوقت اُنکے پاس موجود تھے + چنانچہ جلال الدین لکھتا ہی مصدق لما معکم من الکتاب والحکمۃ وھو المحمّد + یعنی + تصدیق کرتا ہوا اُسکی جو تمہارے پاس ہی کتاب وحکمت سے اور وہ محمّد ہی +

فصل ۱۱۴

سُورۃ آل عمران ۳ آیت ۸۳

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۶

اِس آیت میں تقریب حرف بحرف وہی الفاظ ہیں جو ۸ فصل کے درمیان
سورہ بقر کی ۱۳۷ آیت میں درج تھے سو اُسپر رجوع ہو *

فصل ۱۱۵

سُورۃ آلِ عمران ۳ آیت ۹۳-۹۴

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ
مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

ترجمہ * سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں بنی اسرائیل کو مگر وہ جو اسرائیل
نے اپنے نفس پر توریت نازل ہونے سے پہلے حرام کر لی تھی تو کہہ لاؤ
توریت اور پڑھو اگر سچے ہو پھر اسکے بعد جو کوئی خدا پر جھوٹھ باندھے تو وہی ظالم *
یہودیانِ مدینہ سے درباب کھانے نہ کھانے بعض قسم گوشت کے جو انکی
شرع میں ممنوع تھا مفسّرین کہتے ہیں کہ شتر کے گوشت حلال ہونے میں
یہودیوں نے تکرار کی تو محمد صاحب نے اپنے اِس قول کی تقویت میں کہ
اونٹ کا گوشت حلال ہے یہودیوں مباحثہ کیا کہ بعض اقسام کا گوشت توریت میں

تو منع تھا پر توریت سے پیشتر کچھہ ممانعت نہ تھی ✦ قبل اُسکے کہ موسیٰ نے شرع
دی کبھی کسی گوشت کے کھانے کا امتناع نہ تھا بجز اُسکے جو یعقوب نے اپنے
دل سے اپنے اوپر حرام ٹھہرالیا تھا اور جسکو اس سبب سے اسرائیلیوں نے
کھانا متروک کیا چنانچہ اُسکا احوال پیدایش کی کتاب کے بتیسویں باب کی
بتیسویں آیت میں مرقوم ہی پس محمد صاحب کہتے ہیں کہ ابراہیم کے وقت
میں گوشت حرام نہیں تھا اور مذہب ابراہیمی یعنی مذہب حنفی میں جسکا میں مقتدی
ہوں گوشت کی ممانعت نہیں ہی بعد ازیں اپنی دلیل ثابت کرنیکو وہ مضمون آیت
کا لکھا ہی جس میں خدا محمد صاحب کو یہودیوں سے یہ بات کہنے کے لئے
حکم دیتا ہی کہ اگر تم سچے ہو تو یہاں لاؤ توریت اور اُسکو پڑھو تا کہ ثابت ہو جاوے
کہ میں اِس بات میں حق کہتا ہوں یا خلاف اُسکے پس یہاں توریت کے نسخوں
پر صاف حوالہ کیا گیا جو عام یہودیوں کے درمیان مستعمل تھے اور توریت پر اِسطرح
حوالہ کیا کہ وہ حکم ناطق کریگا اور مباحثے کا تصفیہ قطعی ہو جاویگا کیونکہ لکھتا ہی کہ
جو کوئی اُسکے بعد جھوٹھہ باندھیگا پس وہی ظالم ٹھہریگا ✦

الغرض یہ آسی توریت پر رفع تکرار کے واسطے اِسجگہہ حوالہ دیا گیا جو یہودیان
مدینہ کے ہاتھہ میں تھی اور سب یہودیوں کے ہاتھہ میں جو عربستان کے اطراف

اور جوانب میں تھے چنانچہ سبھوں کے پاس ایک ہی توریت مستعمل تھی اور ہوتی چلی آتی ہی یہ وہی توریت ہی جسپر محمد صاحب نے مباحثے کے رفع کے واسطے حصر کیا اور اُسکو ایسا گواہ قطعی پیش کر دیا کہ جسکا کسیطرح سے شبہہ نہیں ہوسکتا*

فصل ۱۱۶

سورۃ آل عمران ۳ آیت ۹۸-۹۹

قل یاھل الکتاب لم تکفرون بایت اللہ واللہ شھید علی ما تعملون قل یاھل الکتب لم تصدون عن سبیل اللہ من امن تبغونھا عوجا وانتم شھداء

ترجمہ * تو کہہ ای اہل کتاب تم کیوں منکر ہوتے ہو اللہ کی آیات سے اور اللہ اُسکا گواہ ہی جو تم کرتے ہو تو کہہ ای اہل کتاب کیوں روکتے ہو خدا کی راہ سے ایمان والے کو کہ تم چاہتے ہو اُسے ٹیڑھا کرنا حالانکہ تم گواہ ہو *

جلال الدین لکھتا ہی وانتم شھداء علمون بان الدین المرضی ھو القیم دین الاسلام کما فی کتابکم * معنی * درحالیکہ تم شاہد ہو یعنی جانتے ہو کہ خدا کا پسندیدہ مذہب راست مذہب ہی (یعنی) دین اسلام جیسا کہ تمہاری کتاب میں ہی *

ایک طرح پر اس آیت سے بھی اشارہ اُن پاک نوشتوں کی طرف نکلتا ہی
جو حکم شرع رکھتے تھے اور یہودیوں کے پاس موجود تھے +

فصل ۱۱۷

سورۃ آل عمران ۳ آیت ۱۱۳-۱۱۴

لَیْسُوا سَوَاءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ
اٰنَاءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ
وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ +

ترجمہ + وہ سب برابر نہیں ہیں کتاب والوں میں سے ایک فرقہ سیدھا ہی
پڑھتے ہیں خدا کی آیتوں کو رات کے وقت اور جھکتے ہیں سجدے میں یقین
لاتے ہیں اللہ پر اور روز قیامت پر اور حکم کرتے ہیں اچھی بات کا اور منع
کرتے ہیں ناپسند کو اور دوڑتے ہیں نیک کاموں میں اور وہ لوگ صالح ہیں +

یہ مضمون اُس مقام کے بعد ہی جسمیں یہودیوں کو اپنے رسولوں کی قتل
و سرکشی وغیرہ کی سخت ملامت ہی اور اُسکے مضمون سے یہ پایا جاتا ہی کہ
محمد صاحب کے وقت میں بھی ایسے نیک اور صادق اور دیانت دار یہودی

تھے جو اپنی کتب ربانی برابر پڑھا کرتے تھے اور اللہ کی عبادت میں سجدہ

اور دعا کرتے تھے *

پس چاہے ان یہودیوں نے دین اسلام قبول کیا چاہے نہ کیا یہ ہرگز

ممکن نہیں کہ انہیں لوگوں میں کسی نے یہودی کتب ربانی میں کچھ خلل یا کسی

طرح کی دست اندازی کی ہو یا خاموش رہکر دوسروں کو کرنے دی ہو کیونکہ توریت

کا تلاوت کرنا بعض مقام پر تاکید سے انپر واجب ٹھہرایا گیا ہے اور اسمیں محمد صاحب

نے دعوی کیا کہ ہماری نبوت کی بہتیری دلیلیں ہیں *

فصل ۱۱۸

سورۃ آل عمران ۳ آیہ ۱۱۹

هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ الخ

ترجمہ * دیکھو تم وہ لوگ ہو جو انکو (یعنی یہودیوں کو) پیار کرتے ہو پر وہ تمکو

پیار نہیں کرتے اور تم ساری کتاب مانتے ہو *

جلال الدین تفسیر کرتا ہے بالکتب کلہ ای بالکتب کلھا

معنی * ساری کتاب یعنی تمام کتابیں (یعنی جملہ ربانی کتابیں) اور بیضاوی

تفسیر کرتا ہے بجنس الکتب کلہ والمعنی انہم لا یحبونکم والحال انکم

تومنون بکتبہم * یعنی * جنس کتاب (یعنی) کل کتابیں اور معنی اُسکے یہ ہیں کہ وہ لوگ (یعنی یہودی) تمسے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم اُنکی کتاب پر اعتقاد رکھتے ہو *

پس محمد صاحب اور سب مسلمان اسلام کے شروع میں اُن سب نوشتوں پر جو توریت میں مشتمل تھے ایمان لائے جو کتابیں موسیٰ کی اور زبور اور نبیوں وغیرہ کی یہودی لوگ ربانی جانتے تھے سو محمد صاحب بھی اُنہیں اُسی نہج پر ربّانی جانتے تھے اُنکے نسخوں میں کوئی کسی طرح کا شک نہ تھا جو کتابیں معصر یہودیوں کے ہاتھ میں موجود تھیں اور جنکو وہ اپنے عبادتخانوں وغیرہ میں ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اُنکو محمد صاحب نے تسلیم کیا کیونکہ یہاں مقام استعجاب لکھا ہے کہ وہ لوگ تمکو نہیں چاہتے حالانکہ تم اُنکی کتابوں کو مانتے ہو *

فصل ۱۱۹

سورۂ آلِ عمران ۳ آیت ۱۸۴-۱۸۵

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ

رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ +

ترجمہ + وہ جو کہتے ہیں کہ خدا نے ہمارے ساتھ عہد کیا ہے کہ ہم ایمان

نہ لاویں کسی رسول پر جبتک وہ نہ لاوے ہمارے پاس قربانی جسکو کھا جاوے

آگ تو کہہ بالتحقیق تمہارے پاس آچکے کتنے رسول مجھ سے پہلے صاف

نشانیاں لیکر اور اُسے بھی جو تم نے کہا پس اُنکو تم نے کیوں مار ڈالا اگر تم

سچے ہو اور اگر وے تجھکو جھٹلاویں تو بالتحقیق تجھ سے پیشتر جھٹلائے گئے

کتنے رسول جو لائے تھے صاف نشانیاں اور نوشتے اور کتاب روشن کرنیوالی +

یہ کتب ربّانی جنکی اسقدر تعریف لکھی ہے وہی یہودی اور عیسائی کتب ربّانی

ہیں جنکو بیبل کہتے ہیں +

چنانچہ جلال الدین لکھتا ہے المنیر الواضح ھو التورٰتہ والانجیل

معنی + (منیر معنی) واضح کہ وہ توریت وانجیل ہے +

فصل ۱۲

سُورۃ آل عمران ۳ آیت ۱۸۷

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

ترجمہ + اور جب خدا نے اقرار لیا اُن لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ اسکو بیان کریں بنی آدم سے اور نہ چھپاویں پس اُنہوں نے پھینک دیا وہ (اقرار) اپنی پیٹھ کے پیچھے اور بیچ دیا اُسے تھوڑے مول پر اور بُرا ہی وہ جو اُنہوں نے خریدا تو ہرگز نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہیں اپنے بغیر کئے پر تو ہرگز نہ سمجھ کہ وہ بچ جاوینگے عذاب سے اور اُنکے واسطے دردناک عذاب ہی +

یہاں تکرار کا خلاصہ ہی جو محمد صاحب اور یہودیوں کے درمیان تھا اُنہوں نے محمد صاحب کی نبوت تسلیم نہیں کی اور اُنکے دعوی کا انکار کیا اور کہا کہ ہماری کتاب میں کوئی ایسی خبر نہیں ہی جو اسلام کا یا دین حنفی کا اشارہ کرتی ہو پس یہ وہی الزام ہی جو محمد صاحب بار بار یہودیوں پر کرتے ہیں کہ ان خبروں کو اُلٹی بیان کرکے چھپا دیں اور اِس طرح سے حق بات کو تھوڑے ہی فائدے کے لئے بیچا یعنی اپنے مذہبی ... کی محبت اور اپنے بھائی برادری کی صحبت

کے فائدے کے لئے حق کا انکار کیا اور اسلام کی شہادت سے باز رہکر
گویا اُسے چھپا دیا *

فصل ۱۲۱

سورۂ آل عمران ۳ آیت ۱۹۹

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خَاشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ *

ترجمہ * اور بالتحقیق کتاب والوں میں سے بعض ہیں جو خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اُسپر جو اُترا تمہارے واسطے اور اُسپر جو اُترا اُنکے واسطے عاجزی کرتے ہوئے اللہ کے آگے نہیں بیچتے اللہ کی آیتوں کو تھوڑے مول پر اور یہ وہ ہیں جنکے واسطے اجر ہی اُنکے رب کے یہاں بیشک اللہ حساب لینے میں شتاب ہی *

بیضاوی تفسیر کرتا ہی وما انزل الیہم من الکتبین * یعنی * جو کچھہ کہ اُنپر اُترا یعنی دونوں کتابوں سے اور جلال الدین تفسیر کرتا ہی ای التورٰۃ والانجیل اور پھر وہی جلال الدین یہہ بھی تفسیر کرتا ہی لا یشترون بآیات اللہ

التی ھی عندھم فی التوریٰۃ والانجیل من بغت النبی ثمنا قلیلا
من الدنیا بان یکتمونہا خوفا علی الریاسۃ کفعل غیرہم من الیہود

معنی ٭ وے آیات اللہ کو نہیں بیچتے یعنی جو کچھ کہ نبی کی کیفیت انکے پاس
توریت وانجیل میں موجود ہی تھوڑی قیمت پر (یعنی) دنیا کے فائدے پر
کیونکہ ریاست کے خوف سے اسکو (یعنی اپنی کتب مقدس کے مطلب کو)
چھپا دیا تھا جیسا اور یہودیوں نے بھی کیا ٭

پوشیدہ نہ رہے کہ یہ نیک بخت یہود اور عیسائی قرآن کے سوائے
توریت اور انجیل کی تعلیم پر ثابت قدم رہنے کا دعوی کرتے تھے اس
آیت سے صاف واضح ہی کہ اُنہوں نے تو اپنی کتب مقدس کے معنی غلط
نہیں لگائے اور نہ اُلٹے پھیرے دوسرے یہودیوں نے جو غفلت اور
غلط فہمی کی ہو تو کی ہو مگر ان صادق دل اور دیانت دار لوگوں نے
سب صورت سے احتیاط اور خبر گیری کی تا کہ کلام الہی ہر طرح کے نقص
اور خلل سے محفوظ رہے بیشک اُنہوں نے نہ صرف قرآن کی بلکہ توریت
وانجیل کی بھی یعنی اپنی موروثی کتابوں کے نسخوں کو پاک اور سلیم و کاست رکھا
تاکہ وہ نسخے اُنکی اولاد کے پاس پشت در پشت قائم رہیں پس اگر یہودیوں نے

جیسا کہ بعض نادان لوگ دعوی کرتے ہیں کسی طرح کی دست اندازی اپنی کتابوں
پر کی ہو تو وہ نسخے کہاں ہیں جنکو صادق اور دیانت دار اہل کتاب مذکورہ
آیت بالا نے محفوظ رکھا ✤

فصل ۱۲۲

سُورَۃ المائدۃ ۵ آیۃ ۱۳ سے ۱۶ تک

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ
عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ
مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا
مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ
تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ الخ

ترجمہ ✤ پس اُنکے عہد توڑنے کے سبب ہمنے اُنکو لعنت کی اور اُنکے
دل سخت کردیئے وے بدلتے ہیں کلام کو اُسکی جگہہ پر اور بھول گئے

ایک حصہ اُس نصیحت سے جو اُنکو کی تھی اور تو ہمیشہ خبر پاتا رہیگا اُنکی دغا کی

سوا تھوڑے سے لوگوں کے اُنمیں سے ✣ سو معاف کر اُنکو اور درگذر کر اُنسے

اللہ چاہتا ہی نیکی والوں کو اور وہ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاری ہیں اُنسے ہمنے عہد

لیا پھر بھول گئے ایک حصہ اُس نصیحت کا جو اُنکو کی تھی پس ہمنے ڈال دی اُنکے

درمیان دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آخر آگاہ کریگا اُنہیں اُن کاموں سے

جو وے کرتے تھے ای کتاب والو بیشک ہمارا رسول تمہارے پاس آیا ہی

وہ بیان کریگا تمکو بہت باتیں جو چھپاتے ہو کتاب کی اور معاف کریگا بہت کو ✣

یہاں بھی ٹھیک وہی الزام دیا گیا ہی جو ۹۶ فصل میں سورۃ النساء کی تینتالیسویں آیت میں مذکور ہوا یعنی یہ کہ اُنہوں نے لفظوں کو اپنی جگہہ سے بے جگہہ کر دیا ✣

اول تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا اِس مقام پر اور کیا دوسرے مقاموں پر اس الزام کا انحصار خاص یہودیوں ہی پر کیا ہی عیسائیوں کی بہ نسبت ایسے الزام کا کہیں کچھہ اشارہ بھی نہیں پایا جاتا یہ الزام البتہ عیسائیوں پر باندھا گیا ہی کہ جو اُنہیں نصیحت کی گئی تھی اُسکا ایک حصہ بھول گئے اِسمیں کچھہ مقام اعتراض نہیں ہم بے تامل تسلیم کرتے ہیں کہ نہ صرف اُس زمانے میں بلکہ ہر زمانے میں

ایسے عیسائی بہت ہیں جو انجیل کی تعلیم مقدس سے کچھہ فروگذاشت کرتے ہیں
پر یہ بات صرف عیسوی مذہب پر منحصر نہیں ہے اگر ہم چاہیں تو ٹھیک اسی طرح
پر زمانہ حال کے بہتیرے مسلمانوں کو جو تعزیے بناتے ہیں اور پیروں زندوں
کی منتیں مانا کرتے ہیں کہہ سکتے ہیں کہ جو اُنہیں نصیحت کی گئی تھی اُسکا
ایک حصہ بھول گئے +

قطع نظر اِس سے واضح ہو کہ عیسائیوں کی یہ نسبت لفظوں کو جگہہ سے
بے جگہہ کرنے کا خواہ اپنی کتب ربانی کے معنی غلط لگانے اور اُنکے مطلب
میں اُلٹ پھیر کرنیکا نہ اِسی مقام پر کچھہ الزام لکھا ہے اور نہ اِسکا کسی دوسرے
مقام پر قرآن میں کچھہ ذکر ہے اِسواسطے جس غرض سے کہ ہم بالفعل اِس کتاب کو
لکھتے ہیں اُسمیں یہودیوں کی ایسے الزاموں سے صفائی کرنے کی ہمیں
چنداں ضرورت نہیں کیونکہ یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہودیوں کی بالکل کتب ربانی
عیسائیوں کے پاس بھی اوایل زمانے سے موجود چلی آتی ہیں چنانچہ اہل انجیل توریت کو
مثل انجیل کے مانتے ہیں اور اسیطرح اُسکو بھی اپنے عبادت خانوں میں ہمیشہ پڑہا کرتے
ہیں اگر یہودیوں نے اپنی پاک کتابوں میں تحریف و تصحیف بھی کی ہوتی تو یہ بات
اُن نسخوں میں جو عیسائیوں نے ساری دنیا میں محفوظ رکھے کسیطرح نہیں ہو سکتی تھی +

یہو دیوں پر اس باب میں الزام جو چاہے سو کرے لیکن قرآن میں
عیسائی قوم ایسے الزام سے محض پاک اور صاف ہی پس توریت او زبور اور
نبیوں کے نوشتے یعنی تمام یہودی مقدس کتاب جو عیسائیوں کے درمیان
مستعمل ہی اور اوائل سے چلی آتی ہی اُسکا ماننا ہر صورت سے مسلمانوں پر واجب
ہی اور انجیل کے باب میں تو سب پر روشن ہی کہ یہودیوں کا اُسپر کبھی دخل نتھا
پس معنی غلط لگانا یا مطلب کا پھیرنا یا لفظوں کو جگہہ سے بے جگہہ لیجانا
جو کچھہ ہو انجیل کے نسخوں سے مطلق علاقہ نہیں رکھہ سکتا +

الغرض توریت و انجیل دونوں پاک ربانی کتابیں جسطور پر کہ زمانہ محمد صاحب
میں عیسائیوں کے پاس موجود تھیں اُن الزاموں سے جو اہل اسلام اُن کتب ربانی
پر کہ یہودیوں کے پاس موجود تھیں لگایا کرتے ہیں من جمیع الوجوہ بری اور صاف
ہیں یہ بات خود مسلمانوں کے دعوی اور قرآن کی عبارت سے صحیح نکلتی ہی +

دوسرے ہم یہہ کہتے ہیں کہ مدینے کے یہودیوں پر بھی اس آیت میں جو کچھہ
الزام دیا گیا ہی اُس سے یہ بات نہیں نکلتی کہ اُنھوں نے اپنی کتب ربانی میں کچھہ
دست اندازی یا تصحیف کی ہو + ہم ابھی ۹۶ فصل میں سورۃ النسا کی تینتالیسویں
آیت کے درمیان ٹھیک وہی عبارت لکھہ آئے کہ اُنھوں نے لفظ کو اُسکی جگہہ سے

بے جگھہ کر دیا اور اُسکے معنی کی آیت مذکور میں تصریح کی گئی یعنی یہ کہ بعض مقامات
کا بیان اور تفسیر اُسکے ماقبل اور مابعد کی آیات کے لحاظ سے نہیں کی بلکہ برخلاف
اُسکے اور یہ کہ توریت کے جملے اور فقرے جدا جدا بے ربط پیش کیا کرتے
تھے تا کہ معنی بگڑ جاویں اور الفاظ ذو معنی اور عبارت موہوم زبان پر لاتے تھے
تا کہ محمد صاحب کی بیعزتی ہو چنانچہ آیت مذکور میں اُسکی مثالیں بھی لکھی ہیں
جیسے اسمع غیر مسمع وغیرہ ✣

پس یہاں بھی وہی مطلب ہے کتاب میں دست اندازی کرنے کا ذکر بھی
نہیں اور نہ اشارہ ایسے کام کا ہے غرض اس مقام سے یہ الزام کسی صورت سے
نہیں نکلتا اور نہ کسی اور جگھہ میں ہے بلکہ اِسکے برعکس جہاں جہاں قرآن میں
کتب ربانی کا نام آیا ہے سب جگھہ کی عبارت اور طریقہ ذکر سے اُن کتابوں کا
جو کہ وے اُسوقت یہودیوں کے پاس موجود تھیں اصلی اور مشروع اور صحیح
اور ربانی ہونا ثابت ہے ✣

پھر اِس مقام میں لکھا ہے کہ یہودی لوگ جو اُنہیں نصیحت کی گئی تھی اُسکا
ایک حصہ بھول گئے تھے اِسواسطے محمد صاحب آیت کے آخر میں کہتے ہیں کہ
میں اِسلئے آیا ہوں کہ جس بات کو تمنے فراموش کیا اور بھول گئے بہت سا

اُس میں سے ظاہر کروں یعنی بہت سے عقاید و احکام و تعلیم جو تمنے فروگذاشت کئے خواہ ظاہر نہ کرکے چھپا دیا اُنہیں مشہور کروں اور بہت سی باتوں سے درگذر کروں یعنی یہودیوں کی بہت سی ریت رسم منسوخ کروں *

فصل ۱۲۳

سورۃ المائدۃ ۵ ایت ۴۱

یا ایها الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا امنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم ومن الذین هادوا سماعون للکذب سماعون لقوم اخرین لم یاتوک یحرفون الکلم من بعد مواضعه یقولون ان اوتیتم هذا فخذوه و ان لم تؤتوه فاحذروا

ترجمہ * ای رسول تو غم نکھا اُنپر جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں اُن میں سے وہ لوگ ہیں جو صرف مُنہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہیں حال آنکہ اُنکے دل ایمان نہیں لاتے اور یہودیوں میں سے بعضے جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ کیلئے اور جاسوسی کرتے ہیں دوسری جماعت کیلئے جو تجھ تک نہیں آئے بے اسلوب کرتے ہیں باتکو اُسکے ٹھکانے سے کہتے ہیں اگر تمکو یہ بات دیجاوے تو لو اور اگر نہ دیجاوے تو بچتے رہو *

اس آیت میں یہود یان مدینہ کو منافقین کے ساتھ شمار کیا ہی اور اُنہیں اِس بات
کا الزام دیا ہی کہ وہ جاسوسی کرکے لوگوں کو جھوٹ کی طرف ہدایت کرتے تھے اور
محمد صاحب کے کلام کو کچھہ کا کچھہ بیان کرتے تھے اور وہی الزام دیا ہی کہ جو
سابق بیان ہو چکا یعنی کلاموں کو اپنے ٹھکانے سے بے ہاوب کر دیتے تھے
بلکہ اس مقام پر ٹھکانے کا فقرہ بے ٹھکانے پیش کرنا بہت صاف لکھدیا ہی
اِس عبارت سے یحرفون الکلم من بعد مواضعہ یعنی لفظ یا فقرے
کو اُسکے ٹھکانے سے جدا کرکے بیان کرتے تھے ✤ اور مراد اُس سے
یہہ ہی کہ یا تو وہ کسی جملہ کو اُسکے موقع سے جدا کرکے اِسطرح پر پڑھتے تھے کہ
جس میں اُسکے معنی بدل جاویں یا اُسے کسی دوسرے جملے سے اِس
ڈھب ملاکر بیان کر دیتے تھے کہ جس میں دونوں کے معنی بگڑ جاویں یہہ اوندھی
عقل والے اپنے آدمیوں سے کہتے تھے کہ تم بیشک محمد صاحب کے
پاس جاؤ اگر تم اُنکی تعلیم وتلقین میں یہی باتیں پاؤ یعنی وہ جدا جدا
اور بے ٹھکانے فقرے جنکے معنی اُلٹے نکلتے تھے اور اگر محمد صاحب
کی باتیں اُنکے مطابق ہوں تو اُنہیں قبول کرو ورنہ اُس سے حذر کرو ✤

اسبات ہیں سورۃ النسا کی فصل ۹۶ پر رجوع کرو جہاں یحرّفون الکلم من مواضعہ کا بیان ہو چکا ؛

فصل ۱۲۴

سورۃ المائدۃ ۴۵ آیت

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ

هدًى وّنور وّمصدقًا لّما بين يديه من التورىة وهدًى
وّموعظة لّلمتّقين وليحكم اهل الانجيل بمآ انزل الله فيه
ومن لّم يحكم بمآ انزل الله فاولٓئك هم الفاسقون وانزلنآ
اليك الكتب بالحق مصدقًا لّما بين يديه من الكتب ومهيمنًا
عليه فاحكم بينهم بمآ انزل الله ولا تتّبع اهوآءهم عمّا جآءك
من الحق لكلٍّ جعلنا منكم شرعة وّمنهاجًا وّلو شآء الله لجعلكم
امّة وّاحدة وّلكن لّيبلوكم فيمآ اتٰكم +

ترجمہ + اور کس طرح تجھکو اپنا حاکم بناوینگے حالانکہ انکے پاس توریت ہی
جسمیں اللہ کا حکم ہی تب اسکے بعد وہ پھر جاوینگے اور وہ ایمان لانیوالے
ہنیں ہیں بالتحقیق ہمنے اتاری توریت اسمیں ہدایت اور روشنی ہی اسکے بموجب
حکم کرتے تھے پیغمبر جو اپنے تئیں خدا کو سونپتے تھے یہود کو اور عالم اور احبار
(ایسا ہی کرتے تھے) اسواسطے کہ نگہبان ٹھہرائے تھے اللہ کی کتاب پر
اور اسکے گواہ تھے پس تم نہ ڈرو آدمیوں سے پر مجھسے ڈرو اور مت بیچو میری
آیتوں کو تھوڑے مول پر اور جو کوئی حکم نہ کرے بموجب اللہ کے اتارے کے
تو وہی ہی کافر + اور لکھدیا ہمنے انپر اس (کتاب) میں کہ جی کے بدلے

جی اور آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے
کان اور دانت کے بدلے دانت اور مجروحی کے لئے قصاص اور جسنے بخش دیا
تو اُس کے واسطے وہ کفارہ ہوا اور جس کسی نے حکم نہ کیا موجب اُتارے ہوئے
اللہ کے تو وہی ہیں ظالم + اور پیچھے سے ہمنے بھیجا اُنہیں کے قدموں پر عیسی
مریم کا بیٹا تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اُسکے آگے سے تھی اور اُسکو ہمنے
دی انجیل جسمیں ہدایت اور روشنی ہی اور تصدیق کرتی ہی توریت کی جو اُسکے آگے
تھی اور ہدایت اور نصیحت ہی پرہیز گاروں کے لئے اور اِسواسطے کہ اہل
انجیل اُسکے موجب حکم کریں جو خدا نے اُسمیں نازل کیا اور جو کوئی حکم
نہ کرے اللہ کے اُتارے پر تو وہی ہیں فاسق + اور تجھپر ہمنے اُتاری کتاب
حق سے تصدیق کرتی ہوئی کتاب کو جو اُسکے پہلے ہی اور اُسکی حافظ پس
تو حکم کر اُنکے درمیان اُسکے موجب جو خدا نے اُتارا اور اُنکے اہوا پر مت چل
اُس حق کی بات کو چھوڑ کر جو تیرے پاس آئی + ہر ایک کو تم میں سے
دی ہمنے ایک شرع اور راہ اور اللہ چاہتا تو تمکو ایک دین پر کرتا لیکن اُسنے
ایسا نہ کیا تمکو آزمانے کے لئے اپنے دیئے ہوئے حکم میں +
اس آیت سے جیسا کہ چاہئیے ثابت اور ہویدا ہی کہ جو کتب ربانی

محمد صاحب کے وقت میں یہود و نصاریٰ کے درمیان جاری تھیں عندھم قرآن کے
اظہار سے خود اللہ تعالیٰ کے یہاں سے نازل ہوئی تھیں انزلنا اور اللہ کی
دی ہوئی تھیں اتینا اور اُسوقت اصلی وضع پر تھیں اور معتبر تھیں اور بے حجت
و تکرار حکم شرع کبھی تھیں یہانتک کہ امورات مشتبہ کے انفصال کے لئے
اُنہیں پر رجوع چاہیے تھی توریت اور انجیل دونوں کے واسطے عبارت یکساں
لکھی ہے اور دونوں کے واسطے درج ہے کہ جو لوگ اُسکے بموجب جو اللہ نے نازل کیا
حکم نہیں دیتے وے کافر ہیں وے ظالم ہیں وے فاسق ہیں تین مرتبہ
اِسبات کو مکرر لکھا تاکہ اُسکا عمدہ مطلب سبھوں پر ظاہر ہو اور سبھونکو اچھی طرح انتباہ
اور عبرت ہو جاوے جن کتب ربانی کو قرآن کے درمیان ایسا حکماً حق و ناحق کا محک
اور کسوٹی ٹھہرایا ہے اُنہیں قرآن کے بیان سے خواہ مخواہ اصل و صحیح اور بلا نقصان
و تصحیف سمجھا چاہئیے اسمیں کسیطرح کا شک نہیں ہو سکتا۔ جو مسلمان کہ راستباز اور
صاف دل ہیں بسہولت اپنا اطمینان کر سکتے ہیں کہ ٹھیک وہی توریت اور انجیل
اب بھی یہود و نصاریٰ کے درمیان رائج و جاری ہیں جو شروع اسلام کے عہد میں
اُنکے درمیان رائج و جاری تھیں اور یہہ کام اُنپر نہایت واجب اور لازم ہے کہ جسطرح
ممکن ہو جد و جہد کر کے اُسکا اطمینان حاصل کریں اور بسہولت اِسبات کی وجہہ

ثبوت میسر ہو سکتی ہی کیونکہ صدہا نسخے اور ترجمے اور شرحیں اور انتخاب اور اقتباس وغیرہ جو زمانہ محمد صاحب سے پیشتر کے بھی لکھے ہوئے موجود ہیں اُنمیں کتب مقدس کی صحت کی ہزارہا دلیلیں ایسے متلاشی کو بلا دقت و بلا اشکال دستیاب ہو سکتی ہیں پس جبکہ ہم اُس سے ہانک پکار کر قرآن کی عبارت میں توریت اور انجیل کیطرف اشارہ کرکے کہتے ہیں کہ اُسکے بموجب جو اللہ نے نازل کیا حکم کر تو اُسکو خبردار رہنا چاہئے کہ کہیں اُس سے خدا کی نافرمانی نہ ہو جاوے اور یہود و نصاریٰ کی کتب ربانی سے انکار کرنے میں اور اُنکے ناچیز و حقیر سمجھنے میں اور اُنکے مضامین پاک و مبارک کے برعکس کفر بکنے میں کہیں خدا کی عدول حکمی کی سزا اُسپر نہ آجاوے اور اُس کتب ربانی کے بموجب جو اللہ نے نازل کی حکم نہ دینے سے اور اُس سے منکر ہونے سے اِس آیت کا وعدہ اُسکے حق میں درست نہ ہو جاوے اور وہ الکافر اور الظالم اور الفاسق کا بدلا نپاوے ❊

قرآن جیسا اور مقاموں پر ویسا یہاں بھی یہود و نصاریٰ کی کتب ربانی کا تصدیق کرنیوالا لکھا ہی بلکہ اُنکا مہیمن یعنی اُنکا شاہد خواہ محافظ ٹھہرایا ہی ❊ چنانچہ بیضاوی لکھتا ہی ومهيمنا عليه ورقيبا على سائر الكتب يحفظه عن التغير ويشهد لها بالصحة والثبات ❊

معنی ٭ اور اُسپر مھیمن یعنی محافظ کل کتب (ربّانی) کا جو محفوظ رکھنا ہی اُنکو تغیر سے اور شہادت دیتا ہی اُنکی صحت اور ثبات پر ٭ پس اب بتلاؤ کہ وہ کتابیں جنکی حفاظت اور شہادت اور ثبات اور صحت کا اِس آیت مین تذکرہ ہی اگر یہی کتب ربّانی نہیں ہیں جنکو ہم لوگ فی زماننا زمانہ محمد صاحب کے یہود و نصاریٰ کی مانند اپنے پاس موجود رکھتے ہیں اور اپنے کلیسا اور اپنے مکانوں میں پڑھا کرتے ہیں اور زمانہ محمد صاحب اور اُسکے پیشتر صدہا سال سے برابر پڑھتے چلے آئے ہیں تو پھر اور وہ کتابیں کہاں ہیں کیونکہ اِس آیت کی عبارت سے اُنکو محفوظ سمجھنا چاہئیے ٭ مخفی نہو کہ توریت کو پھر اِس آیت میں کتاب اللہ کے نام سے لکھا ہی ٭

فصل ۱۲۵

سُورۃ المائدۃ ۵ آیت ۶۸

قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ٭

ترجمہ ٭ تو کہہ ای کتاب والو کیا ہم سے کسی اور سبب کے لئے آزردہ دل ہو سوا اِسکے کہ ہم یقین لائے اللہ پر اور اُسپر جو ہمکو اُترا اور اُسپر جو اُترا پیشتر سے لیکن تم میں سے اکثر فاسق ہیں ٭

پیغمبر اسلام اور اُنکے مقتدی اُن کتب ربانی پر جو قبل از قرآن نازل ہوئیں ایمان لائے پس اب پیغمبر اسلام کے سچے پیرو ہونیکا کوئی بھی دعوی نہیں کر سکتا تاوقتیکہ وہ بھی اپنے پیغمبر کی اتباع کر کے اُس پر جو قبل (از قرآن) نازل ہوا ایمان نہ لاوے +

فصل ۱۲۶

سورۃ المائدۃ ۵ آیۃ

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ

ترجمہ + اور اگر کتاب والے ایمان لاویں اور ڈریں خدا سے ہم اُتار دیویں اُنکی برائیاں اور انکو داخل کرینگے نعمت کے باغوں میں اور اگر وہ قائم کریں توریت اور انجیل کو اور جو اترا اُنکو اُنکے رب کی طرف سے تو کھاویں اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کچھ لوگ اُنمیں سے سیدھے ہیں لیکن بہتوں کے اعمال بد ہیں +

غور کرو کہ یہاں بھی اور مقاموں کی مانند یہود و نصاریٰ پر مثل قرآن کے توریت و انجیل کو بھی قائم کرنا یعنی خبرداری و احتیاط سے اُسکے حکموں کی پیروی کی تاکید ہے اور اُن یہود و نصاریٰ کو جو اِسطرح سے توریت اور انجیل اور قرآن کے حکموں پر قائم رہینگے اِس آیت میں اچھی سی اچھی رحمتیں یعنی جنات نعیم اور عفو گناہ اور نیچے اور اوپر دونوں طرف سے برکتیں موعود کی ہیں اور کتنوں ہی کو اُن یہود و نصاریٰ میں سے اُمّۃ مقتصدۃ یعنی سیدھا اور راستباز لکھا ہے پس کیا وہ یہود و نصاریٰ اپنے پیغمبر کے لکھنے بموجب سیدھے اور راستبازوں کی طرح اُن کتب ربانی کو جن پر قائم رہنے سے اُنہیں اسقدر اعلیٰ درجہ اور مرتبہ ملنا تھا بلا نقصان و تصحیف محفوظ نرکھتے اور اُنکے نسخوں کو اپنی اولاد کو نہ دیتے تاکہ اُنکی نسل میں پشت در پشت اُنکی نصیحت اور برکت کے لئے موجود رہیں توریت اور انجیل کو قائم رکھنا اور اُنکے حکموں پر چلنا یہاں یہ حکم صاف او صریح ہے پس یا تو وہ مومنین جنپر یہ فرض کیا گیا اور یہاں نیک و راست لکھے ہیں اِس حکم کو بجا نہ لائے اور جو بجا لائے تو یہود او عیسائیوں کے توریت اور انجیل کے سوا وہ توریت اور انجیل کہاں ہے پیغمبر اسلام کس احترام و تکریم سے

توریت اور انجیل کے حق میں کہتے ہیں جب اپنے پیرو یہود و نصاری کو
تاکید سے حکم کیا کہ اُن مبارک کتابوں کو قائم کریں اور قائم کرنیکے لیے اتنے
بڑے اجر کا وعدہ کیا تو اُنکے عمدہ مطالب پر بخوبی شہادت دیتے ہیں افسوس
کہ اب اِس زمانے کے بہتیرے مسلمان اپنے پیغمبر کے برخلاف جہالت
کی راہ سے اِن پاک کتابوں کی بہ نسبت گفتگو کرتے ہیں ÷

فصل ۱۲۷

سورۃ المائدہ ۷۲ آیت

قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ترجمہ ÷ تو کہہ ای اہل کتاب تم کسی چیز پر قائم نہیں جب تک کہ نہ مانو
توریت اور انجیل کو اور جو تمکو اُترا تمہارے رب سے ÷

چاہے اِس آیت میں یہودیونکی طرف خطاب ہو جیسے ابن اسحق کی سیرت
میں روایت ہی چاہے عموماً یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف ہو دونوں صورت
میں یہ آیت اسباب میں اُن لوگوں کو کہ جنکی طرف اُسکا یہ خطاب ہی کہ وہ نہ صرف
قرآن پر ایمان لاویں بلکہ توریت اور انجیل پر بھی ویسا ہی ایمان لاویں اور اُنکے

حکم کو مستحکم قائم کرکے مابین قطعی حکم دیتی ہی کہ یہود و نصاریٰ دونوں کی سلامتی صرف اسبات میں ہی کہ ماورای قرآن کے ان پاک نوشتوں کے جو اُسوقت اُنکے پاس موجود تھے یعنی توریت و انجیل کے جملہ احکامات کو ملحوظ رکھکر اُنکی تعمیل کریں +

پس یہ کسطرح عقل قبول کرے کہ وہ کتابیں قرآن سے منسوخ ہوگئیں + ہجرت کے کئی ایک برس بعد یہ سورت نکلی اُسکے اجرا کے وقت دین اسلام مکمل ہوچکا یا قریب تکمیل کے پہونچ چکا تھا تاہم اُسوقت محمد صاحب قرآن میں یہود و نصاریٰ اسے کہتے ہیں کہ جس طرح تم قرآن پر قائم ہوا ور اُسکو مانتے ہو اُسی طرح توریت اور انجیل پر بھی قائم رہنا اور اُنکو ماننا تمپر فرض ہی + محمد صاحب کہتے ہیں لستم علی الشی تم کسی چیز پر بھی قائم نہیں گویا اُنہیں سمجھاتے ہیں کہ جبتک تم اگلی کتب ربّانی کو نہ مانو اور اُنپر عمل نہ کرو تمہاری بنیاد کچی ہی اور تمہارا مذہب نا چیز اور باطل ہی جبتک کہ تم توریت اور انجیل پر بھی قائم نہو اور اُنکے حکموں کا لحاظ نکرو جو کچھ کہ تم پر تمہارے رب نے نازل کیا اُسکا یعنی قرآن کا ماننا بھی عبث ہی تمہارا دین بھی لاحاصل ہی اور تمہارا ایمان بھی تمہارے واسطے کافی نہیں جبتک قرآن کے سوا توریت اور انجیل کو بھی نہ مانو گے +

اگر یہ کتب ربّانی جیسا کہ اِس آیت میں صاف صاف لکھہ دیا ہی قرآن کے

ہوتے ہوئے بھی یہود و نصاریٰ کی سلامتی کے واسطے ضروریات سے ہیں تو
کیا مسلمان اُنسے بخیطرہ غافل رہ سکتے ہیں غور کرنا چاہئیے کہ کسی خلاف راہ
میں مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کے دین سے قدم باہر رکھا کہ جب ایسا کیا اور یہ کے
مقاموں سے خوب واضح ہوا ہوگا کہ کس تعظیم و تکریم سے قرآن میں اُنہیں کتابوں
کا ذکر ہمیشہ ہوتا آیا ہی چنانچہ اُنکو نور و ہدی للناس یعنی بنی آدم کے لئے نور
و ہدایت اور پھر بصائر للناس وہدی و رحمتہ یعنی بنی آدم کے لئے روشنی
اور ہدایت اور رحمت اور پھر نور و ہدی وموعظتہ للمتقین یعنی نور اور ہدایت اور
نصیحت خداترسوں کے لئے اور پھر ہدی و ذکر لاولی الالباب یعنی ہدایت
اور یاد دہانی روشندلوں کے لئے اور پھر ضیاءً وذکری للمتقین یعنی اُجالا اور
یاد دہانی خداترسوں کے واسطے کہا ہی اور اُنہیں نوشتوں کو کتاب منیر یعنی نور
دینیوالی کتاب اور کتاب اللہ یعنی اللہ کی کتاب بھی کہا ہی کیا یہ اُسی دین کے
لوگ ہیں جو نہ صرف اِن کتابوں کو ترک کرتے ہیں بلکہ اُنکی اور اُنکے مضامین
ربانی کی نسبت کلمہ کفر زبان سے نکالتے ہیں نام میں تو مسلمان ہیں پر پیغمبر
اسلام کے دین سے کسقدر بدل گئے ہیں افسوس صد افسوس +

ہم اِس مقام پر ابن اسحق کی ایک روایت درج کرتے ہیں جسمیں اِس آیت کا

سبب لکھا ہی ومن عدوانہم قال واتی رسول اللہ رافع بن حارثہ
وسلام بن مشکم ومالک بن الضیف ورافع بن حرملہ فقالوا
یا محمد الست تزعم انک علی ملۃ ابراھیم ودینہ
وتومن بما عندنا من التوریۃ وتشہد انہا من اللہ حق قال
بلی ولکنکم احدثتم وجحدتم ما فیہا مما اخذ علیکم من المیثاق
وکتمتم منہا ما امرتم ان تبینوہ الناس فبرئت من احداثکم
قالوا فانا ناخذ بما فی ایدینا فانا علی الحق والھدی ولا نومن بک
ولا نتبعک فانزل اللہ عزوجل فیہم قل یا اھل الکتب لستم
علی شی حتی تقیموا التوریۃ والانجیل الایۃ + معنی + یہودیوں
کی عداوت کے بیان میں ابن اسحق روایت کرتا ہی کہ رسول اللہ رافع ابن حارث اور
سلام ابن مشکم اور مالک ابن الضیف اور رافع ابن حرملہ کے پاس گئے تو وے
کہنے لگے کہ ای محمد کیا یہ تیرا خیال نہیں ہی کہ تو ابراہیم کے دین وملت پر ہی اور کیا تو
اُسپر جو ہمارے پاس ہی یعنی توریت پر ایمان نہیں رکھتا ہی اور کیا تو اِسبات کی شہادت
نہیں دیتا ہی کہ وہ حق ہی خدا کی طرف سے محمد صاحب نے جواب دیا کہ ہاں بیشک
لیکن تمنے نئے نئے عقیدے نکالے اور جو کچھہ کہ اُسمیں موجود ہی جس کا تمسے

وعدہ لیا گیا اُس سے تم نے انکار کیا اور اُسمیں سے جسکے واسطے نہیں حکم
ہی کہ لوگوں سے بیان کرو اُسے تم نے چھپایا پس میں بری ہوں تمہارے
احداث سے اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اُسکو (یعنی اُس کتاب کو) پکڑتے
ہیں جو ہمارے ہاتھہ میں ہی پس ہم حق اور راہ راست پر ہیں اور تجھپر ایمان نہیں لاتے
اور تیری پیروی نہیں کرتے + پس اُنکی نسبت اللہ عز وجل نے یہ آیت
نازل کی تو کہہ ای کتاب والو تم کسی چیز پر قائم نہیں جبتک کہ قائم نکرو توریت اور
انجیل کو الخ +

مسلمان راویوں پر ہمیشہ سر وقت اعتبار نہیں ہو سکتا لیکن اگر یہ اُوپر کی
روایت قابل اعتبار ہو تو اُس سے بھی وہی بات بخوبی ظاہر ہوتی ہی جو قرآن کے
ہر مقام سے مبیّن اور ہویدا ہی یعنی محمد صاحب قرآن میں تمام توریت کے نسخوں کا
جو اُسوقت یہودیوں میں جاری تھے اعتبار اور تصدیق کرتے - تھے یہودیوں سے
صرف یہ حجت اور تکرار تھی کہ اُنہوں نے نئے نئے عقیدے اور تفسیر وغیرہ نکالیں اور
پیغمبر اسلام کے دعوے سے انکار کیا اور جن مقامات کو محمد صاحب خیال کرتے
تھے کہ توریت میں ہماری نبوت کے ثبوت میں موجود ہیں اُنکی نشاندہی سے
کنارہ کیا + اتنی حجت تو تھی پر توریت کے نسخوں پر کبھی کسوقت کچھہ تہمت نہیں لگائی

بلکہ اُنکے بیان سے اور خود قرآن کی عبارت سے بالضرور نکلتا ہے کہ اُنہوں نے

تمام و کمال اُن پاک نوشتوں کے اعتبار اور صحت کی بلا دریغ تصدیق کی جو

یہودیوں کے درمیان اُن دنوں رائج تھے +

فصل ۱۲۸

سورۃ المائدۃ ۵ آیت ۹۱

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصَارٰى ذٰلِكَ

بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وَاِذَا سَمِعُوْا

مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا

مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ وَمَا لَنَا

لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا

مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ

ترجمہ + تو ضرور پاویگا سب آدمیوں سے زیادہ تر دشمن مومنین کا یہود

اور مشرکوں کو اور تو ضرور پاویگا سب سے نزدیک محبت میں مومنین کی اُن

لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاری ہیں یہ ہو اسطے کہ اُن میں قسیس (یعنی
خادمان دین) اور درویش ہیں اور وہ غرور نہیں کرتے اور جب سُنینگے اُسے
جو اُترا رسول پر تو تو دیکھیگا اُنکی آنکھیں اُبلتی ہیں آنسوؤں سے اُسپر جو حق
پہچانا وسے کہتے ہیں اے رب ہم ایمان لائے پس لکھہ ہمکو گواہی دینیوالوں کے
ساتھہ اور ہمکو کیا ہونیکا ہے کہ ایمان نہ لاویں اللہ پر اور جو پہونچا ہمارے پاس
حق اور ہمکو توقع ہے کہ ہمارا رب ہمکو نیکبختوں کے ساتھہ داخل کریگا پس اُسکے
سبب سے جو اُنہوں نے کہا اُنکے رب نے اُنکو بدلا دیا باغ جنکے نیچے
بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہنے والے اُنمیں اور یہ جزا ہے نیکی والوں کی +

عیسائیوں کی بہ نسبت یہودی لوگ مسلمانوں سے بہت زیادہ دشمنی رکھتے
تھے ایک بڑا سبب اسکا قیاس میں یہ آتا ہے کہ محمد صاحب نے اگرچہ اُنکی کتب ربّانی کی
کامل تصدیق کی لیکن اسکے ساتھہ ہی عیسائیوں کی بھی کتب ربّانی اور عیسی مسیح کی نبوت
کی بھی ویسی ہی کامل تصدیق کی پس اتنی بات سے اسلام بالکل یہودیونکی آنکھہ سے
اُتر گیا لیکن عیسائی لوگ اسکے برعکس یہ بات سُنکر نہایت خوش ہوئے کہ محمد صاحب نے
اُنکے مذہب کے مطابق توریت اور انجیل دونوں کو مانا اور یہود و نصاری دونوں کے
جملہ انبیای سابقین اور ربّانی نوشتوں کا اقرار کیا اور کئی ایک اُن میں سے جو محمد صاحب

کی نبوت پر بھی ایمان لائے آیت مندرجہ بالا کی پرجوش عبارت سے ظہر اور مبین ہو گئے
اسباب پر بھی غور کرو کہ محمد صاحب کیا یہاں اور کیا دوسرے مقاموں پر
عموماً عیسائیوں کا بھلائی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں یعنی اُنکا بھی ذکر ایسا ہی کیا ہے
جنہوں نے دین اسلام تسلیم نہیں کیا تھا اور باعث اِس بزرگی کا اُنکے لئے یہاں
یہ ٹھہرایا ہے کہ اُنکے درمیان قسیس اور راہب یعنی خادمانِ دین اور درویش ہوئے
ہیں اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے تھے پس خوب واضح ہوا کہ عیسائیوں پر کہیں کسی
مقام پر کوئی اشارہ بھی نہیں ہے کہ اُنہوں نے جان بوجھ کر اپنی پاک کتابوں کے
معنی پھیرے یا اُسکے ربط بگاڑنے کے لئے الفاظ کو اُنکے محل سے
بیمحل کیا جیسے یہودیوں پر تہمت لگائی ؛

فصل ۱۲۹

سورۃ المائدۃ ۵ آیت ۱۱۹

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ
اِذْ اَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ
كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِاِذْنِي وَتُبْرِئُ

الاکمہ والابرص باذنی واذ تخرج الموتی باذنی
واذ اوحیت الی الحواریین ان امنوابی وبرسولی قالوا امنا واشہد
باننا مسلمون

ترجمہ + یاد کر جب کہا اللہ نے ای عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میری نعمت اپنے
اوپر اور اپنی والدہ پر جب میں نے روح قدس سے تجکو قوت بخشی کہ تونے کلام
کیا پالنے میں اور بڑی عمر میں اور جب میں نے تجھکو سکھلائی کتاب اور حکمت
اور توریت اور انجیل اور جب تو نے بنائی مٹی سے جانور کی صورت میرے
حکم سے پھر پھونکا اُسمیں تو ہو گیا جانور میرے حکم سے اور چنگا کیا اندھے
مادرزاد اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب زندہ کئے مُردے میرے حکم
سے اور جب میں نے وحی کیا حواریوں کی طرف کہ یقین لاؤ مجھہ پر اور میرے رسول
عیسیٰ پر بولے ہم یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم حکم بردار ہیں +

فصل ۱۳۰

سورۃ التحریم ۲۶۶ آیت ۱۲

ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ
من روحنا وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ وکانت من القانتین +

ترجمہ + اور مریم بیٹی عمران کی جسنے بچائی اپنی دوشیزگی اور پھونک دی

اُسمیں ہمنے اپنی روح میں سے اور اُسنے تصدیق کی اپنے رب کی باتیں اور

اُسکی کتابیں اور وہ تھی عابدوں میں سے +

فصل ۱۳۱

سورۃ التوبہ ۹ آیت ۱۱۳

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ

ترجمہ + بالتحقیق اللہ نے خریدی مومنین سے اُنکی جان اور مال اس شرط پر کہ

اُنکو بہشت ہی جو لڑیں اللہ کی راہ میں پس جو وہ ماریں خواہ مریں وعدہ اُسکے باب

میں حق ہی توریت میں اور اِنجیل میں اور قرآن میں +

یہ آیت سورۃ التوبہ میں ہی جو سب کا پچھلا سورہ ہی اور اُسوقت اجرا ہوا کہ

دین اسلام نے تلوار کے زور سے عرب کے اکثر اطراف میں تسلّط پایا تھا +

شاید اشارہ اِس آیت میں توریت اور انجیل کے اُن مقامات پر ہو جہاں

جنگ روحانی یعنی ایمان کی نیک لڑائی کا ذکر لکھا ہی +

اِسباب میں انصاف اور غور کرنیوالوں سے پوشیدہ نرہیگا کہ احکام انجیل

و قرآن کے درمیان تفاوت ہی عیسائیوں کے ہتھیار روحانی ہیں دین عیسوی
پھیلانے کے واسطے زور ہرگز جائز نہیں ✣ جبکہ عیسی پیلاطوس کے محکمے میں
کھڑا ہوا اُسنے یہی کہا کہ میری سلطنت اِس دنیا کی نہیں ہی اگر میری سلطنت
اِس دنیا کی ہوتی تو میرے نوکر اِسبات کے واسطے لڑتے کہ میں یہودیوں کے
حوالے نکیا جاؤں لیکن اب یہاں سے میری سلطنت نہیں ہی ✣

یہ ذکر اِس آیت کے نیچے اِسواسطے لکھہ دیا کہ ایسا نہو کہ کوئی
مسلمان یہ خیال کر بیٹھے کہ انجیل مذہب پھیلانے کے واسطے لڑنے
کا حکم دیتی ہی بلکہ اُسکے پھیلانے میں زور اور زبردستی بالکل
ممنوع ہی ✣

خاتمہ

قرآن کے اقتباسات اِس مقام پر ختم ہوئے اب ایماندار اور سچے مسلمانوں کی طرف خطاب کرتا ہوں اور اُنکے غور و خوض کے واسطے یہہ چند باتیں پیش کرتا ہوں وہ مسلمان جو قرآن کی تلاوت میں دن رات مشغول رہتے ہیں کہ جیسا مسلمان کو رہنا چاہیئے یعنی اپنی کتاب سعدی کے ساتھ پڑھیں اور بڑی منّت و عاجزی سے دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں راہ حق کی رہنمائی کرے چنانچہ سورۃ المزمل میں یوں لکھا ہے ؛

اُٹھو رات کو جبکہ وہ تھوڑی سی باقی رہجائے آدھی یا اُسمیں سے کچھ گھٹا کر یا کچھ بڑھا کر اور پڑھو قرآن حُسن آواز سے فی الحقیقت پچھلی رات کا وقت عبادت اور صاف پڑھنے کے واسطے سب میں اچھا ہے ؛ سورۃ المزمّل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ واقوم قیلا الخ

پھر سورۃ الفتح میں یوں لکھا ہے کہ تم دیکھتے ہو اُنکو (یعنی مسلمانوں کو) جُھکنے میں اور اوندھے مُنہ کے بل ہیں اُمیدوار فضل و رضامندی اللہ کے اُنکی نشانیاں اور اُنکے چہروں پر ہیں سجود کے اثر سے یہ مثل ہے اُنکی توریت میں اور

مثل ہی اُنکی انجیل میں * سورۃ الفتح

ترٰیہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماہم فی وجوہم

من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورٰیۃ و مثلہم فی الانجیل الخ

پھر سورۃ الاعراف میں یوں لکھا ہی کہ جب قرآن پڑھا جاوے تو تم اسکو

سنو اور خاموش رہو تاکہ تم رحم کئے جاؤ اور اپنے دل میں اپنے رب کو یاد کرو

عاجزی اور خوف سے بغیر بلند کرنے آواز کے صبح کو اور شام کو اور تو غافلوں

میں سے مت ہوجا * سورۃ الاعراف

واذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون واذکر ربک

فی نفسک تضرعا و خیفۃ و دون الجہر من القول بالغدو والاصال

ولا تکن من الغافلین

الغرض اب جو باتیں بطور فوائد کے لکھی جاتی ہیں وہ اسیطرح کے صالح

و متقی مسلمانوں کے واسطے ہیں راقم کی بمنّت یہ عرض ہی کہ وے مسلمان اس

کتاب کو بغور و تامّل صدق دل اور صفای باطن کے ساتھہ خدا سے دعا مانگ کر پڑھیں *

پہلا باب

انتخاب کا کامل ہونا اور اُسمیں کسیکا پاس خاطر نہ ہونا

اِس کتاب میں راقم نے کچھ اُنہیں آیتوں کو تلاش کر کے نہیں چنا جو اُسکی دانست میں یہود و نصاریٰ کے مطلب کے موافق تھیں بلکہ جو آیتیں ایسی پائیں جنمیں کچھ بھی ذکر یا اشارہ اُنکی کتب ربانی کا تھا سکو بلا کم و کاست انتخاب کر کے اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اِسبات کے واسطے خبرداری تمام کے ساتھ اول سے آخر تک قرآن کو مکرر دیکھا اور جہاں جو آیتیں قسم مذکورہ بالا کی نظر پڑیں اُنکو برابر اقتباس کر لیا ذرہ بھی جسمیں کچھہ ذکر یا علاقہ اِسبات کا پایا اپنی دانست میں ایک کو بھی باقی نچھوڑا اسکو اِس کتاب میں اکجا کر دیا اور شاید اگر اسپر بھی کوئی آیت فروگذاشت ہوئی ہو تو اُسکا باعث صرف سہو سمجھنا چاہئے یہ کبھی نہ خیال کرنا چاہئے کہ اُسے اپنے مطلب کے ناموافق پاکر عمداً چھوڑ دیا ہے پس کیا مسلمان اور کیا عیسائی دونوں کو ضرور ہے کہ اِس کتاب پر اکتفا کریں یعنی دونوں کو تسلیم کرنا چاہئے کہ کتاب ھذا میں وہ شہادت جو توریت اور انجیل کے حق میں قرآن دیتا ہے بلا رو و رعایت احد سے تمام و کمال موجود ہے +

دوسرا باب

محمد صاحب کے زمانے میں توریت و انجیل کا موجود ہونا اور جاری رہنا

ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو متوجہ ہو کر قرآن کو پڑھے اور یہ بات اُسکے دل میں نہ گڑ جاوے کہ کس کثرت سے یہودیوں اور عیسائیوں کی کتب ربانی کا ذکر آتا ہے

سیکڑوں مقامات پر اُنکا حوالہ ہوتا ہی اور اُنھیں کتنے ہی ناموں سے تعبیر کیا ہی
مثلاً کتاب اللہ و کلام اللہ و التوراتہ و الانجیل وغیرہ

پھر اُنکی تعریف اِس صورت پر ہی کہ وہ قرآن سے پیشتر کے زمانوں میں
خدا ہی سے نازل ہوئیں جیسا اِس عبارت میں مابین یدیہا یا ما انزل اللہ
من قبل وغیرہ * پھر قرآن بھر میں توریت اور انجیل کا ذکر اِس صورت پر ہی کہ وہ پیغمبر
اسلام کے وقت میں صرف موجود ہی نہ تھیں بلکہ اُنکے نسخے ہر کہیں یہودی اور عیسائیوں
کے درمیان رائج و جاری تھے چنانچہ یہ بات الفاظ ذیل سے بخوبی نکلتی ہی معہم
یعنی کتب ربانی جو اُنکے ساتھ ہیں ماعندھم یعنی جو اُنکے پاس ہیں فاسئل
الذین یقرؤن الکتب من قبلک ای محمد پوچھ اِن لوگوں سے جو پڑھتے ہیں
کتاب جو تجھ سے پیشتر نازل ہوئی ودرسوا ما فیہ یہود پڑھتے ہیں اُسے
جو اُسمیں یعنی اُنکی کتاب میں ہی * یسمعون کلام اللہ یعنی یہود سُنتے ہیں کلام اللہ کو
وھم یتلون الکتب اور وہ پڑھا کرتے ہیں کتاب + ایک سو ساتویں فصل
کے درمیان دیکھو کہ اِسطرح ایک مرتبہ محمد صاحب نے یہودیوں کو اُنکی کتاب کیطرف دعوت
کی یعنی واقع میں اُنکی کتب یہود یہ نسخوں پر حوالہ دیا جاتا اور پھر ایک سو پندرہویں
فصل کے درمیان دیکھو کہ ایک اور مرتبہ اُنسے ایک بحث کے تصفیہ کے لئے اُنھیں

کی پاک کتابوں کے نسخوں کو طلب کیا اور کسی مقام کے پڑھنیکا بھی حکم دیا تاکہ پھر اسکے بعد شک باقی نہ رہے ٭

یہود و نصاریٰ دونوں کو اِسبات کی تاکید ہی کہ اپنی کتب ربانی کے احکام عمل میں لاویں اور اُنکے مطابق حکم کریں اِس سے صاف نکلتا ہی کہ کتاب مذکور کے نسخے بکثرت اِس اُمت میں جاری تھے کہ جن پر بلا وقت رجوع کر سکتے تھے تاکہ اُنکے احکام پر عمل کرنا اور اُنکے مطابق حکم کرنا ممکن ہو ٭ اور پھر یہود و نصاریٰ کو حکم ملا کہ تمہارا دین بفائدہ ہی تاوقتیکہ تم یہود و نصاریٰ دونوں کی کتب ربانی کو تسلیم کر کے اُنکے احکام پر قائم نہ ہو ٭ اِس سے بھی وہی بات نکلتی ہی کیونکہ ایسی کتابوں پر قائم رہنے کا اصرار کرنا جو بسہولت اُن فرقوں کے اکثر لوگوں کو ہاتھ نہ لگ سکے گویا فضول بکنا تھا ٭ قطع نظر اسکے محمد صاحب خود اپنے دعوے کے اثبات میں بار بار اُنہیں کتب ربانی پر حوالہ دیتے تھے اور رفع اشتباہ کے لئے یہ کیا کرتے تھے کہ اہل کتاب سے پوچھو یا خود کتابوں پر رجوع کرنے کا حکم دیتے تھے پر جو کتب مذکور کے نسخے بکثرت اُنکے زمانے میں جاری ہوتے تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے ٭

پس اس نتیجے میں کچھ شک و شبہہ نہیں ہی کہ جو الفاظ عام یہودی کتب ربانی کے واسطے قرآن میں لکھے ہیں مثلاً الکتاب الذکر الذین اوتوا نصیبًا

من الکتب وغیرہ اُنسے مراد اُنہیں کتب کے نسخوں سے ہی کہ جو زمانہ محمد صاحب
مین یہودیوں کے درمیان موجود تھے اور جنکو یہود نے الہامی قرار دیا التوریت
کے لفظ سے کبھی تو یہ معنی مقصود ہوتے ہین کہ جملہ پاک نوشتے مروج یہودیوں کے
اور کبھی صرف کتب موسی پر استعمال کیا گیا ✦ الزبور کا لفظ صرف داؤد کے الحانون
پر مستعمل ہوا ہی ✦ علی ہذا القیاس عیسائیوں کے جو پاک نوشتے عموماً کلا انجیل کے
نام سے لکھے ہین انجیل پر جو عیسائیوں کے درمیان اُس زمانے مین جاری تھی
اور جسکو وہ الہام الہی سمجھتے تھے یعنی تمام و کمال انجیل مروجہ زمانہ مذکور پر اطلاق کرتے ہین ✦
قرآن کے بموجب عیسی نے وہ خدا سے پائی اور پھر اپنے توابع کو سکھلائی ✦ غرض
جسطرح پر کہ محمد صاحب بے کھٹکے یہود و نصاری کی کتب ربانی پر جیسی کہ اُسوقت
اُنکے درمیان جاری تھیں اور اُنکے نزدیک معتبر سمجھی گئی تھیں حوالہ دیتے ہیں
اُس سے نوخواہمخواہ یہی نتیجہ نکلتا ہی کہ توریت اور انجیل مذکورہ قرآن وہی توریت اور
انجیل تھی جنکے نسخے زمانۂ مذکور کے یہود اور نصاری امین مروج تھے ✦ پھر پوشیدہ نرہے کہ
قرآن مین یہود اور نصاری کی کل کتاب ربانی پر ایمان لانیکا حکم ہی متواتر کہا گیا کہ جزو پر ایمان لانا
عبث ہی بلکہ صاف تاکید اور تہدید ہی کہ جو لوگ ایک حصّے کو مانتے ہیں اور ایک حصّے
کو نہیں مانتے اُنکے واسطے سخت سزا ہوگی چنانچہ ۳ فصل اور ۲ فصل کے درمیان ملاحظہ کرو ✦

تیسرا باب

یہود و نصاریٰ کی کتابوں کے ربانی ہونیکی قرآن شہادت دیتا ہی

یہود و نصاریٰ کی کتابوں کا جیسے کہ وہ محمد صاحب کے وقت میں موجود
و جاری تھیں ربانی ہونا سارے قرآن میں بانیِ قرآن نے جیسا کہ چاہیے
صاف تصدیق کیا ہی مثلاً مصدق لما بین یدیہ وغیرہ یہانتک کہ یہ عبارت بعینہٖ
متواتر قرآن کے حق میں بیسیوں جگہ پر لکھی ہی کہ قرآن اُن پاک نوشتوں کی جو اُسکے آگے نازل
ہوئے یعنی توریت و انجیل کی تصدیق کرنے کو نازل ہوا بلکہ کئی مقاموں پر قرآن ہی کا
اصل مدعا او مطلب یہ ٹھہرایا گیا کہ توریت و انجیل کی شہادت دے + علی ہذا القیاس
قرآن کی آیت میں ایک نبوت ہی جو بطور پیشین گوئی محمد صاحب کے حق میں اگلے انبیا کو
دی گئی اور اُسمیں محمد صاحب کا بڑا نشان او تعریف بھی لکھی ہی کہ وہ اُسکو یعنی اُس
کتاب کو جو تمہارے پاس ہی تصدیق کریگا اِس علامت سے وہ نبی پہچانا جائیگا
ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم فصل ۱۱۳ + پھر ۷۰ فصل پر رجوع
کرنے سے معلوم ہوگا کہ جن کی ایک جماعت نے جب قرآن کو محمد صاحب سے
پڑھنے سے سن لیا تو اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر یہی اُسکی تعریف اور خاصیت
بتلائی کہ ای ہماری قوم ہمنے سُنا ایک کتاب کہ جو اُتری موسیٰ کے بعد تصدیق کرتی

ہی اُن الہامی نوشتوں کو جو اُسکے پیشتر ہیں + یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ + واضح ہو کہ اِن اگلی کتابوں کے حق میں ہمیشہ یہی کیفیت اور صفت رہی ہی کہ وہ بدرجہ کمال وحی کی راہ سے منجانب خدا دی گئی ہیں چنانچہ قرآن میں ایسی ایسی عبارت اُنکی بابت ہر جگہہ لکھی ہی جیسے نزل یعنی خدا سے اُتری + انزل کتابا بالحق یعنی خدا نے کتاب کو حق سے یا حق کے ساتھہ اُتارا + اور انبیا جنہوں نے کتاب اجراکی الہام اور وحی کی راہ سے کی ٭ یہ بھی سوچنا چاہئے کہ قرآن خود اپنے واسطے بدرجہ کمال وحی کا دعویٰ کرتا ہی + اب فصل ۲۲ اور ۶۰ اور ۱۰۳ اور ۱۱۰ پر رجوع کرو تو معلوم ہوگا کہ قرآن کی تعریف کی راہ سے مکرر لکھا ہی کہ محمد صاحب کی وحی اُسی صورت کی وحی تھی جیسی اگلے پیغمبروں کی اور قرآن اُسی طریق کے الہام سے دیا گیا کہ جس طریق کے الہام سے یہودی اور عیسائیوں کی کتاب + علاوہ بریں یہود اور عیسائیوں کی پاک کتاب کے لئے وہی نام لکھے جاتے ہیں کہ جو قرآن کے واسطے مستعمل ہیں اور جنسے آسمانی کیفیت اور ربانی صفت نکلتی ہی کیونکہ اُسکو کتاب اللہ کہا ہی ۹، و ۱۰۷ و ۲۴ فصلوں پر رجوع کرو اور کلام اللہ ۷ فصل میں اور الفرقان یعنی نیک و بد کا تمیز کرنیوالا ۴۰ و ۶۸ فصل میں اُنکے مضامین اکثر مقاموں پر اس ڈھب سے مذکور ہوئے ہیں کہ جیسے قطعی اور ربانی حکموں سے بھر رہوں +

قصّہ کوتاہ اِن کتابوں کے ربّانی ہونیکی شہادت قرآن میں اوّل سے آخر تک ایسا واضح اور کامل لکھا ہوا ہے کہ جس سے زیادہ اور قیاس میں نہیں آسکتا +

چوتھا باب

یہود و نصاریٰ کی کتب ربّانی کی تعریف قرآن میں

یہود و نصاریٰ کی کتب ربّانی کی قرآن میں بڑی بھاری قدر و منزلت متواتر لکھی ہے +

جہاں کہیں اُنکا ذکر آیا ہے سب جگہہ توقیر اور تعظیم و تکریم کے ساتھہ ہے قرآن میں ابتدا سے انتہا تک ایسا اُنکا مذکور کہیں نہیں ہے کہ جس سے اُنکی عظمت و بزرگی بدرجۂ کمال نہ نکلتی ہو + اب میں یہاں بعض آیات اور عبارت قران سے اقتباس کر کے ثابت کرونگا کہ قرآن کی شہادت سے توریت و انجیل مروجّہ یہود و نصاریٰ کی بڑی قدر و منزلت ہے اُنمیں آسمانی فضیلت اور نعمت ہے اور اُنکے درس و مطالعہ سے فائدہ عظیم اور برکت بیپایاں حاصل ہوتی ہے +

کتاب موسیٰ امام و رحمت ہے (فصل ۱۶ و فصل ۳۱) اُن نبیوں کے نوشتے جو محمد صاحب سے پیشتر تھے کتاب مستبین اور الکتاب المنیر یعنی وہ کتاب جو صاف اور واضح اور نورانی ہے اور جو نور اور روشنی بخشتی ہے +

(فصلیں ۱۲ و ۱۸ و ۱۱۹) + جو کتاب بنی اسرائیل نے ورثے میں پائی وہی ہدایت اور یاددہانی ہے صاحبان دانائی کے لیئے ہدی وذکری لاولی الالباب (فصل ۲۵) کتاب موسیٰ نور ہے اور ہدایت ہے بنی ادم کے واسطے + نوراً و ہدیً للناس (فصل ۳۷) پھر ۴۱ فصل میں لکھا ہے کہ وہ تمام وکمال ہے اُس چیز میں جو نیک ہے ہر چیز کی تفصیل اور بیان اُس میں ہے ہدایت اور رحمت تاکہ لوگ اپنے رب سے ملاقی ہونے پر ایمان لاویں + تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شی وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یؤمنون پھر ۴۳ فصل میں لکھا ہے کہ بصائر ہے یعنی بصیرت وروشنضمیری بنی آدم کو بخشتی ہے اور ہدایت ورحمت ہے شاید کہ لوگ نصیحت مان لیں + بصائر للناس وھدًی ورحمۃ لعلھم یتذکرون پھر ۴۸ فصل میں اسکی یہ بڑی تعریف ہے کہ وہ الفرقان ہے اور اُجالا اور نصیحت خداپرستوں کے لئے وہ جو غیب میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اُس گھڑی یعنی قیامت کے روز سے کانپتے ہیں + الفرقان وضیاء وذکری للمتقین الذین یخشون ربھم بالغیب وھم من الساعۃ مشفقون پھر فصل ۶۶ میں لکھا ہے کہ وہ جو ایمان لاتے ہیں اُس کتاب پر جو اسلام سے پیشتر نازل ہوئی (ما انزل من قبلک) اور قرآن پر بھی وہ اپنے رب کی

ہدایت پر چلتے ہیں وہی ہیں مبارک + اولئك علیٰ هدی من ربهم و
اولئك هم المفلحون + پھر فصل ۸۲ میں لکھا ہے کہ خدا کی شہادت یعنی
توریت یہودیوں کے پاس تھی + شهادة من الله اور ۱۰۵ فصل میں مندرج
ہے کہ خدا نے توریت اور انجیل کو پیشتر سے نازل کیا تاکہ ہوویں ہدایت
بنی آدم کیواسطے اور فرقان کو نازل کیا + وہ جو منکر ہیں خدا کی آیتوں سے
اُنکے لئے عذاب شدید ہے وانزل التوریٰة والانجیل من قبل هدی للناس
وانزل الفرقان ان الذین کفروا بآیات الله لهم عذاب شدید +
پھر ۱۲۴ فصل میں خاص انجیل کی بابت یہ لکھا ہے کہ خدا نے انجیل بخشی کہ اسمیں
ہدایت ہے اور وعظ و نصیحت خداپرستوں کے لئے + وآتیناه الانجیل فیه
هدًی ونور و مصدقا لما بین یدیه من التوریٰة وهدی وموعظة
للمتقین غرض اسی طور پر سارے قرآن میں یہود و نصاریٰ کی کتب ربّانی کی
تعریف میں لکھا ہے کہ وہ روح کو روشنی بخشتی ہیں بنی آدم کیواسطے ہدایت ہیں
سب چیزوں کی تفصیل ہیں جو کچھ احسن ہے تمام اُسمیں موجود ہے اب فرمائیے کہ اُس سے
بڑھکر اور کیا تعریف ہوویگی اور اُس سے بڑھکر اور کونسی دوسری بات اُن کتب مقدسہ
کے مطالعہ کرنے اور اُنکے احکامات دل سے ماننے کے لئے مسلمانوں کو درکار ہے

پانچواں باب

قرآن کا توریت و انجیل پر حوالہ دینا اور اُنکے احکام کی تبعیت کیواسطے ارشاد کرنا

یہود و نصاریٰ کی کتب ربانی پر محمد صاحب نے قرآن میں اکثر مقاموں پر حوالہ دیا ہے اور یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنی اپنی کتابوں کے احکام کی تبعیت کیواسطے تاکیداً ارشاد کیا ہے *

اوّلؔ یہ کہ محمد صاحب بہتیرے مقاموں پر قرآن میں اہل توریت اور اہل انجیل کو اپنے دعویٰ اور اسلام کی صحت کے گواہ قرار دیتے ہیں * قرآن میں صاف لکھا ہے کہ توریت و انجیل میں محمد صاحب کی نبوت کی شہادت ہے اور اُنکا مضمون قرآن سے مطابق ہے اور جو لوگ کہ اُنکی پیشین گوئیوں کے معنی صفائی باطن سے بہت راست لگاتے ہیں اُنہوں نے محمد صاحب کی نشانیاں اور قرآن کی حقیقت پہچانی اور اِس سبب سے نہایت خوش ہوئے چنانچہ ذیل کی فصلوں میں مذکور ہے یعنی ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۳۵ و ۳۹ و ۴۵ و ۵۴ و ۵۶ و ۵۷ و ۶۱ و ۶۵ و ۷۴ و ۷۵ وغیرہ

دوؔم تمام و کمال توریت و انجیل کی دل سے تبعیت کرنی یہودیوں اور عیسائیوں پر بہت عبرت کے ساتھ فرض ٹھہرایا ہے اور مسلمانوں کو بھی کتب

مذکور پر ایمان لانے کے واسطے تاکید ہی بلکہ یہ اُنکے دین کا جزو لازمی ٹھہرایا گیا ہی + جو لوگ کہ کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہے یعنی اُسپر قائم ہیں یمسکون بالکتب اُنکے واسطے جزاے نیک کا وعدہ ہی اور وہ کتاب ربط کلام سے بھی توریت ہی معلوم ہوتی ہی (فصل ۶۴) + پھر فصل ۲۶ میں یوں لکھا ہی الذین کذبوا بالکتب وما ارسلنا بہ رسلنا فسوف یعلمون اذا الاغلال فی اعناقھم والسلاسل یسحبون فی الحمیم ثم فی النار یسجرون + یعنی جنہوں نے رد کی کتاب اور وہ جو بھیجا ہمنے ساتھ اپنے رسولوں کے سو آخر جان لیوینگے جب طوق ہووینگے اُنکی گردنوں میں اور زنجیریں جن سے کھینچے جاوینگے جہنم میں پھر وہ جلائے جاوینگے آگ میں + پھر فصل ۱۰۱ میں تاکیداً نصیحت ہی کہ نہ صرف قرآن پر ایمان لانا ہی بلکہ اِس کتاب پر بھی جو پیشتر سے اللہ نے نازل کی ۔ (علی الکتب الذی انزل من قبل) اور جو کوئی کتب مذکور سے کسی کتاب کو رد کرے سو بڑی گمراہی اور ضلالت میں پڑا + من یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیداً پھر فصل ۷۲ میں اِسطور پر لکھا ہی کہ افتؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی

فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب یہاں توریت کا
ذکر ہی سوا اُسکے حق میں یوں تحریر ہی کہ جو لوگ کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہیں
اور دوسرے حصے کو رد کرتے ہیں اُنکی جزا اور کچھ نہ ہوگی مگر رسوائی اس دنیا
کی زندگی میں اور قیامت کے دن ڈالے جاوینگے سخت سے سخت عذاب میں پھر
فصل ۲۰۱ میں زیادہ تفصیل اور صفائی سے یہہ مندرج ہی کہ ان الذین یکفرون
باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض
ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکفرون حقا واعتدنا
للکفرین عذابا مھینا * یعنی بالتحقیق جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اُسکے رسولوں
سے اور چاہتے ہیں کہ فرق ڈالیں اُن دونوں میں اور کہتے ہیں کہ ایک حصے کو
ہم مانتے ہیں اور ایک حصے کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ نکالیں ایک راہ
بیچ میں سے یہی لوگ حقیقی کافر ہیں اور ہمنے طیار کر رکھی ہی کافروں کیواسطے ذلت
کی مار علاوہ اس سے فصل ۱۱۵ میں توریت پر ایک آیت اقتباس ہو چکی جسمیں اللہ
کا حکم محمد صاحب کو کہ یہودیوں سے کہہ کہ وہ توریت کو یہاں لاویں اور اُسکو پڑھیں
تاکہ جس بات کی تکرار درپیش تھی اُسکا تصفیہ ہو جاوے * قل فاتوا بالتورٰیۃ
فاتلوھا علی ہذا القیاس فصل ۱۱۵ میں دوسری آیت کا ذکر ہوا جسمیں لکھا ہی کہ یہودی

لوگ کتاب اللہ کی طرف یعنی توریت کی طرف دعوت کئے گئے تا کہ وہ انکا انصاف کر دیوے ✦ یدعون الی کتب اللہ لیحکم بینہم پھر فصل ۱۲۷ میں یہود و نصاری کو کچھ صرف توریت و انجیل کا حکم ملنے ہی کیواسطے نہیں کہا ہی بلکہ بہت عبرت کے ساتھہ اُنہیں مستنبہ کر دیا ہی کہ اگر وہ توریت و انجیل سے احکام کو قائم نکریں کسی چیز پر بھی قائم نہیں ہیں ✦ لستم علی شئ حتی تقیموا التوریۃ والانجیل ✦ پھر فصل ۱۲۴ میں توریت و انجیل کے ذکر کے بعد یہ عبرت ناک عبارت بتاکید تین بار لکھی ہی کہ جو کوئی اُسکے موجب جسکو خدا نے اُتارا حکم نہیں کرتا وہ فاسق و ظالم و کافر ہیں ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون الظلمون ✦

سوم توریت و انجیل کے احکام کی تبعیت قرآن کے بیان سے صرف یہود اور نصاری پر واجب تھی تو بھی جمیع مسلمانان با ایمان پر سخت حکم ہی کہ توریت و انجیل پر ایمان لاویں چنانچہ یہ بات ذیل کی فصلوں سے واضح اور ہویدا ہوگی ۲۴ و ۲۶ و ۵۹ و ۶۶ و ۸۱ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۱۸ ✦ علی ہذا القیاس ۹۰ و ۱۰۱ فصلوں میں خدا کی رحمت اور بھاری جزا عموماً اُن مومنین کیواسطے موعود ہوئی ہی جو کہ کتب آسمانی پر تمام وکمال خواہ وہ یہودیوں کی ہوں خواہ عیسائیوں کی ایمان لاتے ہیں ✦

جو لوگ کہ اُسکے کسی حصّے سے انکار کرتے ہیں اُنہیں لکھا ہے کہ بڑی بھول میں
پڑے ہیں (فصل ۱۰۱) ہاں وے اصلی کافر ہیں جنکے لئے خدا نے بڑی شرم
کی سزا موجود رکھی ہے (فصل ۱۰۲ و ۹۰) پس معلوم نہیں ہوتا کہ یہود و نصاریٰ کی
کتب ربّانی کو مسلمانان صادق نے کسواسطے عدم توجہی میں ڈال رکھا ہے
یا کہ اُنسے انکار و انحراف اختیار کیا ہے اسمیں تعجب خود قرآن کے بموجب اُنہیں کے وبال کا خوف ہے
پوشیدہ نرہے بلکہ خوب لحاظ ہو اسبات پر کہ کتب مقدس جن پر ایمان لانا
مسلمانوں کو فرض ہے وہی توریت و انجیل ہیں جنکو محمد صاحب کے ہمعصر یہود و نصاریٰ
عموماً کلام اللہ مانتے تھے + توریت و انجیل جسکا یہ تذکرہ متواتر قرآن میں آیا ہے کہ وہ
اہل کتاب کے پاس تھی بالضرور وہی توریت و انجیل ہے کسی اور توریت و انجیل کا ہونا
ہرگز عقل تسلیم نہ کریگی + مکہ اور مدینہ دنیا کے کسی ایسے کونے میں واقع نتھا جہاں
اِس باب میں کچھہ غلط فہمی ہو سکتی تھی ضرور ہے کہ جب توریت و انجیل کا اسقدر ذکر قرآن میں
ہوا تو سوا اُن ربّانی کتابوں کے جنکو اُس زمانے کے تمام ملکوں کے یہودی اور
عیسائی کلام الٰہی جانتے تھے کسی اور کتاب کا اشارہ ممکن نہیں قرآن میں ایسی کتابوں
کا ذکر ہے جو مستعمل و مروج تھیں اور ہر جگہہ روزمرہ پڑھی جاتی تھیں اور جنپر حصر اور حوالہ
بسہولت ہو سکتا تھا پس ضرور ہے کہ یہ اُنہیں پاک کتابوں سے مراد ہے جو چاروں طرف کے

یہود اور عیسائیوں کے پاس تھیں اور یہ بات اُسوقت زیادہ تر توضیح پا ئیگی جب یاد
کیا جاوے کہ عربستان کی جانب سے یہود اور عیسائی سال بسال کثرت سے
عکاظ اور مجنّہ اور ذوالمجاز وغیرہ میلوں میں جمع ہوتے تھے اور قریش وغیرہ اور سوداگر
مکے سے سال میں کئی مرتبہ شام میں اور حبش کی طرف کہ جہاں دین عیسوی پھیل گیا
تھا اور یہودیوں کا مذہب بھی لوگوں کو معلوم تھا جایا کرتے تھے بلکہ صحیح روایتیں ہیں
جنسے دریافت ہوا کہ ان ایام میں بعض عرب قیصر و کسری کے دربار تک بھی پہونچے تھے +
محمد صاحب کی نبوت کا دعوی کرنے سے تھوڑے ہی دن پیشتر عثمان ابن حویرث
ایک رئیس مکہ قسطنطنیہ میں گیا تھا اور وہاں سے اصطباغ پاکر عیسائی ہو آیا + پھر دو
عیسائی ریاست کے دربار تھے یعنی حیرہ اور غسانیون کا جو ملک عرب سے شمال کیطرف
ملحق ہیں چنانچہ عرب لوگ ہمیشہ اُن درباروں میں جایا کرتے تھے + خود محمد صاحب دو مرتبہ
شام میں گئے تھے اور وہاں کے عیسائی باشندوں سے ملاقی ہوئے سوائے اسکے
نجاشی بادشاہ حبش کے عیسائی دربار میں ایک سو سے اوپر مسلمانوں نے ہجرت کے پہلے پناہ
پائی تھی + علاوہ بریں مدینے میں جو نو مسلم اُنکے سامھنے ہوئے سو بعض اُنمیں یہود اور کئی ایک نصاری
بھی تھے قطع نظر ازیں چھٹے سال ہجرت میں محمد صاحب نے روم اور ایران دونوں درباروں میں اور
حبش و مصر میں اور ملک غسانی میں عیسائی سرداروں کے واسطے سفیر روانہ کئے تھے +

پس نظر بر مطالب بالا اب ثابت و منکشف ہو گیا کہ چاروں طرف کے یہود اور عیسائیوں سے محمد صاحب کا سلسلہ تعارف بخوبی جاری تھا پس جس کسی جگہہ کہ وہ قرآن میں توریت وانجیل کا ذکر کرتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ اُنہیں پڑھتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ اُن توریت اور انجیل کو مانیں اور قائم کریں اور اُنکے موجب حکم دیں تو محمد صاحب کی مراد ضرور اُنہیں توریت اور انجیل سے تھی جو یہود و نصاریٰ کے تمام فرقے میں محفوظ رکھی گئی تھیں اور ہر ملک میں اُنکے گرجا اور معابد اور خانقاہوں میں پڑھی جاتی تھیں اور جنکا وے لوگ اپنے مکانوں میں مطالعہ کرتے رہتے تھے سو توریت اور انجیل مذکورہ قرآن جو شروع اسلام کے وقت دنیا میں جاری تھیں وہی سب بلا توسط برابر جاری چلی آتی ہیں فقط

باب چھٹا

یہودیوں پر جو تہمتیں لگائی گئیں

یہودیوں کو قرآن میں اکثر اسبات کا الزام دیا ہے کہ اپنے آبا اور اجداد اسرائیلی لوگوں کی طرح خدا کی طرف سے باغی و سرکش تھے اور یہہ بھی کہ اُنہوں نے اپنی کتب مقدس کے معنی شرارت اور ہٹ دھرمی سے اُلٹے لگائے ❖

پوشیدہ نرہے کہ جب پیغمبر اسلام مدینے میں گئے تو اُنہیں امید تھی کہ جو یہودی اُس گردنواح میں بکثرت رہتے تھے اُنکے دعوے کی تائید کرینگے اور اُنہوں نے

اُن لوگوں کے ساتھہ قول و قرار کرکے ایک عہد نامہ لکھا کہ جسکی نقل خواہ خلاصہ مطلب سیرت کی کتابوں میں درج ہی + جب کہ محمد صاحب نے یہودی مذہب اور دعوی سے کنارہ کیا یعنی اِسبات سے انکار کیا کہ عیسوی مذہب اور اور سب مذہبوں کو چھوڑکر صرف یہودی مذہب کو اختیار کریں تو یہود دشمن ہو گئے اور اِسبات کے اقرار کرنے سے اُنہوں نے دریغ کیا کہ ہماری کتب ربّانی میں محمد صاحب کی بہ نسبت کچھہ پیشین گوئی ہی اُنہوں نے اصرار کیا کہ ہمارا مسیح یہودیوں میں سے ہونیوالا ہی نہ کہ عرب کی نسل سے اور محمد صاحب کی نبوّت سے قطعی انکار کیا + پس اِس سے دونوں کے درمیان جانی دشمنی پیدا ہوئی + محمد صاحب نے اپنے بڑے مخالفوں سے کئی ایک کو خفیہ قتل کروا ڈالا اور پھر علانیہ اُنسے جنگ کیا + بنی نضیر اور بنی قینقاع دونوں قبیلوں کو جلا وطن کر دیا اور تیسرے قبیلہ بنی قریظہ کے تمام مردوں کو قتل کروا کر اُنکے زن و فرزندوں کو اسیر کر لیا +

قبل اِسکے کہ یہودیوں کا منہہ تلوار سے بند کیا گیا اُنہوں نے محمد صاحب کے ساتھہ بحث و مناظرہ میں مقابلہ کرنا چاہا تھا اور اپنی دلیلوں کی تائید کے لئے کتب ربّانی کی آئتیں پیش لائے تھے لیکن محمد صاحب نے اُنکا صادق دل اور راستباز ہونا تسلیم نکیا اُنکو یہ الزام دیا کہ اُنہوں نے اپنی کتابوں کے معنی جان بوجھکر اُلٹ دیئے

اور یہ کہ غفلت اور نادانی سے اُنکے مطلب بخوبی نہ سمجھے چنانچہ محمد صاحب نے
اُنکو ایک گدھے سے مثال دیا کہ جو عمدہ کتابوں سے لدا ہوا ہو یعنی وہ قوم علم الٰہی
اور توریت کے صحیفے کا خزانہ رکھتی تھی لیکن تاہم حقیقی دانائی اور سچے علم کی ایک رتی
بھی اُنکے دل میں نہ آئی یہ بات فصل ۹۲ میں مندرج ہے + پس خلاصۂ دعویٰ محمد صاحب کا
یہ تھا کہ جہالت اور تعصب سے یہود ایسے اندھے ہو گئے تھے کہ اُس حقیقی علم کو جو خدا
نے اُنکی کتاب میں دیا تھا مطلق نہ پہچانا واضح ہو کہ یہ بعینہ وہی الزام ہے جو کہ
عیسائی اٹھارہ سو برس سے یہودیوں پر دیتے چلے آتے ہیں یہود اور عیسائی
دونوں فرقے توریت کے برابر معتقد ہیں لیکن اُسکے معنی اور تفسیر میں اُنکے درمیان
آسمان اور زمین کا فرق ہے علیٰ ہذا القیاس یہود اور محمد صاحب دونوں نے توریت
کی صحت تسلیم کی پر اُنھوں نے اُسکے مطلب اور تفسیر میں بڑا اختلاف کیا +

پھر محمد صاحب نے مدینے کے یہودیوں کو یہ الزام دیا کہ توریت کی آیتیں
علیحدہ علیحدہ متفرق پیش کرتے ہیں جس مضمون کے ساتھ اُن آیتوں کا ربط ہے اُسے
دبا رکھتے ہیں یا اُسے کسی دوسرے غلط مضموں سے اسطرح پر بیان کیوقت مربوط
کر دیتے ہیں کہ جسمیں اُسکے اصلی معنی بدل جاویں جیسا کہ ۶۹ و ۹۶ و ۱۲۲ و ۱۲۳ فصلوں میں
مذکور ہے اور پھر ۹۶ و ۱۱۱ فصلوں پر رجوع کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہودی لوگ ذو معنی کلمات بولتے تھے

کہ جنسے مطلب نا شائستہ محمد صاحب کیطرف نکلے اور اسکو تحریف دیا یا اَلسِنَتِہِم
یعنی زبان کا مڑوڑنا کہا + پھر آدمی کی باتیں پیش کر کے یعنی احبار اور ربانیوں کی تفسیریں
اور روایتیں پیش کر کے اُنکو کلام الٰہی کے برابر دلیلیں بناتے تھے جیسا ۲، اور ۱۱۱
فصلوں میں لکھا ہے + اُنہیں اسبات کا بھی الزام دیا ہے کہ اُن سب آیات اور پیشینگوئیوں کو
چھپا رکھا خواہ ظاہر کرنے سے دریغ کیا جو محمد صاحب کی نبوت پر شہادت دیتی تھیں
باوجودیکہ خدا نے اُنسے یہ میثاق لیا تھا کہ وہ لوگوں پر اُنہیں ظاہر کریں +

غایت الزام کی یہانتک ہے اس سے بڑھکر محمد صاحب نے اپنے دشمن
یہودیوں کی طرف کسیطرح کا الزام نہیں کیا آیتوں کا کتب ربانی میں سے کاٹ ڈالنا
یا چھیلکر اوڑا دینا یہ معنی لینا محض بے اصل ہے +

ایسی آیت قرآن بھر میں نہیں ہے کہ جسکے معنی سچے لگاویں اور اُن لوگوں کا
اپنی کتب ربانی میں ایسے فعل کا ارتکاب کسیطرح پر اُس سے پایا جاوے اگر کسی آیت
کے معنی اسطرح پر کھینچ کھانچ کر نکال بھی لیویں تو قرآن کے کل منشا اور اسکی اُس
صاف شہادت کے برخلاف ہوگا جو اول سے آخر تک نہ صرف اہل انجیل کے
نوشتوں پر بلکہ کتب یہودیوں کے حق میں بھی دیتا ہے کہ وہ ربانی ہیں اور بغایل حصر اور عتبار کے
ہیں اس سے خوب واضح ہوگا کہ ایسی ٹیڑھی تفسیر کا وہ مطلب نہیں ہے جو محمد صاحب نے خود اس آیت کا لگایا +

کیا پیغمبر اسلام ایسی توریت پر حوالہ دیتے جو ناقص اور بے اعتبار ہو گئی ہو یا ایسے ناموس کی بار بار تصدیق کرتے جسمیں تبدل و تغیر نے راہ پائی ہو کیا پیغمبر اسلام یہودیوں کی تکرار کے تصفیہ کا ایسی کتب ربانی پر حکم دیتے جسمیں تحریف و تصحیف ہوئی ہو اور جو منسوخ ہو گئی ہو یا کہ اُنہے ایسی کتاب کو حاضر کرنیکے واسطے ارشاد کرتے جسمیں شک و شبہہ رہا ہو اور اُسے اس ارادے سے پڑھوانے کا حکم دیتے کہ خود اپنے اور یہودیوں کے درمیان جو تکرار تھی وہ قطعی فیصل ہو جاوے کیا محمد صاحب کسی غلط کتاب کے حکموں کی تبعیت فرماتے اور اُنکے احکام کی پیروی کے لئے عبرت و تشدد کے ساتھہ حکم دیتے اور کیا وہ سواے کتاب اصلی اور بے نقص و عیب کے کسی دوسری کے واسطے بھی یہ کہتے کہ جبتک یہودی لوگ اُسپر قائم نہوں اور اُسکے احکام کو نمانیں اُنکا ایمان مطلقاً خام اور بے اصل ہے *

قطع نظر اس سے غور کرنا چاہئے کہ یہ سب تہمت اور الزام چاہے جس طرح کے کیوں نہوں جہاں کہیں درج ہیں صرف یہودیوں ہی کی نسبت درج ہیں ایسی کوئی آیت سارے قرآن میں نملیگی کہ جس سے کسیطرح پر کھینچ کھانچکر بھی ایسے معنی نکل سکیں جو عیسائیوں کی نسبت خواہ اپنی انجیل میں خواہ یہودیوں کی توریت میں جو اُنکے پاس تھی تحریف و تصحیف کرنیکا شبہہ ڈالے ہاں اُنکی نسبت یہی لکھا ہے کہ وے ایک حصہ

بھول گئے اُسکا جس سے انہیں تنبیہ کی گئی تھی یعنی غلط عقیدے اور رسومات
میں پڑ گئے چنانچہ ۲۲ فصل میں ایسا ہی لکھا ہے اِس سے بڑھکر کے عیسائیوں کی
بابت قرآن بھر میں کچھہ نہ پاؤ گے ✦

لیکن بالفرض اگر لحظہ بھر کے واسطے یہ بھی مان لیویں کہ توریت میں محمد صاحب
کے دشمنوں سنے تحریف و تصحیف کر دی بلکہ اپنی یہ کارستانی انجیل تک بھی پہونچائی
تو کیا کوئی ایسے نیک یہودی و عیسائی نہ تھے کہ وے اُن کتب ربانی کو بلا تحریف
و تصحیف محفوظ رکھتے اور اُنکے نسخوں کو پھیلاتے کیا وہ یہود اور عیسائی جو پیغمبر
اسلام کے مرید ہوئے ایسے نسخوں کو بڑی حفاظت سے نہ رکھتے کیونکہ اُن
کتب ربانی پر محمد صاحب ہمیشہ حوالہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُن میں دین اسلام
اور میری نبوت کی عمدہ شہادت موجود ہے شروع اسلام میں مسلمان ضرور ایسا کرتے اور
جب اُنکے ہاتھہ میں تلوار اور افواج ظفر امواج اُنکی مدد ہوئیں تب بھی وے یہود و نصاری
کو قائل کرنیکے واسطے ایسی معقول اور قاطع دلیل کبھی ہاتھہ سے نہ دیتے یعنی وہ شہادت
اور دلیلیں ضرور پیش کرتے جو توریت اور انجیل کے نسخوں میں تھیں وہ نسخے جو
پیغمبر کے سامنے تھے اور جنپر وہ حوالہ کرتے تھے اور اُس زمانے کے مسلمان تو یقیناً
اپنے پیغمبر کے دعوی کا ایسا عمدہ ثبوت فروگذاشت نہ کرتے ✦

قطع نظر اسکے خود یہودی او عیسائی نو مسلم کے لئیے بھی توریت اور انجیل کے صحیح نسخوں کا محفوظ رکھنا کچھہ بھی نتھا کہ پسند خاطر ہو بلکہ لامحالہ ضروریات سے تھا کیونکہ اُنہیں پیغمبر اسلام کا حکم تھا کہ اُن کتب ربّانی پر ایمان لاویں اور اُنکے حکموں کے بموجب عمل کریں اور اُنہیں کے مطابق حکم دیویں بیشک ایسے نو مسلم اُنہیں نہ صرف اپنے ہی کام کے واسطے ہمیشہ بحفاظت برقرار رکھتے بلکہ اپنی اولاد کے سکھلانے اور اُنکا اعتقاد پکا کرنے کو بھی بیشک اِس امر کو ضروریات سے سمجھتے جیسا کہ عیسائی لوگ یہودیوں کی کتب ربّانی کو محفوظ رکھتے ہیں اور سکھلاتے ہیں اور اُنمیں اُن پیشین گوئیوں کا نشان دیتے ہیں اور اُنکے زور شور بیان کرتے ہیں جو اُنکے درمیان عیسیٰ مسیح کی بہ نسبت درج ہیں +

اسیطرح عیسائی اور یہود نو مسلم بھی توریت اور انجیل کو حفاظت سے رکھتے تاکہ تعلیم اور تلقین اور اسلام کے ثبوت کیواسطے موجود رہتیں اور یہہ بات اُسوقت بہت زیادہ تندہی سے کرتے اگر ذرہ بھی کہیں کچھہ شبہہ ہوتا کہ کوئی شریر اُنمیں دست اندازی کرتا ہی + پھر اِس بات میں کہ اُسوقت ایسے راستباز اور ایماندار یہود و نصاریٰ موجود تھے کوئی متفحص و حق جو یا مسلمان شبہہ نکریگا چنانچہ آیات مفصلہ ذیل سے ثابت اور متحقق ہی

یعنی باسٹھویں فصل میں سورۃ الاعراف کے درمیان لکھا ہی اور موسیٰ کی قوم میں ایک فرقہ ہی جو ہدایت کرتا ہی جانب حق اور اُسی سے عدل کرتا ہی و من قوم موسی امة

یہدون بالحق وبہ یعدلون اور سترہویں فصل میں سورۂ آل عمران سے

اقتباس ہوا کہ اہل کتاب میں سے ایک امت ہی سیدھی راہ پر پڑھتے ہیں آیات اللہ

کو وقت شب اور سجدہ کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں خدا پر اور روز قیامت پر اور حکم دیتے

ہیں نیک بات کے لئے اور منع کرتے ہیں بدکاری سے اور پھرتی کرتے

ہیں خیرات میں اور وہی لوگ ہیں صالح + من اھل الکتب امۃ قائمۃ یتلون

آیات اللہ اناء اللیل وھم یسجدون یومنون باللہ والیوم الآخر

ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات

واولئک من الصلحین + پھر ۱۲۶ فصل میں سورۂ المائدہ سے اخذ ہوا کہ

منھم امۃ مقتصدۃ یعنی اہل کتاب میں سے ایک قوم ہے راست و نیک +

اور اسی معنی پر اور بھی آیات ہیں جیسا کہ ۱۹۱ اور ۸ و ۹ اور ۱۲۱ فصلوں میں مندرج ہی الحاصل

قرآن کے پڑھنے والے خواہ مخواہ تسلیم کرینگے کہ یہود اور عیسائی دونوں میں ایسے

فرقے تھے جو قرآن کی شہادت سے دیانتدار اور نیکوکار اور انصاف کرنیوالے اور

امانت رکھنیوالے اور صادق اور ایماندار تھے + کیا ان لوگوں کو بھی کتب مقدس کے غلط

کرنے میں کچھ فائدہ تھا کیا انہیں توریت و انجیل کو بلا تحریف و تصحیف محفوظ رکھنے میں

ہر طرح کا سود و بہبود نہ تھا اور اگر فرض بھی کیا جائے کہ اسبات میں کسیطرح کا فائدہ دنیوی انکے

واسطے باعث تحریص ہوتا تو کیا اُنکا انصاف اور ایمان اور راستبازی اور امانت
اور نیک کرداری اور خداپرستی اُنکو ایسے خیالات فاسد سے نہ روکتی پس وہ صحیح
نسخے بلا تحریف و تصحیف جنکو معتقد دایماندار یہود و نصاریٰ نو مسلم نے محفوظ رکھا کہاں
ہیں اگر ذرہ بھی اُسوقت اِسبات کا شبہہ ہوتا کہ کتب مقدّس میں کسی جانب سے بھی
تحریف و تصحیف ہوتی ہی تو بالیقین یہ متقی اور دیانتدار لوگ اُسکو صحیح بلا تحریف
و تصحیف محفوظ رکھتے * مگر ایسا واہمہ بالکل بے بنیاد ہی یہ شبہہ کبھی کسیکو نہیں
ہوا بہرحال محمد صاحب کے دل میں تو کبھی نہیں آیا اور نہ اُنکے اصحاب کے دل میں بلکہ محمد صاحب
کی وفات سے بیسیوں برس بعد تک کتب رّبانی میں تحریف و تصحیف کرنیکا الزام یہود
و نصاریٰ کی نسبت کسی کے خیال میں نہیں آیا تھا یہ بات تبھی سے مشہور ہوئی کہ
جبسے محمدی عالم اور مفسروں نے قرآن کو توریت اور انجیل سے کے خلاف پاکر اِس ورطہ
اشکال سے نکلنے کے واسطے یہی سہلتر طریقہ الزام دینے کا اختیار کیا کہ اہل کتاب
نے خود اپنی کتابوں میں تحریف و تصحیف کی ہی بنیاد اُسکی کچھ بھی نہیں ہی *

علاوہ بریں یہ فرضی الزام جو مباحثے کیواسطے عبارت بالامیں اختیار کرلیا ہی
یہودیان مدینہ کے سوا کسیطرح سے اَوروں پر عائد نہیں ہوسکتا صرف وہی لوگ
محمد صاحب سے دشمنی رکھتے تھے اور قرآن میں صرف اُنہیں لوگوں پر الزام ہی لیکن

یہود و نصاریٰ کی کتب ربانی جنکی قرآن میں ہر مقام پر تصدیق وشہادت ہی تمام دنیا
کے ملکوں میں پھیلی ہوئی تھیں چنانچہ روم وایران کے بڑے بڑے صوبجات میں اور
حبش اور حیرا اور ارمن اور مصر اور غسانیون کی سلطنت وغیرہ میں لاکھوں آدمیوں کے
پاس موجود تھیں پس یہ الزام یا اشتباہ تحریف وتصحیف بالعداوت چاہیے جیسی بے انصافی
کے ساتھ آپ کیوں نہ لگائیے اس حجم غفیر پر کیا یہودی کیا عیسائی جو عرب سے باہر
بستا تھا کسیطرح سے بھی نہیں پہونچ سکتا مگر صرف مدینے ہی اور اسکے جوانب کے یہودیوں پر
علاوہ اسکے محمد صاحب کی وفات کے بعد دو ہی برس کے اندر اہل اسلام کی
فوجیں تمام ملک شام میں پھیل گیئی تھیں کہ جہاں سے یہود و نصاریٰ کا مذہب نکلا ہی اور جہاں
گرجا اور خانقاہ اور یہودی معابد اور سب لوگوں کے گھروں میں بیشمار نسخے توریت وانجیل
کے موجود تھے پھر اسی کے چند سال بعد اہل اسلام نے ملک مصر بھی لے لیا اور بہیم
تھوڑے دنوں ہی میں افریقیہ کے بالکل ساحل شمالی کو اپنے دخل میں کیا یہ سب ملک بھی
عیسائیوں کے شہر اور قصبات اور گرجا اور خانقاہوں سے بھرے پڑے تھے پس
جبکہ مسلمان وہاں کے والی بالتصرف ہوئے اور یہود و نصاریٰ کو تلوار کے زور سے
روز بروز اپنے قابو میں لانے لگے شہر اور خانقاہ غارت کئے اور جو کچھ کہ مال اسباب
اور بیشمار توریت وانجیل کے نسخے ان میں موجود تھے انکے اختیار میں آئے تو کیا یہ بھی

بات قیاس میں آسکتی ہی کہ اگر اُنکے دلوںمیں ذرا بھی شبہہ سبات کا راہ پاتا کہ پیغمبر
کے دشمنوں سے کہیں بھی کتب ربّانی میں کچھہ تحریف و تصحیف ہوئی ہی یا اُن کتب
ربّانی میں جیسا کہ حال کے مولوی لوگ عوام الناس کو یقین دلانا چاہتے ہیں کوئی بھی
کلام پیغمبر اسلام کی نبوت کی دلیل کا جو کہ اب اُن میں دکھلائی نہیں دیتا موجود ہوتا تو کیا
وہ توریت و انجیل کی صحیح نقلیں بہم پہونچانے کا اور اپنے رسول کی نبوّت کے باب
میں ایسی اچھی شہادتوں کے فراہم کرنے کا موقع ہاتھہ سے جانے دیتے *

غرض مسلمانوں کا ایسی کتابوں کے فراہم کرنے میں کوشش نہ کرنا دلیل
قاطع اور برہان ساطع ہی کہ اُسوقت تحریف و تصحیف کا اِن کتب ربّانی میں کسیکو شبہہ ہی
نہیں پڑا تھا مسلمان یہودی اور عیسوی کتابوں کو ربّانی اور صحیح مانتے تھے جیسے
کہ خود یہود اور عیسائی مانتے تھے *

قصہ کوتاہ جو لوگ کہ قرآن کے سچے معتقد ہیں اُنکو اِس نتیجے کے اقرار سے
ہرگز چارہ نہیں کہ یہود و نصاریٰ کی ربّانی کتابیں جیسی کہ تمام عیسائیوں کے ملکوں میں
محمد صاحب کے زمانے کے درمیان جاری اور رائج تھیں اصلی اور بلا تغیر و تبدل
کلام الٰہی تھیں *

ساتواں باب

محمد صاحب کے وقت میں جو کتب ربانی موجود تھیں وہ بعینہ وہی کتب ربانی ہیں کہ یہود اور عیسائیوں کے ہاتھ میں فی زمانا موجود ہیں

اگرچہ بالفعل جس منشا سے یہ رسالہ لکھا گیا اُس سے اِسبات کا علاقہ نہیں کہ ایسی دلیلیں پیش کریں جن سے ثابت ہو کہ محمد صاحب کیوقت میں یہی توریت اور انجیل تھی جو اب یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے لیکن جو مسلمان کہ جویای حق و ایقان ہیں اُنکے فائدے اور سہولت کے لئے یہ چند باتیں باختصار بیان کیجاتی ہیں تاکہ وے دل لگا کر اِس امر کی بخوبی تحقیقات کریں +

اول یہ کہ توریت و انجیل کے ایسے نسخے ابتک موجود ہیں جو محمد صاحب کی پیدایش سے بھی پیشتر لکھے گئے جسکا جی چاہے اُنکو دیکھ لے کیونکہ بعض اُنمیں سے کتب خانہ عام میں موجود ہیں دقیقہ باز کے لئے یہ خوب کھیل ہے سچا متلاشی ضرور ایسے نسخوں کا امتحان لیگا کیونکہ یہ بعینہ وہی کلام الٰہی ہے جسکی قرآن ہر جگہہ گواہی دیتا ہے مصدقاً لما بین یدیہ یعنی قرآن تصدیق کرنیوالا ہے اسکا جو اُسکے پہلے سے موجود ہے یعنی توریت و انجیل جو خدا سے نازل ہو کر پہلے سے چلی آتی تھی اور اُسوقت بین یدیہ موجود تھی یہ وہی کتب المنیر ہے وہی کتب المستبین اماماً و رحمۃً بصائر للناس فیہ ہدیٰ

ونور وموعظة للمتقین تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء وھدی
ورحمة لعلھم بلقاء ربھم یومنون آلفرقان وضیاء وذکری للمتقین +
کیا متلاشی ایسے نسخوں کی آزمایش کے لئے دریا اور جنگل کی ہزاروں کوس کی راہ
نہ کاٹینگے اور دوڑ دھوپ سے دریغ کرینگے + ہم کہتے ہیں کہ قرآن کی گواہی سے یہ نسخے صحیح ہیں
اور قرآن کی تعریف سے زندگی اور نجات کی سبیل انہیں توریت و انجیل سے پائی جاتی ہے +
دوم یہ کہ توریت و انجیل کے ترجمے موجود ہیں جو محمد صاحب کے وقت سے پیشتر کئے
گئے بلکہ ایک ترجمہ توریت کا ہے جو سنہ عیسوی سے بھی پیشتر لکھا گیا اسکو سٹپوجنٹ
کہتے ہیں کیونکہ کتنے فاضل یہودیوں نے اصل عبرانی زبان سے اُسے یونانی زبان میں
ترجمہ کیا + محمد صاحب سے چارسو برس پیشتر اُریجن عالم عیسائی نے ایک کتاب تالیف کی اور
اُسکا نام اُکتاپلا رکھا یعنی کتاب ہشت مدہ کیونکہ اُس میں اُریجن نے آٹھ مدوں میں
اصل عبارت اور مختلف ترجموں کی عبارت مقابلہ باہمدیگر آیت بآیت مندرج کی چنانچہ
اجزا اسکے ابتک موجود ہیں + علی ہذا القیاس انجیل کے ترجمے بھی موجود ہیں جو محمد صاحب
کے عصر سے کئی سو برس پہلے لکھے گئے جیسے لاطینی یعنی روم کی زبان میں اور
سریانی یعنی شام کی زبان میں قبطی یعنی مصر کی زبان میں ارمنی یعنی ملک ارمن کی
زبان میں + متلاشی بسہولت اُنپر رجوع کرسکتا اور بآسانی مطمئن ہو سکتا ہے کہ اُسکے

پیغمبر کے ایام سے توریت و انجیل میں فرق نہیں پڑا جو عبارت توریت و انجیل کی
شروع اسلام سے پہلے تھی وہی عبارت اب بھی ہے +

علاوہ بریں محمد صاحب سے پہلے یہودی اور عیسائی مصنفوں نے اپنی
کتابوں میں کتب مقدسہ کے بے شمار فقرے اور جملے اقتباس کئے ہیں اور توریت
اور انجیل کے بیشمار مقامات پر حوالے دیئے ہیں اور اُنکی عبارت و مطلب ور احکام و تعلیم
پر اشارے کئے ہیں چنانچہ مصنفوں کے دستور کے موافق بعض جگہہ کتب مقدسہ کے
الفاظ بعینہ مندرج ہیں بعض جگہہ اُنکا مطلب مذکور ہے اور بعض جگہہ الفاظ یا مطلب پر
کنایہ ہے جس مسلمان کا دل چاہے مصنفان مذکور کی کتابوں کو اُنکی اصل زبان میں
پڑھے مثلاً جسٹن شہید ایرینوس کلیمنس ٹیرٹلیان اُریجن قپریان یوسیبوس
کرسوسٹم گرگوری باسل امبروس جروم اگسٹن اور بہتیرے اور مصنف اسلام
سے پہلے ہیں کہ جن کی کتابیں پڑھکر متلاشی اپنی اطمینان کرسکتا ہے ہاں یونانی اور
لاطن زبانیں سیکھنے کی ذرا محنت البتہ اُٹھانی پڑیگی لیکن وہ کونسا حق کا متلاشی ہے جو
حقیقت میں نجات کا طالب ہو اور اتنی ذراسی محنت نہ اُٹھائے یہ کام ضروری ہے کیونکہ
ایسی اتفاقی لفظی اور معنوی مطابقت سب سے پکی دلیل ہے کہ اسکے برابر کوئی دلیل مضبوط نہیں ہے +
پھر شاید کوئی کہیگا کہ توریت و انجیل کے حال کے نسخوں کے درمیان حروف کا اور بعض

جگہہ عبارت کا بھی اختلاف ہی اور کئی ایک باتیں اُن میں ایسی مندرج ہیں مثلاً عیسیٰ

مسیح کی ابنیت اور موت کہ جو صحیح کلام الٰہی میں نہیں ہوسکتیں تو اُسکا جواب یہ ہی کہ

قدیم نسخوں مذکورہ بالا پر اگر رجوع کروگے اور پرانے ترجموں اور ایام سلف کے منصفوں

کی کتابوں کو اگر خوب جانچوگے تو بلا شک و شبہہ دریافت ہو جائیگا کہ حروف

والفاظ کا اختلاف اور عیسیٰ مسیح کی موت اور ابنیت کا ذکر اور تثلیث کی تعلیم وغیرہ

جیسے اُنکے نسخوں میں موجود ہی محمد صاحب کے وقت کے نسخوں میں بھی بلکہ اور اسکے دو سو

برس پیشتر کے نسخوں میں موجود ہی یعنی اُنہیں پاک نوشتوں میں جنکی تصدیق قرآن

ہر جگہہ کرتا ہی اور جنکی صحت پر محمد صاحب بے تامل حصر کرتے ہیں پس مسلمانوں کو اب

بجز اسکے چارہ نہیں کہ اُنہیں کتب ربانی کے نسخوں کو تسلیم کریں اور اُنکے مطالب

مبارک پر ایمان لاویں +

آٹھواں باب

جملہ مسلمانوں پر کتب ربانی کا جانچنا اور اُنپر ایمان لانا واجب و فرض ہی

پس جب حال ایسا ہی تو جو مسلمان صاف باطن اور منصف مزاج اور راستباز ہیں ہم اُنسے

یہ خواہش کرتے ہیں کہ تفتیش اور تنقیح کریں اس بات کی کہ آج کی توریت اور انجیل وہی محمد صاحب

کی توریت اور انجیل ہی یا نہیں کیونکہ آسانی سے اِسکی تحقیقات اور اطمینان ہو سکتی ہی +

اور جبکہ اسمیں مطلق شک و شبہہ کا مقام باقی نہ رہا کہ محمد صاحب کی توریت اور انجیل
بعینہ یہی توریت اور انجیل ہے جو ان دنوں میں بھی ہر اطراف اور ہر ملک میں جاری
اور مروج ہے تو میں مسلمانوں کی طرف خطاب کر کے کہتا ہوں کہ وہ اس کتاب مبارک کی
عزت و احترام کریں جیسی کہ اُنکے استاد پیغمبر نے کی اور اُسکو کتاب اللہ اور کلام اللہ
جانکر جیسا کہ محمد صاحب نے بھی جابجا مستعدی سے پڑھیں اور خدا تعالی کی باتیں جو
اُس میں ہیں اُنپر ایمان لاویں تاکہ وہ بدلا **اجو ہم** جو توریت اور انجیل کے ماننیوالوں
کو موعود ہوا پاویں + ایسا نہ ہو کہ کوئی توریت اور انجیل سے غافل رہے یا معاذ اللہ
اُس کی تکذیب کر کے شرم کی سزا کا وارث ہووے کیونکہ خدا نے شرم کی سزا
عذابا مھینا طیار کی ہے اُن لوگوں کیواسطے جنھوں نے اللہ کے کلام کے ایک
حصے کو تو مان لیا پر دوسرے حصے کو رد کیا چنانچہ فصل ۱۰۶ اپر رجوع کرو + پس کیوں کوئی
مسلمان ایسا کوتہ اندیش ہو کہ تعصب کے مارے توریت اور انجیل کو رد کر کے اپنی
عاقبت اور نجات کو بایہ امید سے گراوے + اور یہہ کیسے تعجب کا تعصب ہے +
کیا قرآن میں توریت اور انجیل کو کتب المستبین اور کتب المنیر نہیں کہا یعنی صاف
اور نور بخشنے والی کتاب کیا قرآن میں اُسکے حق میں یہہ نہیں لکھا کہ وہ روشنی ہے بنی آدم کے
روشن کرنے کو اور ہادی ہے اور ہدایت ہے اور امام و رحمت ہے اور نصیحت عقلمندوں کے لئے

الفرقان ہے اور اُجالا اور یاد دہانی ہے صالحوں کے لئے جو دل میں اپنے رب سے
ڈرتے ہیں اور کانپتے ہیں روز قیامت سے + یہ وہ کتاب ہے جو کامل اور تمام ہے سب
چیزوں پر جو نیک ہیں اور تفصیل ہے ہر ایک بات کی اور رحمت ہے کاش وے اپنے
رب کی ملاقات پر ایمان لاویں یہ سب عبارت قران کی عبارت ہے میں اس سے بڑھکر
توریت اور انجیل کی اور کیا تعریف کر سکتا ہوں + میں اس گفتگو میں زیادہ تر جد و جہد
کرتا ہوں کیونکہ کیا ہی برا حال ہوگا اُنکا جو توریت اور انجیل کو رد کریں قران ہی کی
گواہی سے وہ تو گمراہ ہوئے بڑی گمراہی میں +

میں اُسکے حق میں کیا کہوں کہ جو اپنے منہہ سے کفر کا کلمہ خدا کی پاک کتاب کی
بہ نسبت نکالے ایسے شخص نے تو قرآن کے مذہب سے انحراف کیا اور قرآن ہی
کی مہر اپنے فتوے پر کروائی اور یہہ اُسکا فتویٰ ہے کہ فاسق وظالم وکافر
سورہ مائدہ میں لکھا ہے چنانچہ فصل ۱۲۴ پر رجوع کرو + کیا ہی ڈھیٹھ اور بے خوف
بعضے مسلمان زمانہ حال میں پیدا ہوئے ہیں جو بغیر جانے بوجھے اُس کتاب کی
نسبت جو خدا نے نازل کی اور جسے قرآن میں فرقان اور کلام اللہ لکھا ہے کلمہ کفر بکتے
ہیں اور طرفہ تر یہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے تئیں محمد صاحب کی امت بتلاتے ہیں +
پوشیدہ نہ رہے کہ ہم لوگ اہل کتاب جو توریت اور انجیل دونوں کو مانتے ہیں اور اُنکو

قائم رکھتے ہیں سو یہ عین پیغمبر اسلام کے موجب ہے سورۃ المائدہ فصل ۱۲۷ پر رجوع کرو +
اور یہ بھی پیغمبر اسلام کے دعوے اور ارشاد کے مطابق ہے کہ جو ہم لوگ توریت و انجیل
میں تلاش اور تفتیش کرتے ہیں کہ آیا انکی نبوت کی گواہی یا کچھ وجہ تردید کتاب
موصوف میں ہے یا نہیں کیونکہ خود محمد صاحب نے برملا عرب کے لوگوں کے سامنے
اسی توریت اور انجیل پر چھوڑ دیا اور کہا کہ وہی میرا گواہ ہے سو یہ کام ہر مسلمان پر بھی بہت
ہی واجب و لازم ہے ایسا نہو کہ تم شک کر کے گمراہی اور نہ کرنے ورلا علاجی میں پڑ جاؤ +

اب ختم کتاب ہم اس بات پر کرتے ہیں کہ تم مسلمان اس بات کو تو مانتے ہو اور لا بد
قرآن کے معتقد کو اس بات کے ماننے سے کچھ چارہ نہیں کہ توریت اور انجیل کلام اللہ
ہی نور ہے اور ہدایت ہے بنی آدم کے واسطے اور اجالا اور روشنی اور خدا پرستوں کی
نصیحت نوراً وھدًی للناس ضیاءً وذکرًا للمتقین اور جن لوگوں نے
اُنکے احکام کی پیروی کی ہے انہوں نے امن اور نجات کی راہ میں ہدایت پائی وہ
وہی ہیں جنہوں نے فضل اور رحمت اپنے رب کی پائی کیونکہ توریت اور انجیل کی
بابت قرآن میں ایسی ایسی آیتیں لکھی ہیں +

اماماً ورحمۃ ھدی وذکری لاولی الالباب بصائر للناس وھدی ورحمۃ +

الانجیل فیہ ھدی ونور ومصدقا لما بین یدیہ من التورٰۃ وھدی وموعظۃ للمتقین

پس ای مسلمانو تم اپنی عاقبت کی درستی کے لئے ایسے عمدہ وسیلے کو جو تمہارے قرآن ہی کے بموجب توریت اور انجیل میں موجود ہیں کیوں ہاتھ سے دیتے ہو اور اسکی متبرک روشنی سے اپنی آنکھیں کیوں بند کرتے ہو اللہ تعالی کی شہادت توریت اور انجیل میں ہے کیونکہ سورہ بقر میں لکھا ہے شہادۃ من اللہ پس خدا کی شہادت کی اچھی طرح سے تلاش اور آزمایش کرو تو یقیناً اُسکا خلاصہ یہ پاؤگے کہ خدا تعالی عیسی مسیح میں دنیا کو اپنی طرف پھر ملاتا ہے اور یہ کہ عیسی مسیح ہی راہ اور حق اور زندگی ہے الغرض جویای حق کلام الہی کے مژدے سے یہ بات دریافت کریگا کہ خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے ۞ چنانچہ عیسی مسیح نے خود کہا کہ حیات ابدی یہ ہے کہ تجھکو اکیلا سچا خدا اور عیسی مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جان لیں پس نجات کا متلاشی حیات ابدی کے سرچشمے میں حیات کی تلاش کرے جو زاری اور عاجزی اور صادق دل سے ایسا کرے خدا تعالی ضرور اُسکو حیات ابدی کی طرف ہدایت کریگا للہ الحمد ۞

تمت

امریکن مشن پریس لودیانہ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۸۸۶ ع